

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224885

UNIVERSAL
LIBRARY

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

﴿روداد﴾

اجلاس ششمین فقہاء

﴿مستند﴾

۹-۱۰ اپریل ۱۴۳۵ھ - ۱۳-۱۴ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ

روزہ شنبہ یکشنبہ ۱۱ شنبہ تمام ہفت روزہ

حب ای

مجلس منتظ امیہ ندوۃ العلماء



ابلیخانی شاہ شکر حق چینی

۳۷۸۶۵

بند ۶

۱۶/۱۱/۱۹۷۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى الرَّسُولِ الْكَرِيمِ

مہتد

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہو کہ مدوۃ العلماء کے بھی خواہوں کا حلقہ اب روز بروز نہایت وسیع ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ ہندوستان کے دور و دراز صوبوں کے مسلمان بھی اس کی تائید و اعانت پر آمادہ نظر آتے ہیں جس سے یہ توقع پیدا ہوتی ہے کہ اب وہ زمانہ زیادہ دور نہیں ہے جبکہ مدوۃ العلماء کی مذہبی مرکزیت ایک شاندار حیثیت سے ملک میں نمایاں ہوگی اور تمام اسلامی ہند مدوۃ العلماء کی گران قدر مذہبی و علمی خدمات کا استراحت کرے گا۔

شہرت و عظمت مدوۃ العلماء کا گویا قدرتی حصہ ہے جو اس کو روز آؤں ہی سے حاصل ہو کسی مجلس یا جماعت کی اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ علمی زندگی میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اُس کی شہرت اسلامی دنیا کے ایک ایک گوشہ میں پھیل جائے اور ہر طرف سے اُس کی تائید و حمایت میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مدوۃ العلماء کی یہ ایسی خصوصیت ہے جو آج بھی ہندوستان کی کسی بڑی سے بڑی مجلس کو نصیب نہیں اس موقع پر قدرتیہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس شہرت و عظمت کا کیا راز ہے؟ اور مدوۃ العلماء میں جذبہ تاثیر کی وہ کون سی قوت ہے کہ لوگوں کے دل خود بخود اُس کی طرف کھینچے ہیں اور زبانیں خواہ مخواہ اُس کی طرح و ستایش میں مصروف رہتی ہیں۔

افسوس کہ قلت گنجائش مانع ہے اس لیے ہم اس بحث کو تفصیل سے نہیں لکھ سکتے۔ اس کے علاوہ

مردہٴ اعلیٰ کے مقاصد کے متعلق مختلف زبانوں میں متعدد مضامین و رسائل لکھے گئے ہیں جو عام طور پر شائع ہو چکے ہیں اس لیے اس سر نوہر و داد میں ان مباحث پر تفصیل سے لکھنے کی حاجت نہیں! اب میں ہم اس قدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوا ہے کہ مردہٴ اعلیٰ کے مقاصد کی اہمیت و فضیلت کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ یہ مقدس مجلس علماء کی اصلاح و تربیت کے لیے قائم کی گئی ہے اور علماء کی اصلاح گویا تمام قوم کی اصلاح ہے۔

مندرجہ بالا بیان کو کسی قدر تفصیل سے یوں سمجھنا چاہیے کہ علماء جو قوم کے ہادی و رہنما ہیں، قوم کے لیے بمنزلہ دماغ کے ہیں اس لیے جب علماء باخبر اور فاضل شناس ہوتے ہیں، تو قوم ترقی کرتی ہے اور جب علماء بگڑے جاتے ہیں تو قوم بگڑ جاتی ہے، اس پر کسی استدلال کی حاجت نہیں، ظاہر ہے کہ جب علماء کی حالت خود قابل اصلاح ہوگی تو قوم کی اصلاح کون کرے گا، اس بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مردہ نے قومی ترقی کے لیے صحیح اصول پر کام کرنے کا ارادہ کیا اور وہ طریقہ اختیار کیا جو حقیقت کام کرنے کا اصلی و مستحکم طریقہ ہے، یعنی مردہ نے فیصلہ کیا کہ قوم کی اصلاح صرف اس طریقہ سے ہو سکتی ہے کہ سب سے پہلے روشن خیال باخبر زماہ شناس علماء پیدا کیے جائیں جو زماہ موجودہ کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر صحیح طریقہ سے قوم کی رہنمائی کر سکیں چنانچہ اسی خیال سے منجملہ اور مقاصد کے رفع نزاع باہمی، اور اصلاح نصاب کو اپنے مقاصد میں داخل کیا کیونکہ ترقی کی راہ میں سب سے زیادہ جو حیرت انگیز راہ تھی وہ علماء کا باہمی اختلاف تھا اور اس سبب سے وہ اپنی مشکلات سے باہم مل جل کر کام نہیں کر سکتے تھے، مردہ نے سب سے پہلے علماء میں باہمی اتحاد کی روح پھونکی اور ان کو آپس میں مل کر کام کرنے پر آمادہ کیا، اس کے بعد نصاب میں ترمیم و اصلاح کر کے ایک ایسا نصاب مرتب کیا جس کے پڑھنے سے طلبہ میں روشن خیالی و وسعت نظر اور استعداد کامل پیدا ہوا اور وہ مذہب و تاریخ اسلام کی

عظمت ناکھیں چنانچہ اس مقصد کے لیے مجلس ندوۃ العلماء نے ایک دارالعلوم قائم کیا اور ایک وسیع شاندار کتب خانہ جمع کیا، لائق اساتذہ فراہم کئے اور اصلاح شدہ نصاب کے مطابق سلسلہ تعلیم جاری کیا۔ جس کے مفید نتائج مجددِ امت عام طور پر نمایاں ہو چکے ہیں اور قوم کے باخبر و روشن خیال اصحاب نے اس کو تسلیم کر لیا ہے کہ ندوہ کا طریقہ تعلیم نہایت مفید اور زمانہ موجودہ کی ضروریات کے مطابق ہے اس بنا پر ارکانِ ندوۃ العلماء کی ہمیشہ سے یہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے تمام دور و دراز حصوں کے مسلمان ندوہ کی تعلیم و تربیت کے خوشگوار نتائج سے مستفید ہوں اور ندوہ کا چشمتہ علم و فضل تمام مسلمانانِ ہند کو کیان سیراب کرے۔

مندرجہ بالا وجوہ سے ندوہ کے اغراض و مقاصد کی تمام ہندوستان میں اشاعت کی گئی اور ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ تمام اطرافِ ہند سے مسلمانوں کے بچے ندوہ میں آکر رہائی مخصوص تعلیم و تربیت سے فائدہ حاصل کریں چنانچہ ان تمام مقاصد کے حاصل کرنے کے لیے ندوہ ہر سال ہندوستان کے کسی خاص شہر میں اپنا سالانہ اجلاس منعقد کرتا ہے اور وہاں کے مسلمانوں کے سامنے ندوہ کی تعلیم و تربیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے، غرض اب تک ندوہ کے ۱۶ اجلاس ہندوستان کے مختلف مقامات مثلاً کانپور، لکھنؤ، بریلی، میرٹھ، عظیم آباد، پٹنہ، امرتسر، دہلی، بنارس، ٹکمٹہ، مدراس، پونا، وغیرہ میں منعقد ہو چکے ہیں اور ان مقامات میں مقاصد ندوہ کی کافی اشاعت کی جا چکی ہے بلکہ بعض بعض مقامات کے اربابِ خیر ندوہ کو دو دفعہ مدعو کر چکے ہیں چنانچہ مدراس میں سب سے پہلے ۱۹۰۷ء میں ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ ہو چکا تھا۔ اسکے بعد اپریل ۱۹۱۶ء میں جبکہ پونا میں ندوہ کا اجلاس ہو رہا تھا تو برادرانِ مدراس نے پونا پہنچ کر ان سرنومندہ کا خیر مقدم کیا اور دوبارہ ۱۹۱۷ء کے لیے ندوہ کو مدراس آنے کی دعوت دی جسکو ارکانِ تنظیم نے شکر یہ کے ساتھ قبول کیا،

مولانا عبد الجبار صاحب جزیہ کے رکن انتظامی اور مدراس کے ایک روشن خیال و تعلیم یافتہ تاجر ہیں، خاص طور پر اجلاس کی شرکت کے لیے مدراس سے پونا تشریف لائے اور یہ اعلان کیا کہ اگر آئندہ سال ندوہ کا اجلاس مدراس میں قرار دیا گیا تو ہم صوبہ مدراس کی طرف سے کم از کم دس ہزار روپیہ ندوہ کو تعمیر پورنگ کے لیے دیں گے،

اب سے پہلے ندوہ کا اجلاس مدراس میں ہو چکا تھا وہ بعض مقامی علماء و عوام کی غلط فہمی و شدید مخالفت کی بنا پر ایک حد تک نامکام رہا تھا اس لیے بزرگان مدراس کو مدد یہ خیال تھا کہ اس دفعہ ندوہ کا اجلاس ہر طرح کامیاب ہو تاکہ وہ داغ برنائی جو مقدس علماء و محترم مہمانوں کی مخالفت کی وجہ سے مدراس کی پیشانی پر نمایاں ہو ہمیشہ کے لیے زائل ہو جائے نہ چاہیے صوبہ مدراس کے تمام مغز مسلمانوں خصوصاً جناب مولانا عبد الجبار صاحب سہی عبد الحکیم صاحب تاج خان بہادر حاجی بردالین صاحب جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ نے ندوہ العلماء کے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے غیر معمولی سرگرمی کا اظہار کیا اس کے علاوہ مدراس کے اسلامی اخبارات کے ایڈیٹروں نے بھی اجلاس سے چند ماہ پہلے اپنے اخبارات میں ندوہ کی تائید میں متعدد مضامین شائع کیے اور عام مسلمانان مدراس کو ندوہ کی امداد و اعانت پر متوجہ کیا۔

اجلاس سے چند ماہ پہلے مولوی حاجی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ مدراس بھیجے گئے آپ نے مدراس کے مختلف ضلع میں دورہ کیا اور خاص مدراس میں ایک زمانہ تک قیام کر کے ندوہ کی تحریک کو عام طور پر پھیلایا، اور جماعت استقبالیہ قائم ہو جانے کے بعد اجلاس کے مصارف کے لیے جمعیت بزرگان مدراس چندہ جمع کیا، غرض آپ اجلاس کے زمانہ تک بہیم مقاصد ندوہ کی اشاعت میں مصروف رہے۔

اس سال جناب مولانا حاجی قاری شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواری نے بھی غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا، مدراس خصوصاً بنگلور میں آپ کے متعقدین کا حلقہ نہایت وسیع ہوا اور اہل اس کو کئی دفعہ جناب ممدوح کے علم و فضل اور مواعظ احسنہ سے متبع ہونے کا موقع مل چکا ہے، چنانچہ اس دفعہ بھی آپ اجلاس سالانہ سے چند ماہ قبل مدراس تشریف لے گئے وہاں آپ نے زیادہ تر بنگلور میں قیام فرمایا اور اپنے مواعظ و خطبات کے سلسلہ میں برابر ندوہ کے اعلیٰ مقاصد کی اشاعت فرماتے رہے جس کے نہایت عمدہ نتائج اجلاس سالانہ کے موقع پر ظاہر ہوئے یعنی جناب ممدوح کے متعقدین کثیر تعداد میں ندوۃ العلماء کے اجلاس میں شریک ہوئے اور وظائف کے سلسلہ میں معقول مالی اعانت اُن سے حاصل ہوئی، اجلاس سے چند روز قبل جناب شاہ صاحب ممدوح نے اپنے صاحبزادہ مولوی شاہ حسین سائیکہ صاحب کے ہمراہ اس تشریف لائے اور یہاں بھی دو دن اجلاس کے زمانہ تک ندوہ کی خدمت میں مصروف و متمک رہے اس لیے یہ کہنا باطل صحیح ہے کہ اس دفعہ مدراس میں ندوہ کو جو کچھ کامیابی ہوئی اُس میں جناب ممدوح کی کوششوں کو بہت کچھ دخل ہے۔

سوائے میں ندوۃ العلماء کا مدراس میں جس جوش و خروش سے استقبال کیا گیا وہ یقیناً مدراس کی قومی تاریخ کا ایک قابل یاد کار واقعہ ہے جو ہمیشہ اہل مدراس کے لیے فخر و مباهات کا باعث ہوگا اگرچہ اس دفعہ بھی وہاں ندوہ کی مخالفت کی گئی اور مخالفت میں اچھا خاصہ جوش بھی ظاہر کیا گیا تاہم یہ مخالفت بے نتیجہ و بے اثر تھی اور ذاتی تعصبات صاف طور پر اُس کے اندر بھٹک رہے تھے ورنہ عام حالت یہ تھی کہ اس دفعہ مدراس کے تمام سربراہان ندوہ اصحاب نے نہایت محبت و جوش کے ساتھ ندوہ کا خیر مقدم کیا اور ہر اکلنسی گورنر مدراس اور صوبہ کے مقتدر حکام نے بھی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

مداس کی اسلامی جماعت کے جن نامور و ممتاز اصحاب نے خاص طور پر ندوہ کے لیے کام کیا ان میں جناب نذیریل جسٹس عبدالرحیم صاحب جناب مولانا عبدالسبحان صاحب کیری مجسٹریٹ جناب خان بہادر محمد عبدالقعدوس بادشاہ صاحب جناب سی عبدالکیم صاحب جناب خان بہادر حاجی بدر الدین صاحب جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب خطیب عبدالرشید صاحب جناب مولانا الحاج ضیا الدین محمد صاحب جناب محمد ابراہیم صاحب بنگلوری خاص طور پر لائٹ شکاریہ ہیں ان کے علاوہ دوسرے محترم بزرگان اس جو ندوہ کے لیے کام کرتے رہے ان کا تذکرہ جماعت استقبالیہ کے سلسلہ میں موجود ہوا اور ہم ان سب محترم بزرگوں کے شکر گزار ہیں اگرچہ انھوں نے جو کچھ کیا وہ ظاہری نام و نمود اور نمائش کے لیے نہیں کیا اور نہ وہ ہمارے شکاریہ کے محتاج ہیں ان کو صرف خالص مذہبی جوش نے ایک مقدس اسلامی مجلس کی خدمت کے لیے آمادہ کیا اس لیے ان کو اس کا صلہ بھی خدا ہی کی طرف سے ملے گا۔

سلسلہ ۱۹۱۷ء کے اجلاس ندوۃ العلماء کی ایک خصوصیت بھی قابل ذکر ہو کہ جنوبی ہند کے علماء نے بھی خاص طور پر اسلامی محبت و خلوص کا اظہار کیا حالانکہ جماعت علماء میں اس قسم کے برادرانہ جوش محبت کی مثالیں نادر الوجود ہیں اکثر یہ دیکھا جاتا ہو کہ مقامی علماء اپنے اثر و نفوذ کے قائم رکھنے کے لیے اس قسم کے مواقع پر عموماً مخالفانہ رویہ اختیار کرتے ہیں لیکن برخلاف اس کے جنوبی ہند کے علماء نے محبت و خلوص سے علمائے ندوہ کا خیر مقدم کیا۔ علماء کے علاوہ جنوبی ہند و قرب وجوار کے عام مسلمانوں نے بھی اپنی شرکت و امانت سے یہ ثابت کر دیا کہ سلسلہ ۱۹۱۷ء کا اجلاس ندوۃ العلماء جنوبی ہند کے تمام مسلمانوں کا جلسہ ہو۔ اور وہ اجتماعی قوت سے اس کا خیر مقدم کرنے کے لیے موجود ہیں۔

مدرس چونکہ دور دراز فاصلہ پر واقع تھا، اور وہاں کا موسم گرم و گرمائیت تکلیف دہ خیال کیا جاتا تھا اس لیے یہ اندیشہ تھا کہ دوسرے صوبجات ہند کے مسلمان اس اجلاس میں شریک نہ ہو سکیں گے، لیکن یہ آسان غلط سمجھا کیونکہ مہافون کی فہرست کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ، دہلی، علی گڑھ، بانی پت، ہوشیار پور، ٹٹہ، کلکتہ، بمبئی، بھوپال، حیدرآباد، شملہ، راجپوتانہ، مالابار، دہلی، ویلور، بنگلور، میسور وغیرہ کے برادران اسلام اجلاس میں موجود تھے،

انسوس کہ حضرت مولانا شہید شاہ عبداللطیف صاحب سجادہ قطب دیلور بوجہ علالت اجلاس میں شریک نہ ہو سکے جس پر جناب مدوح نے اپنے نامہ گرامی میں اظہارِ معذرت فرمایا لیکن آپ ہمیشہ سے مدوہ کے مقاصد کو نہایت پسند فرماتے ہیں اور مختلف مواقع پر اپنی دلچسپی کا اظہار فرما چکے ہیں۔

طبقہ امراء میں سے ہر ہائس نواب سر غلام محمد علی خان پرنس آف روناٹ نے اجلاس میں شریک ہو کر ارکانِ مدوہ العلماء کو ممنون فرمایا اور ہر ہائس نواب سلطان جہانگیر صاحبہ بالعت ابھا فرانز نے بھوپال نے مفتی محمد نواز الحق صاحب ایم اے ڈائریکٹر مشرقی تعلیمات کو سرکاری طور پر ریاست کی طرف سے تالقم نام بنا کر بھیجا۔

مدرس کے مسلمانوں کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مدوہ صرف باقرین نہیں کرتے بلکہ کام بھی کرتے ہیں اور جو وعدہ کرتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں اس دفعہ اجلاس کے موقع پر اس کا عملی تجربہ ہو گیا۔ انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ دس ہزار روپیہ مدوہ کو دین گے لیکن انھوں نے اس سے زیادہ دیا اور خوشی سے دیا۔ اس کے علاوہ مہانداری اور اجلاس کے دوسرے مصارف کے لیے علیحدہ روپیہ جمع کیا۔ اور جس فیاضی و ادالو لغری سے انھوں نے اجلاس کے لیے

سادو سامان کیا وہ ان کی حوصلہ مندی و اسلامی جوش کا زبردست ثبوت ہو۔ مسلمانانِ مدراس بعض اسلامی خصوصیات میں دوسری جگہ کے مسلمانوں سے ممتاز ہیں اور ان کے اخلاق و عادات میں عہدِ سلف اور اوائل اسلام کے محاسن اخلاق کی جھلک موجود ہے ان کی معاشرت نہایت سادہ و بے تکلف ہو اور ان کا جوش مصنوعی نہیں بلکہ اصلی ہے سادات و اخوت اسلامی کے مظاہر اگر کہیں نظر آتے ہیں تو مدراس میں نظر آتے ہیں وہ زبان سے جوش و خروش کا اظہار نہیں کرتے بلکہ ان کا جوش علی ہوتا ہو وہ جس کام کو مفید سمجھتے ہیں خاموشی سے اُس کی مدد کرتے ہیں اُن کو خواہ مخواہ ناخوش و اظہار یا اپنے کام پر فخر و مباہات کا شوق نہیں ہے اس کے علاوہ ایک بڑی خصوصیت اہل مدراس کی یہ ہے کہ اُن کا جوش عملِ ہنگامی و عارضی نہیں ہوتا یعنی وہ کسی فوری اثر سے متاثر ہو کر کام نہیں کرتے بلکہ جو کچھ کرتے ہیں وہ قار و استقلال کے ساتھ کرتے ہیں اور اُس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ایک مدت سے مدوہ کی اعانت کر رہے ہیں اور جلسہ کے زمانہ میں بھی انھوں نے فیاضی کا اظہار کیا اور اگرچہ جلسہ کو ایک زمانہ گزر چکا ہے لیکن اُن کی امداد و اعانت کا سلسلہ برابر جاری ہو اور وہ اب تک اپنا موعودہ روپیہ بھیج رہے ہیں۔

اس دفعہ اجلاسِ مدوہ العلماء کے سلسلہ میں ایک افسوسناک واقعہ بھی پیش آیا جس کا تذکرہ اس روداد میں اصولاً نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی اس سال اجلاسِ مدوہ العلماء کی صدارت کے لیے جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی کا انتخاب ہوا تھا۔ لیکن افسوس کہ عین وقت پر مولانا کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ مدراس تشریف نہ لیا سکے حالانکہ جناب ممدوح نے اپنا پرمغز خطبہ صدارت تیار کر کے چھپوایا تھا (جو آخر کار بذریعہ ڈاک مدراس روانہ کر دیا گیا اور اجلاس کے ایام میں وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ مولانا ممدوح کی تشریف آوری کی عام طور پر شہرت ہو چکی تھی اس لیے برادرانِ مدراس استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے لیکن اجلاس سے دور و زقبل جب

علی گڑھ کے مارون سے مولانا کی علالت طبع اور عدم تشریف آوری کا حال معلوم ہوا تو ہر شخص نے اس واقعہ کو رنج و افسوس کے ساتھ سنا، لیکن چارہ کار کیا تھا اب دوسرے صدر کا انتخاب ناگویر تھا آخر کار جماعت مقتبالیہ دارکان ندوہ نے باہم غور و مشورہ کر کے جناب مولانا الحاج شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کو صدر منتخب کیا اور جناب ممدوح نے اس انتخاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر بجلت مکنہ ایک دلچسپ خطبہ صدارت تیار کیا جو افتتاح اجلاس کے موقع پر کامل توجہ اور حُسن اعتقاد سے سنا گیا اور ہمارے ناظرین اس کو روداد کے آئندہ صفحات میں اپنے موقع پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

اجلاس ۹۱ء کا ایک اور کارنامہ بھی قابل ذکر ہو یعنی اس دفعہ چونکہ اجلاس ندوۃ العلماء کی وجہ سے صوبہ کے تمام سربراہان اور وہ مسلمانوں کا خاص مدرسہ اس میں اجتماع تھا، لہذا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر برسرِ کان مدرسہ نے اجلاس ندوہ میں اپنے صوبہ کے لیے شاعتِ اسلام کی ایک وسیع اسکیم پیش کی جس کا پورے جوش و خروش سے خیر مقدم کیا گیا اور تقریباً ۱۰ ہزار روپیہ کے عطایا کا فوراً اعلان ہو گیا اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ معقول سرمایہ فراہم کر کے خاص صوبہ مدرسہ میں اشاعتِ اسلام کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر جاری کیا جائے، اگرچہ یہ کام براہِ راست ارکان ندوۃ العلماء کے ہاتھ میں نہ ہو گا، لیکن اس کام کی اہمیت و ضرورت سے کسی دانشمند کو انکار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ باعثِ صد حسرت و افسوس یہ امر ہو کہ اب تک رہنمایان قوم نے اسکی اہمیت کا صحیح اندازہ نہیں کیا ہو اور وہ مطلق نہیں جانتے کہ خاص ہندوستان کیلئے شاعتِ اسلام کی تحریک کیسے بیش قیمت نتائج پیدا کرے گی تاہم یہ امر باعثِ مسرت ہو کہ اہل مدرسہ نے اس تحریک کی اہمیت کا صحیح اندازہ کر لیا ہو اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ بغیر معقول سرمایہ کے یہ خدمت انجام نہیں دیا جاسکتی اب سوال صرف آدمیوں کا رہ جاتا ہو اگر اس کام کے لیے موزون شخص

حاصل ہو سکے تو اس تحریک سے مفید نتائج کا پیدا ہونا یقینی ہو، اور اگر یہ تحریک کامیاب ہوگئی تو مدرس میں اجلاس ندوہ کی یہ ایک تاریخی یادگار ہوگی، ندوہ کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہو کہ جو عقائد اُس کے پیش نظر ہیں اُن سب کو وہ خود ہی انجام دے۔ بلکہ ندوہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس نے اپنا جو نصب العین قرار دیا ہو عام مسلمان اسکی طرف عملی قدم بڑھائیں اور اپنے اپنے مقام پر اس مقصد کے لیے عملی سرگرمی کا اظہار کریں۔ اصلاح نصاب، رفع نزاع، باہمی اور شاعتِ اسلام کا کام جہاں جہاں کیا جا رہا ہو وہ حقیقت ندوہ کا کام ہو کیونکہ ان اہم قومی مقاصد کو سب سے پہلے ندوہ ہی نے باقاعدہ طریقہ سے قوم کے سامنے پیش کیا اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملک میں جہاں جہاں اس قسم کی تحریکیں نشوونما پا رہی ہیں وہ حقیقت ندوہ ہی کا کارنامہ اولین ہو۔

اجلاس سالانہ سے پہلے جو ضروری انتظامات ہوئے۔ اور جن جن اصحاب نے اُمینین حصہ لیا اُس کی مفصل کیفیت جماعتِ امتِ تقابلیہ در اس کے ارکان نے قلمبند کر کے دفترِ مدرسہ علماء میں بھیج دی ہے جو صحیح و ضروری واقعات پر مشتمل ہے اس لیے ہم اس روداد کو بلا حذو و اضافہ صرف خفیف سے لفظی تغیر کے بعد ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو برادرانِ مدرس کے کارنامہ سے کسی حدِ رواقینیت حاصل کرنے کا موقع مل سکے، امید ہے کہ یہ حالات دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔

روداد جماعت استقبالیہ

الحمد لله رب العالمین فی الصلوٰۃ والسلام علی سید محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

بتاریخ ۱۴۰۱ھ نمبر ۱۹۱۰ء بمقام لال ہال مونٹ روڈ مدرس ایک عام جلسہ مسلمانان ہراس کا انجمن معین اللہ وہ کی طرف سے منعقد ہوا تھا جس میں شہر کے سربراہ و درجہ صاحب علما، تجار و مقتدر بزرگان ثروت شریک تھے اس جلسہ کی صدارت عالیجناب مولانا الحاج ضیاء الدین محمد صاحب بہادر رکن انتظامیہ ندوۃ العلماء نے فرمائی۔ بالاتفاق یہ منظور ہوا کہ آئندہ سال ۱۹۱۱ء ایسٹر کی تعطیلات میں دوبارہ ندوۃ العلماء کا اجلاس مدرس میں منعقد کیا جائے اور اس کے انتظام کے لیے ایک مجلس بنام مجلس استقبالیہ ندوۃ العلماء مدرس مرتب ہوئی جس میں تقریباً دو سو ارکان و عہدہ داران ذیل منتخب ہوئے:-

صدر عالیجناب طر جیس مولوی عبدالرحیم صاحب بہادر

نائب صدر عالیجناب خان بہادر محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب بہادر

عالیجناب خان بہادر محمد صفدر حسین صاحب بہادر

عالیجناب مولانا الحاج ضیاء الدین محمد صاحب بہادر

عالیجناب نواب سید محمد صاحب بہادر

عالیجناب خان بہادر لالچند لالچند سیکھ صاحب

عالیجناب حاجی محمد ضیف صاحب بہادر

ناظران عالیجناب حکیم حاجی محمد عبدالعزیز صاحب بہادر شعبہ انتظام ضیافت مہمانان

ناظمان عالیجناب نان بہادر غلام محمد و صاحب ہاجر شعبہ طبع اشہارات وغیرہ
 عالیجناب آنرہبل مسٹر یعقوب حسن سیٹھ صاحب شعبہ استقبال مہمانان
 عالیجناب نواب محمد عبدالقادر صاحب بہادر شعبہ انتظام قیام مہمانان
 عالیجناب خطیب عبدالرشید خان صاحب بہادر شعبہ تعمیر بنڈال
 عالیجناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب بہادر توفیر مال
 عالیجناب مولانا عبدالہیجان صاحب بہادر دفتر
 خازن عالیجناب جناب سی۔ عبدالحکیم صاحب بہادر

تمام عہدہ داروں نے دلی خوشی کے ساتھ ان عہدوں کو قبول فرمایا اور بڑی مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کیے بالخصوص عالیجناب آنرہبل جسٹس مسٹر مولوی عبدالرحیم صاحب بہادر کا صدارت کو قبول فرمانا نہ صرف اجلاس کی کامیابی کا باعث تھا بلکہ تمام مسلمانان جنوبی ہند کیلئے موجب اتخار ہوا۔ آپ نے باوجود اپنے اہم مشاغل کے اس عہدہ کو قبول فرمایا جس کے لیے مجلس خاص طور سے شکریہ ادا کرتی ہو مجلس استقبالی نے اپنے دوسرے اجلاس میں صدارت اجلاس ندوۃ العلماء کے لیے عالی جناب حاذق الملک مولوی حکیم حافظ محمد جل خاں صاحب کو بالاتفاق انتخاب کیا صاحب موصوف نے اپنے مشاغل کا عند پیش کر کے اس عہدہ کو قبول نہ کر سکے گا اس وقت ظاہر فرمایا۔ اس کے بعد مجلس نے اپنے دوسرے اجلاس میں عالیجناب مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور کو اس عہدہ کے لیے منتخب کیا جس کو صاحب موصوف نے قبول نہ کر کر مجلس کا حوصلہ بڑھایا۔

مجلس کا عملی کام

مجلس نے اپنے قیام کے بعد جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ جنوبی ہند کے مختلف

زبانوں میں متعدد درسا لے اور اشہارات چھپوا کر ہر ایک گوشہ میں مذکورہ اعلیٰ کے مقاصد میں
کی اشاعت کی اور تمام اسلامی انجمنوں کو علمی مدد دینے کی طر توجہ دلائی۔ فردوسی شہید سے
وصولی چندہ کا کام شروع کیا۔ جناب سی عبدالحکیم صاحب خازن مجلس جناب محمد موسیٰ حاجی
ابراہیم سیٹھ صاحب بہادر معتد صیغہ مال اور جناب مولانا عبدالحجنان صاحب بہادر نے
سب سے پہلے ملحد بڑی مٹ کا دورہ کیا جہاں تاجران چیم کی بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں اور
جناب خان بہادر حاجی بردالدین صاحب سے وصولی چندہ کی نسبت مشورہ کیا تو انھوں
نے نہایت فرخ دلی کے ساتھ اس کام میں مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور خود اس دورہ میں شریک
ہوئے۔ تمام تاجران بڑی مٹ نے اس وفد کا بڑے اخلاص کے ساتھ خیر مقدم کیا اور
قابل قدر تمغین عنایت کر کے مجلس کی حوصلہ افزائی کی۔

صرت بڑی مٹ کے ایک مجلس سے تقریباً چھ ہزار روپیہ کی رقم جمع ہوئی اس کے بعد تاجران بارچہ
مٹ کے گرد یک کٹی نے اپنے حوصلہ کے موافق انداز دی اس دورہ میں جناب خطیب عبدالرشید
صاحب بہادر متحدہ شعبہ پنڈال اور جناب اوٹنگرے عبدالرحمن صاحب نے بڑی مدد دی مٹ
متھیال میٹھ کے تاجران نے بھی کشادہ دلی کے ساتھ اس کام میں حصہ لیا اس محلہ کے دورہ
میں جناب مولانا الحاج صیاد الدین محمد صاحب نے شریک ہو کر اس وفد کا ہاتھ بٹایا۔

مجلس نے بغرض سہولت انتظام ہر شعبہ کے لیے حسب ذیل مجلسین مقرر کیں (۱) مجلس
استقبال مہمانان (۲) مجلس تعمیر بنیال (۳) مجلس مہانداری (۴) مجلس قیام مہمانان (۵) مجلس انتظام
سوار

سب سے بڑی خصوصیت مدراس کے اجلاس کی یہ تھی کہ مجلس نے بیرونی نجات سے آنے
والے تمام حضرات کے خورد و نوش کا بلا معاذ غنم نظام کر دیا تھا اور بڑی مٹ میں ایک ایسے

مکان کا انتظام کیا تھا جہاں اپنے کہانے پینے سے فارغ ہو کر نہایت آسانی کے ساتھ
 مہمان اجلاس میں شریک ہو جایا کرتے تھے مجلس استقبالی جناب وی محمد عبدالشکور صاحب بہادر
 کا دلی شکر یہ ادا کرتی ہو کہ انھوں نے پناہ دینے کا مکان ضیافت مہمانوں کے لیے خالی کرادیا اور
 خود مجلس مہانداری کے روح رواں بن گئے۔

مجلس مہانداری

اس مجلس نے جس شوق و ذوق سے مہمانوں کے ساتھ اپنے مراعات کا اظہار کیا اور جس
 محنت کے ساتھ اس کام کی تکمیل کی اس کا مجلس استقبالی عترت کرتی ہواؤنگرے جناب عبدالرحمن
 صاحب جناب ویلور شیخ احمد صاحب جناب بیالیم عبدالقدوس صاحب جناب چوہدری
 چندان میان صاحب جناب داوے عبدالقدوس صاحب جناب مولوی مولوی محمد ابراہیم
 صاحب جناب حاجی غلام تفسلی صاحب جناب مودوی عبدالحق صاحب لتوری قابل ذکر
 ہیں جنھوں نے اجلاس سے چند ہفتے قبل ہی اپنے کاروبار چھوڑ کر اس خدمت کو ادا کرنے
 میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جناب الحاج حکیم عبدالغفری صاحب بہادر جناب چوہدری
 حاجی زین العابدین صاحب نغمان مجلس مہانداری اپنے اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے میں
 کوتاہی نہیں کی۔

مجلس تنظیم قیام مہمانان

اس مجلس کے جو شیلے ارکان جناب الحاج محمد عبید اللہ بادشاہ صاحب بہادر جناب حکیم
 الحاج محمد عبدالواحد صاحب جناب حکیم الحاج عبدالقادر صاحب بہادر جناب مولوی عبدالواحد

صاحب عاشق قابل شکر یہ ہیں جنھوں نے اپنے اپنے فرائض کو ادا کرنے میں بڑی مستعدی سے کام لیا۔ جناب مولوی حاجی محمد اسحاق صاحب ساکن بجاڑہ نے جناب ساہوکار حاجی محمد بادشاہ صاحب مرحوم کی عالی شان حویلی میں رات اور دن رہ کر مہمانوں کے آرام و آسائش کے اسباب کی فراہمی میں نہایت اہتمام کے ساتھ کام کیا۔ مجلس تنقہالی جناب الحاج خان بہادر محمد عبدالغفر بادشاہ صاحب بہادر سابق سفیر دولت عثمانیہ کا تہ دل سے شکر یہ ادا کرتی ہو کر انھوں نے اپنی سہ منزلہ کوٹھی جو احاطہ مسجد الاجاہی میں واقع ہو مہمانوں کے قیام کے لیے مجلس کو عنایت فرمائی۔ سیطخ جناب حکیم الحاج محمد عبدالواحد صاحب کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہو جنھوں نے قدیم حویلی مدرسہ اعظم کو مہمانوں کے لیے خالی کر دیا۔ جناب ساہوکار محمد ولی اللہ بادشاہ صاحب بہادر نے اپنا عالی شان پچھلے بجگہ مہمانوں کے قیام کے لیے عنایت فرمایا۔ جمین جناب ضمد اجلاس ندوۃ العلما و دیگر مشاہیر علمائے قیام فرمایا۔ جناب ساہوکار محمد سعد اللہ بادشاہ صاحب بہادر آخریری پریسڈنسی مجسٹریٹ نے بھی اپنا شان دار بجگہ علمائے قیام کے لیے آراستہ کر دیا۔ تھا جس میں عالیجناب ناظم صاحب ندوۃ العلما و دیگر علمائے کرام قیام فرما تھے ان دونوں صاحبوں نے علما کی راحت و آرام اور خدمت گزاری میں بیحد حصہ لیا جس کا مجلس شکر یہ ادا کرتی ہو۔

مجلس نظام سواری

اس مجلس کے ارکان جناب سید عبدالقادر صاحب جیلانی اور جناب سید یوسف صاحب فرزند جناب سید اسماعیل صاحب مرحوم سوداگر ہر قابل تحسین و آفرین ہیں اور ان کی سرگرم خدمتوں کو مجلس نہایت وقت کی نگاہ سے دیکھتی ہو آخر الذکر صاحب نے نہایت جانفشانی کے ساتھ سواریوں کا اہتمام کیا۔ اور ہر ایک سائین و قیام گاہ میں سواریوں کی ایسی ترتیب دیدی تھی کہ

جس سے مہمانوں کو بڑا آرام ملا۔ علیجناب خان بہادر قادری نواز خان صاحب کی مجلس شکر گزار ہو کر جنھوں نے اپنے کارخانے سے دو بڑے بڑے موٹر بلامعاوضہ عنایت فرمائے جن کی وجہ سے بڑی سہولت ہوئی۔ جناب محسنی حاجی محمد ابراہیم سیٹھ صاحب جناب صالح محمد حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب حاجی عبدالرحیم صاحب نے اپنی اپنی موٹر گاڑیاں مہمانوں کی آمد و رفت کے لیے دیدی تھیں جناب سی عبدالکلیم صاحب بہادر خازن مجلس نے اپنی موٹر گاڑی چند ہفتے پہلے ہی سے مجلس استقبالیہ کو عنایت فرمائی تھی جس نے دفتر کے کام میں بڑی مدد دی۔ لہذا ان تمام صاحبوں کا مجلس شکر یہ ادا کرتی ہو۔

مجلس تعمیر نیڈال

اس شعبہ کے مستند جناب خطیب عبدالرشید صاحب بہادر کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا کسی طرح بیجا نہ ہوگا۔ کہ جن کی نگرانی سے نیڈال ایسا عالی شان اور خوشنما بنایا گیا تھا جس کی مثال نہ وہ علما کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ جناب مولانا عبدالہجاء صاحب بہادر بھی وقتاً فوقتاً اُس کی طرف اپنی خاص توجہ تو جسے منہ دل فرماتے رہے اور ایسے ہوشیار و لائق آدمی کو کنٹرکٹ دیا تھا کہ جس نے نہایت مقصودی طور سے اُس کی تکمیل کی۔ جناب محمد عبدالرزاق صاحب بنگلہ دہی کنٹرکٹر کا نہ صرف مجلس استقبالیہ بلکہ مجلس ندوۃ العلما کو بھی اُنکا شکر یہ ادا کرنا چاہیے۔ اِس نیڈال کی مختصر کیفیت یہ ہے: پیپلس پارک کے احاطہ میں سو تھ انڈین اٹھلنگ اسوشیٹس کے وسیع اور خوشگوار قطعہ میں نیڈال بنایا گیا تھا جس کا طول ۸۰ فٹ اور عرض ۹۰ فٹ تھا۔ صدارت دروازہ جانب شمال تھا جس کے دونوں جانب اور دو خوبصورت دروازے بنائے گئے تھے اُن کے اوپر مصبوعی گنبد اور پہلوؤں میں چھوٹے چھوٹے مینارے اس کی خوبصورتی اور شان کو دو بالائے تجلے

جنوبی حصہ میں صدر دروازے کے مقابل ایک نہایت عمدہ اسٹیج تعمیر کیا گیا تھا جس پر پانسون کرسیاں سہولت کے ساتھ رکھی جاتی تھیں۔ پنڈال کے چاروں طرف جالدار کمانیں نصب کر دی گئیں تھیں جن کی وجہ سے ہوا کی آمد و رفت بہت اچھی تھی۔ کم و بیش تین ہزار کرسیاں پنڈال کے اندر کھینچی گئیں تھیں راتوں کو جب کہ وعظ کے جلسے ہوتے تھے ہر چار سمت گیس کی روشنی کرا دی جاتی تھی جس کی وجہ سے پنڈال بے نور بن گیا تھا۔

دفتر مجلس استقبالی

مجلس کا دفتر جناب مولانا عبد المجید صاحب بہادر سکریٹری محلی تجارتی کوٹھی نمبر ۳۴ گڑگلی کے بلاخانے پر تھا۔ ہم جیتنے تک دفتر نے اپنے علمی کام کو نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ پورا کیا تاخواہ پانے والے ملازموں کے سوا جو ہنگامی طور پر مقرر کیے گئے تھے بعض ارکان مجلس نے بھی امدادی۔ جناب مولوی عبد المجید صاحب شریاٹ طیر قومی رپورٹ، جناب حکیم عبد الحمید صاحب، جناب مولانا عبد الوہاب صاحب جناب آکبار عبد الستار صاحب نے بڑا حصہ لیا۔ اجلاس سے چند روز قبل جناب آجہ قادری شریف صاحب سکریٹری انجمن نقشبندیہ بنگلور نے مدراس اگر دفتر کے کام میں حصہ لیا اتنی صاحبزادہ کا مجلس استقبالی خلوص دل سے شکریہ ادا کرتی ہو۔

والنیر کورس ندوۃ العلماء

مدرسہ کے تمام مسلمان طلبہ جو انگریزی و دیگر مدراس میں تعلیم پاتے ہیں

اس خدمت کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ مجلس کی طرف سے لالی ہال میں ایک عام جلسہ طلبہ کا بغرض ترتیب جماعت النہیر کو رس مقرر ہوا تھا جسکی صدارت جناب سی عبدالحکیم صاحب بہادر خازن مجلس نے کی۔ جناب عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب بی۔ اے ایل بی۔ اے مترجم ہائی کورٹ مد اس نے نہایت وضاحت کے ساتھ اس خدمت کی ضرورت اور اہمیت بتلائی جناب مولانا عبدالحکیم صاحب بہادر نے طلبہ کو توجہ دلاتے ہوئے اس کام کی غریب دلائی اس جلسہ میں ڈیڑھ سو سے زیادہ درخواستیں جمع ہو گئیں جسکی تعداد بڑھتے بڑھتے طحالی تک پہنچ گئی، جناب عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب بالاتفاق کیپٹن اور جناب عبد الغنی صاحب بی، اے، نائب کیپٹن معتمد ہوئے۔ تقریباً بارہ لفٹنٹ مقرر ہوئے جنھوں نے اپنا اپنا علیحدہ ڈیویژن مقرر کر لیا۔ ان تمام والنشریز کو ریشمی پھولوں کے نشان دیے گئے۔ والنشریز نے ہر شعبہ میں اپنی اپنی نمایاں خدمات اسلامی کاثبوت دیا۔ خاص کر اجلاس کے مقام میں دن اور رات اپنے ادا سے فریضہ میں منہمک نظر آئے تھے سب بڑی بات یہ تھی کہ انھوں نے نہایت اتفاق اور یکجہتی سے اس خدمت کو کامیاب کر دکھایا۔ اسکا صلہ عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب کیپٹن و جناب عبد الغنی صاحب نائب کیپٹن کو ملنا چاہیے جنھوں نے نہایت ثابتگی سے اس جماعت کی ترتیب دی جس سے اجلاس کے انتظام میں نمایاں مدد ملی۔ ایک اور بات قابل یادداشت ہے کہ اپریل کا مہینہ از اول تا آخر انٹر میڈی بی، اے اور بی ایل کے امتحانوں کا تھا تمام طلبہ کو اپنی تعلیم میں مصروف رہنے کی ضرورت تھی؛ وجود اسکے انھوں نے اپنی تعلیمی ہلکوبھی سنبھالا اور قومی خدمت بھی انجام دیتے رہے جسکا مجلس اعتراف کرتے ہوئے نہ صرف کیپٹن و نائب کیپٹن صاحبان کا بلکہ ہر ایک والنشر صاحب کا شکر ادا کرتی ہے۔

اردو اور انگریزی پریس کا شکریہ

سب سے پہلے جناب سید عبدالقادر صاحب لک: "اڈیٹر مخبر دکن" جناب مولوی عبداللطیف صاحب لک: "اڈیٹر جریدہ روزگار" جناب مولوی عبدالمجید صاحب شرما لک: "اڈیٹر قومی رپورٹ" کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھوں نے وقتاً فوقتاً ندوۃ العلماء کے مقاصد اور اغراض کی اشاعت میں پوری پوری مدد دی مجلس استقبالی کے مضامین و روداد وغیرہ کے طبع کرنے میں کوتاہی نہیں کی اس طرح مدراس میل، مدراس ٹیس "ہندو" "سودیسی مترن" انڈین ٹریٹ نیو انڈیا وغیرہ اخباروں کا شکریہ کرتا بھی مجلس کا ایک فریضہ ہے۔

غیر مسلم ہندو برادران

مجلس اُن ہندو بھائیوں کا شکریہ بھی ادا کرنا نہایت مناسب سمجھتی ہے جنھوں نے مجلس کی دعوت قبول کر کے اجلاس میں اپنی شرکت سے ایک علمی اتحاد کا ثبوت دیا جس کے اسمے اگرمی اس رپورٹ میں داخل ہیں۔

سب سے پہلے کہ مجلس سائے شہر کے روشن خیال و بیدار مغز افسر جناب ریٹیج صاحب جناب پولیس کمشنر مدراس کا خصوصی کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہے کہ جنھوں نے نہ صرف اپنی شرکت سے اجلاس کی رونق بڑھائی بلکہ نہایت کشادہ دلی سے اس جماعت علماء کے ساتھ اپنی فی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

مخالفیت

اس بات کا ایک موموم خیال پیدا ہو گیا تھا کہ گزشتہ اجلاس ندوۃ العلماء کی طرح

اسوقت بھی اسکے ساتھ مخالفت کی جائے گی۔ مگر مجلس نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ اس کام کو نبھایا کہ کسی قسم کی مخالفت نہ اہل شہر کی طرف سے ہوئی اور نہ علماء مدرسہ نے کی۔ اگرچہ بعض مفسدہ پروازوں نے خفیہ طور سے سرکاری عہدہ داروں کو اس کی نسبت کچھ لکھا مگر اس کا انتہائی اثر یہ ہوا کہ اگلے سرکاری عہدہ داروں نے اس کام کی تائید کی جبکہ نتیجہ یہ کہ اجلاس نہایت کامیابی اور سکوت کے ساتھ ہوا۔

ہزار ہا مئیں نواب مرزا محمد علی خان والا جاہ بہادر کے۔ سی، امی، ای، جی، سی، آئی ای، پرنس آف اراکٹ مدرسہ نے اجلاس کے ساتھ پوری ہمدردی فرما کر اپنے شاہانہ اشارہ کا اظہار فرمایا اور ۹ تاریخ کے اجلاس میں اپنی شرکت سے اجلاس کی رونق کو دوبالا کر دیا۔

گورنر صاحب مدرسہ کا شکریہ

ہزار کلسنی عالیجناب گورنر صاحب بہادر مدرسہ کو مجلس استقبالی نے نہایت ادب کے ساتھ اجلاس میں وقت افروز ہونے کی دعوت دی تھی ہزار کلسنی مدوح نے خوشی کے ساتھ آنے کا وعدہ بھی فرمایا مگر افسوس یہ کہ عین موقع میں حضور مدوح کو ایسی ضرورت پیش آئی کہ خود اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے مگر اپنی ہمدردی کا اظہار ایسے شایستہ الفاظ میں ظاہر فرمایا جو حضور کے اس خط سے روشن ہے جو اس رپورٹ میں مندرج ہے۔

بیرونجات میں بلچل

مجلس استقبالی نے جب اپنے مطبوعہ رسالے وغیرہ بیرونجات کی اسلامی انجمنوں وغیرہ کو بھیجے تو رہبان بڑی بلچل شروع ہوئی اور ہر مقام سے خیر مقدم کے خطوط آنے لگے سب سے

پہلا مقام جان عملی کام کی بنیاد رکھی گئی مچھلی بندرہ جو مداس کے جانب شمال واقع ہے جہاں
 مولانا غلام محمد صاحب شملوی سفیرندوہ نے سب سے پہلے اپنا دورہ یہیں سے شروع کیا۔
 اہل اسلام مچھلی بندرگڑھی واڑہ و بچواڑہ نہایت مستعدی کے ساتھ مولانا سے موصوف کو مدد دی
 اور ایک معتد بہ رقم مجلس کے لیے فراہم کی اور ندوۃ العلماء کو بھی عطیے بھیجے جسکی تفصیل بہت
 میں درج ہے۔ جناب شاہ حاجی مولوی محمد عبدالرحیم صاحب صدیقی وکیل پاپو پچھ نے جو اتفاقاً
 حیدرآباد سے مچھلی بندر آگئے تھے مولانا سے موصوف کو بڑی مدد دی۔ جناب محمد عثمان شریف
 صاحب سکرٹری انجمن نور الاسلام مچھلی بند جناب سوداگر عبدالعظیم صاحب رئیس بچواڑہ جاگیرار
 جناب غلام محی الدین صاحب بہادر رئیس بچواڑہ جناب عبدالوہاب صاحب جناب
 عبدالسلام صاحب اسکے علاوہ جناب پاک تنی حاجی بادشاہ صاحب کپینی تاجران بچواڑہ اور
 دوسرے معزز حضرات نے اس کام میں بڑی سے حصہ لیا۔ نورمین محڈن لٹریری سوسائٹی نے
 بڑی مدد دی۔ ویلو رخاص طور سے شکریہ کا مستحق ہے کیونکہ یہاں کی انجمن تعلیمی کے جو شیلے سکرٹری
 جناب عبدالغنی صاحب بی۔ اے۔ پکھرا پولیس ٹریننگ اسکول ویلور اور جناب حکیم محمد ظہیر الدین
 صاحب سکرٹری انجمن فہ المسلمین ویلور نے باہم مل کر نہ صرف چند ہی فراہم کیا بلکہ ایک بڑا عام
 جلسہ بھی کرایا جس سے مقاصد و اغراض ندوۃ العلماء کی اشاعت ہوئی۔ اس جلسہ کی صدارت
 حضرت مولانا سید شاہ عبداللطیف صاحب حسینی قادری قبلہ مدظلہ العالی سجادہ خانقاہ قطب
 ویلور نے فرمائی۔ حضرت مولانا مولوی الحاج شاہ محی الدین صاحب قادری چیدہ صدر مدرس
 مدرسہ لطیفہ و حضرت مولانا مولوی عبدالجبار صاحب صدر مدرس مدرسہ باقیات صالحات ویلور نے اپنی
 اپنی فاضلانہ تقریروں سے لوگوں میں ایک جوش پیدا کروا جس کا بڑا ابھاری اثر ہوا۔ ویلور جیسے
 مقام میں جو کچھ چند جمع ہوا ہے اسکا بین ثبوت ہے جناب حکیم میر عارف علی صاحب دم فضل جناب

حاجی نعمت اللہ صاحب ذاکر و جناب محمد ہدایت اللہ صاحب ذاکر نے بھی اس کام میں بی مددی بنگلور میں جس اخلاص مندانہ طریقے سے ندوۃ العلماء کی سچی خدمت اور ہمدردی کی گئی اسکا ذکر کرنا ہمارا فرض اولین ہر بیرونیجات سے جو حضرات ندوۃ العلماء کے اجلاس میں شرکت کے لیے آئے ان میں سب سے بڑی تعداد مسلمانان بنگلور کی تھی بنگلور کے مسلمانوں کی دینی حمیت و اخت و درود راز مقاموں میں مشہور ہوا اس پر حضرت مولانا مولوی قاری الحاج شاہ محمد سلیمان صاحب قبلہ چشتی دام فیضہ کا اجلاس سے چند ماہ قبل بنگلور میں اقامت فرمانا اور پھر حضرت مولانا علامہ صاحب شملوی دام فیضہ سفیر ندوۃ العلماء کا وہاں درہ کرنا سونے میں سہاگے کا کام دے گیا۔

سب سے پہلے ہم جناب متولی احمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی ان بھاک کو شششون سے ایک معقول رقم چندہ کی جمع کی جس سے ممبروں کی تعداد میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ جناب مودی عبدالغفور صاحب تاجر چرم و رئیس بنگلور نے اپنی فطرتی جوش کلامیاں انژدکھایا جلس استقبالی کے لیے چندہ جمع کرنے کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ ہزار کی رقم علمیہ طور سے ندوۃ العلماء کے لیے وصول کی اس سے پہلے بھی انہوں نے کئی بار ندوۃ العلماء کو معقول رقموں سے مددی ہر بنگلور میں ایک ہی بزرگ ندوہ کی مشن چلانے والے ہیں۔ دوسرے اور حضرات نے بھی اپنے اپنے حوصلہ کے موافق مددی کو لارگو کر دیا۔ بین عالی جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی رکن انتظامی ندوۃ العلماء اور ان کے لایق بھتیجے جناب آصف بادشاہ صاحب نے چندہ جمع کیا۔ نواب صاحب موصوف نے ندوہ کے تمام کاموں میں خاطر خواہ حصہ لیا۔

ملک ملیبار میں پیل

اس اجلاس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ملک ملیبار کے علما و دیگر حضرات بھی

اس میں حصہ لیا اور شریک اجلاس ہے۔ صوبہ مدراس کی کل مسلمان آبادی کا دو تہ حصہ ملک ملیبار میں ہر اسلام نے سب سے پہلے ملیبار کے ملک پر اپنی روشنی ڈالی اور ایک نئے حصہ آبادی کو اپنے دامن فیض میں لے لیا۔ اس حصہ کے مسلمانوں میں اب تک ہی اسلامی شہر و خروش ہے جو خیر القرون میں تھا۔ جنوبی اور شمالی حصہ کے مسلمانوں کو ملک ملیبار کے مسلمانوں سے صرف منارت زبان کی وجہ سے وہ اتحاد و اختلاط نہیں ہے جو ہونا چاہیے تھا۔ مگر اب خدا کا شکر ہے کہ وہاں بھی زبان اردو اپنا اسکہ جا رہی ہے اور اردو سمجھنے اور بولنے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ ندوۃ العلماء کے اجلاس میں ملیبار کے لوگوں کی شرکت نے اس بات کا ثبوت دیدیا اور یقیناً اسکی امید دلا دی کہ بہت ہی قریب زمانے میں اس ملک اور دوسرے ملکوں سے بڑا رابطہ مضبوط پیدا ہو جائے گا۔ حضرت مولانا شیخ محمد مایح ہمدانی صاحب ملیبار کے مشاہیر علماء سے بین جنہوں نے بڑے ذوق کے ساتھ ندوۃ العلماء کے تمام اجلاس میں حصہ لیا اور ایک ملّ عربی تقریر کی جو رپورٹ میں بھی چھپی ہے اس کے بعد جناب مولوی کنجی احمد صاحب نقوی ماکن لکھنؤ میں جنہوں نے بڑی کوشش سے ممبر سرائیم کیے اور خود اجلاس میں شرکت کر جلسہ کی رونق بڑھائی۔ آپ کا عربی قصیدہ جو اس رپورٹ میں چھپا ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ کوہین ٹراؤ کو کلیکٹ وغیرہ کے مسلمان بھی اجلاس میں شریک ہے۔ حیدرآباد میں طاعون کی وجہ سے ایک عام پریشانی پھیلی ہوئی تھی اور ہالیان بلدہ شہر سے باہر نکل گئے تھے باوجود اس کے بہت سے حضرات حیدرآباد کے جلسہ میں شریک ہے۔

ترچناپی میں جناب مولوی سید مرتضیٰ صاحب سابق ممبر لکھنؤ کونسل مدراس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے وہاں کے مسلمانوں کو مقاصد و اغراض ندوۃ العلماء سمجھا کر چندہ جمع کیا۔ جناب خان صاحب شیخ اسماعیل صاحب نے بھی چندہ جمع کیا۔

اسکے سوا جنوبی ہند کے مختلف مقامات جیسے گنٹور، نور، کٹریہ، کرنول، بلہاری، مدرہ
تجاور، ناگور وغیرہ کے بہت سے مسلمان جمع ہوئے۔

جناب شیخ احمد صاحب یوری جو ندوۃ العلماء کے قدیم ہمدرد اور خیر خواہ تھے اجلاس
کے دو مہینہ کے بعد انتقال کیا جسکا مجلس کو سخت افسوس ہو جس وقت بالی مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا
اور ان کے فرزندوں کے ساتھ ہمدردی کرتی ہو۔

مجلس استقبالی کی سندرجہ بالا ردو اسے ہمارے ناظرین نے اندازہ کیا ہوگا کہ مسلمانان
مدراس کے ہر طبقے نے کس مستعدی و گرم جوشی سے ندوۃ العلماء کے اجلاس کو کامیاب بنانے
کی کوشش کی اور کس فیاضی و سیریشی سے فرائض مہمانداری کو ادا کیا گیا اس دفعہ برادران
مدراس نے اس سرد مہری کی پوری تلافی کر دی جو مدراس کے پہلے اجلاس میں برتی گئی تھی۔
برادران مدراس کا ارادہ تھا کہ اس دفعہ صدر انجمن کا پرچوش استقبال کریں گے
لیکن چونکہ جناب صدر انجمن علالت طبع کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے اسلئے ان کو اپنے جوش
و خروش کے اظہار کا موقع نہ ملا تاہم انھوں نے مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء
اور حضرت مولانا سید امیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم ندوہ کاؤن کی تشریف آوری کے وقت
اسٹیشن پر استقبال کیا اگرچہ عام طور پر اطلاع نہ دینے کی وجہ سے مجمع زیادہ نہ تھا تاہم مدراس
کے تمام سربراہان و اصحاب اور اڈیٹران اخبار جن کو اطلاع ہو سکی اسٹیشن پر موجود تھے حضرت
مولانا حاجی شاہ محمد سلیمان صاحب حبشی قادری بھی جو پہلے سے مدراس میں قیام فرماتھے اسٹیشن
پر تشریف لائے اور آپ نے پھولوں کے دو خوبصورت ہار اپنے ہاتھ سے دونوں معزز مہمانوں
کے گلے میں ڈالے اس کے بعد یہ محترم مہمان موٹروں میں قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

مجلس استقبالی کی مختصر روداد بیان کرنے کے بعد اب ہم اختصار کو نظر رکھ کر سالانہ اجلاس کے

حالات قلمبند کرتے ہیں۔

پہلا اجلاس بمقام میپس پارک

۷۔ اپریل ۱۹۷۱ء مطابق ۴ جمادی الاخری ۱۳۹۱ھ روز شنبہ

انجے سے انجے تک

آج انجے ندوۃ العلماء کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا، مقامی اخبارات کا اندازہ ہو کہ اس وقت تین ہزار سامعین ہنڈال کے اندر موجود تھے، اسے پہلے مولوی شاہ حسین بن خلف حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پلواروی نے نہایت مؤثر و بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کی جسکو حاضرین نے ادب و سکون سے سنا بعد ازاں آنریبل مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب صدر مجلس استقبالی نے اپنا خطبہ افتتاحیہ اردو زبان میں سنایا جو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں چھاپ کر اجلاس میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

خطبہ افتتاحیہ عالیجناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب جماعت استقبالیہ

حضرات اراکین ندوہ!

میں نہایت فخر و خوشی کے ساتھ منجانب مسلمانان جنوبی ہند آپ بزرگوں کا خلوص دل سے خیر مقدم کرتا ہوں۔ یہ مجمع کثیر جو اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں خود اسکا شاہد ہے کہ یہاں آپ کی تشریف آوری کس قدر مبارک اور اہم بالشان خیال کی جاتی ہے۔

آپ میں سے اکثر اصحاب دور دراز سفر کی صوبت برداشت فرما کر یہاں تک

تشریف لائے ہیں میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کی مشہور و معروف مجلس کے خیالات حمیدہ کی پیروی کرنے اور ان سے مستفید ہونے میں اس صوبے کے باشندے دیگر صوبہ جات کے لوگوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہاں سے واپس تشریف لیجانے کے وقت آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی محنت و مشقت ضائع نہیں ہوئی ان شاء اللہ لا یضیع عمل عامل منکم مجھے اس صوبے میں آئے ہوئے آٹھ سال سے زائد عرصہ ہوا ہے اور میں اپنی ذاتی واقفیت اور تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر باشندگان صوبہ مدراس کی حمیت اسلامی اور خیالات ہمدردی کو تحریک نہ بجائے تو یہ اپنی بلند جوصلگی اور فرخ دلی کا پورا ثبوت دے سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان حضرات کو نہ صرف اسلامی تواضع اور لوازم مہمانداری کا پورا پورا احساس ہو بلکہ افسوس و منزلت کا بھی کماحقہ خیال ہے جسکے وہ مقتدر شاہیر علما جو ہمارے یہاں چند ایام کے لیے تشریف لائے ہیں مستحق ہیں۔

برادران اسلام۔ بارہ سال کا عرصہ ہوا کہ ندوۃ العلماء کا اجلاس مدراس میں منعقد ہوا تھا۔ گو کہ آپ کے محترم مہمان نہایت فصیح و بلیغ پرانے میں خود اپنی تشریف آوری کا مقصد و غایت بیان فرمائیں گے۔ لیکن یہ بیجا نہ ہوگا کہ اگر میں اس صوبہ کے جمہور مسلمانوں سے ندوۃ العلماء کے تعارف کے طور پر عرض کروں۔

ندوۃ العلماء علما سے اسلام کی ایک انجمن کا نام ہے جسکی بنیاد ۱۸۹۲ء میں پڑی

اسکے خاص اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

اول۔ مدراس عربیہ کی تعلیم کی اصلاح اور ترقی۔

دوم۔ رفع نزاع باہمی و خصوصاً دینی۔

سوم۔ اصلاح معاشرت۔

چهارم۔ اہل اسلام کی بہبودی عام اور تبلیغ اسلام۔

سیاسی معاملات میں دخل نہ دینا اور اُن سے بالکل بے تعلق رہنا ہمیشہ اسکا مسلک رہا ہو۔ اعلیٰ سرکاری افسروں نے بھی بارہا تسلیم کیا ہے کہ ندوہ کو سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں جو اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ خود سر جان ہیوٹ جیسے حاکم اعلیٰ نے صوبجات متحدہ کی لفٹنٹ گورنری کے دوران میں ندوۃ العلماء کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اس وقت ندوۃ العلماء کی عمر اٹھارہ سو قریب ایک سو بیس صدی کے ہو اور وہ نہایت صداقت سے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس عرصہ دراز میں ہندوستان کے سیاسی مطلع پر اُس کا اثر سے کوئی غبار نہیں آیا جتنی کہ اس ہیبت جنگ کے دوران میں بھی جس نے بنی نوع انسان کی بیخ و بنیا تک کو ہلادیا ہے یہ انجمن کمال استقلال اور امن امان کے ساتھ اپنے روحانی فرائض کے انجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہی ہو اور نہایت استقامت کے ساتھ فاسد اثرات کی مدافعت کی کوشش کرتی رہی ہو۔ ملک معظم اور گورنمنٹ کی وفاداری میں اس پر کبھی کسی طرح کا شک و شبہ نہیں کیا گیا اور نہ کیا جاسکتا ہے۔

ندوۃ العلماء کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ مسلمانان ہند میں روحانی قوت کو مضبوط کیا جائے۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ عرب، ترک، ایرانی اور مغل جیسی متضاد طبائع اور مختلف اقوام جو بعض تو ابھی جشی ہی تھیں اور بعض زوال پذیر تھیں دائرۃ اسلام میں داخل ہوئے ہی تہذیب و تمدن کی بانی و رہنما ہو گئیں۔ مگر اب ہم نہایت درد و الم سے دیکھتے ہیں کہ حسین مر قش ایک اور کوہ قاف سے وسط افریقہ تک تمام مسلمان اقوام ایک عجیب بے حس اور ادبار کی حالت میں گرفتار ہیں۔ علما سے دین پہلی ترقی کی یقیناً یہی وجہ بتائیں گے کہ اداکل میں دین اسلام اُن لوگوں کی زندگی پر ایسا حاوی ہو گیا تھا کہ آٹا ٹائٹا اُن کی کایا پٹ دی۔ اسی طرح

جذبہ اسلام کی کسی نے مسلمانوں کو موجودہ ناگفتہ بہ حالت تک پہنچا دیا۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ گمان بالکل درست ہو مگر اس سے مطلب یہ نہیں ہو کہ اس نوالہ اور
 اخطا کے اور بھی اسباب تھے لیکن اس وقت ہم کو اُن دوسرے اسباب پر غور کرنے کی ضرورت
 نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ذرۃ العلیٰ مسلمانوں میں اس قدیم قوت نہضتہ یا جذبہ کو دوبارہ زندہ کر دینے کا
 تہا اہم شہد ہے۔ اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے ذرۃ کا پہلا فرض یہ ہے کہ قوت نہضتہ کی صحیح کیفیت دریا
 کرے اور ایسا کرتے وقت اُن سطحی اور عارضی خصوصیات کو سر دست نظر انداز کر دینا چاہیے جو کوئی
 ہو کہ ضروری ہو گئے ہوں مگر اسلام کے اعلیٰ جوہر نہیں مانے جاسکتے۔ میں چاہتا ہوں کہ اچھے مٹی
 دیر کے لیے اس مسئلہ پر صرف مذہبی خیال سے بلکہ فلسفیانہ نظر سے بھی غور فرمائیے تو بلاشبہ آپ
 اُن بہرہ و صورتوں سے ایک ہی نتیجہ پر پہنچیں گے خدے رحیم و کریم کی وحدانیت کا اعتقاد اسلام
 کا اصل اصول ہے۔ اور آپ میرے ساتھ اس امر پر اتفاق کریں گے کہ دو عظیم الشان خدمات جو اسلام
 نے کیں یہ تھیں۔

اول۔ اُس نے عقل انسانی کو ادھام اور باطل پرستی سے بالکل آزاد کر دیا اور

دوم۔ اس کے آئین و قوانین نے بنی نوع انسان کو اخوت اور مساوات کا

عملی سبق سکھایا۔

اسلام نے جو دنیا کی اول الذکر خدمت کی اسکو زمانہ محال کی مادی اور عقلی انکشافات

نے دنیا کی نظروں سے ایک صدمہ اٹھل کر دیا ہے۔ لیکن فی الحال ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ اپنی بُرائی
 ترقیات اور کمالات پر فخر کریں۔ بلکہ اس وقت ہمارا اصل فرض یہ ہے کہ اُسکی پوری اور نہضتہ تحقیق
 کریں کہ کیا فی زمانہ خود مسلمان اُن ہلک اثرات کا شکار نہیں ہو رہے ہیں جو ایم جاہلیت کے
 ادھام پرستی سے مشابہت رکھتے ہیں۔

آپ اس بارے میں ضرور میرے ہم خیال ہوں گے کہ اسلام عقل پر مبنی ہو لیکن یہ کیا
 پیچ نہیں ہو کہ ہم نے مدت دراز سے اس عقل کو ناسخ کر دیا ہے اور بظلمات اس کے اسطوار
 اسکے مقلدین کی منطق کو عقل پر ترجیح دیکر اسلام کی اصلیت سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اس
 نون انکار کر سکتا ہے کہ عقل انسانی جو خدا تعالیٰ کی بزرگ ترین نعمتوں میں سے ہے اور
 بالطبع ایک لامتناہی ترقی کی قابلیت رکھتی ہے۔ وہ بہ نسبت زمانہ وسطیٰ کی منطق و بلاغت سے
 زیادہ کارآمد ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس حقیقت کو پوری طرح اور نہایت صاف دلی سے
 تسلیم کر لیں کہ عقل کے لیے حدود مقرر کرنا ایسے ایک خاص دائرے میں مقید کرنے کی
 کوشش کرنا اسکے وسعت و فشر کے ملکہ کو نیست و نابود کرنے کی ہم معنی ہے۔ اگر کسی کو صداقت
 پرستی کا دعویٰ ہو تو وہ ہرگز اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اب سے تین چار صدی قبل مسلمانوں
 میں تحقیق و تدقیق کا ادہ بالکل سلب ہو چکا ہے۔ آج ہماری داغی حالت یہ ہے کہ گویا بتائے باقدیم
 ہی میں ہیں۔ ایسی قوم کی ترقی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی جو اپنے زمانے کے حقایق امور اور
 حالات اور کیفیات سے دیدہ و دانستہ واقف ہے جو اپنی زندگی کو ایسے اقوال کے مطابق بنانے
 کی کوشش کرے۔ جواب سے ایک ہزار سال قبل کسی کے قلم سے نکلے تھے وہ علما اور حکماء خواہ
 وسیع تخیلات رکھتے ہوں لیکن بیسویں صدی عیسوی کے حالات زندگی کا اندازہ ہرگز نہیں کر سکتے
 میرے ان الفاظ سے آپ کو کسی قسم کی غلط فہمی نہونی چاہیے۔ حاشا وکلامیہ انشا قبح زنی نہیں ہو بلکہ عکس
 اسکے تمام علمائے سلف کی میرے دل میں نہایت درجہ عظمت ہے۔ اور نہ آپ یہ خیال کیجیے گا کہ
 میں ان کے اقوال کو کم قدر سمجھتا ہوں۔ مگر کیا پیچ نہیں ہے کہ ہم فی الواقع اپنی حد سے بہت تجاوز
 کر گئے ہیں اور ان کو ہر امر میں حقیقۃً مبرا از خطا تصور کرتے ہیں حالانکہ ہم اسکے مجاز نہیں ہیں سو
 خدا سے پاک کے اور دینی امور میں جناب سالتنا علی الصلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور ذات کو مبرا از خطا

سمجھیں اچھا بخلی و یصیب ہمارے دینیات کا اصول ہے پھر انکی کیا وجہ ہو کہ ہم اپنی
 روزانہ زندگی میں اپنے ہر فعل و عمل کے لیے نوین یا دسویں صدی کے کسی نہ کسی منصف کے اقوال کو
 اپنا نصب العین بنالیتے ہیں اور اپنی زندگی بھر اسی پر عمل پیرا رہتے ہیں اور اسی سے اسناد کرتے
 ہیں؟ اکثر اوقات تو ان کے ذاتی اور صحیح اقوال دستیاب ہوتے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں تب ہم یہ وہ
 اختیار کرتے ہیں کہ مٹرائی کی طرح عجیب و غریب منطق سے غیر موزون اقوال کے بارود کے استدلالات
 کا ایک خاصہ جال اپنے ارد گرد قائم کر لیتے ہیں مگر آپ کو خوب علوم ہو کہ ان ۱۲ وجہ البتہ لیلیت
 العنکبوت تو کیا یہ کچھ تعجب انگیز امر ہو کہ ہم خود کو اتنی صدیوں تک منطقی ابحاث و جدوجہد کے فیض
 اور بے سود بلکہ مضرات میں مقید رکھنے کی وجہ سے ہمارے عقل و ادراک کے قوی بالکل ہٹ گئے؟
 یاد رکھیے کہ جب تک خیالات میں آزاد روی نہ ہوگی اور جب تک کہ وہ زندگی کے حقائق امور اور وقتاً
 سے اپنا تعلق قائم نہ رکھیں گے وہ نتیجہ خیر نہیں ہو سکتے۔ وقت یہ ہو کہ ہر طرح اسکی کوشش
 کی جاتی ہو کہ تمام خوبیاں زمانہ ماضی ہی سے منسوب کی جائیں حال کو تھیر و ذلیل فرض کیا جائے
 اور قوم کے مستقبل کو محض غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے دینیات کو چھوڑ کر دبیات میں
 علوم و فنون میں صنعت و حرفت میں طرز معاشرت میں یہاں تک کہ لباس اور شکل و شباهت
 کی تفصیل میں جدت طرازی کرنا، و راسی طرح گویا اس بات سے انکار کرنا کہ ہر چیز کی تکمیل کا طریقہ
 اب سے ہزار برس پہلے بتایا گیا ہو، بعض لوگوں کے نزدیک سعت اور امر مذموم سمجھا جاتا ہو جب
 کسی قوم کی داغی حالت اس طرح ہر تغیر کے خلاف ہو جائے تو سولے انجاء اور تدریجی اسخطاط
 و زوال کے اس قوم سے اور کچھ امید رکھنا سخت غلطی ہو وہی بزرگان جنگی بیروی کا ہم دعویٰ
 کرتے ہیں ہمیشہ اس بات کے لیے آمادہ و مستعد تھے کہ اگر وہ کسی سے کچھ بھی اخذ کر سکتے ہیں تو
 اسے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ خواہ وہ استاد کسی قوم و ملک کا ہو اس بابے میں دیونانی

رومی - زرتشتی اور چینی میں کوئی فرق و امتیاز نہیں کرتے تھے۔ اس کا نتیجہ ہوا کہ وہ خود جلد ہی تمام دنیا کے استاد ہو گئے۔ اب کیا وقت نہیں ہے کہ ہم زمانے سے اس عالمی گی اور کٹا رہ گئی کو جس میں قوم آجکل گرفتار ہے اور جس سے خطرناک اور مضر نتائج پیدا ہو رہے ہیں اپنے سے دور کرنے کی کوشش کریں اور آوازہ لاسبواللہ ہر فانی انا اللہ ہے پر عمل کریں اور پھر دوبارہ اُسی قوت اخذ اور مادہ تحصیل کو اپنے میں پیدا کر لیں جو اسلام کی اعلیٰ ترقی کے زمانے کے خصائص اولین تھے۔ ارباب فہم اور اصحاب غور و خوص جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نے اسلام کی آزاد خیالی اور وسیع نظری کے جوہر پر بہا کو ضائع کر دیا ہے۔ اور اب جو مسئلہ آپ کے سامنے پیش ہے وہ یہ ہے کہ قوم کے لیے اُسے دوبارہ حاصل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے۔ آزاد خیالی اور وسیع نظری اسلام کا ایک ایسا جود ہے کہ جو اُس سے کسی طرح علیحدہ نہیں کہا جاسکتا اور جس کے بغیر ہم امید نہیں کر سکتے کہ اسلام سے قوم کی حالت کی دستی پر بہت کچھ مدد ملے گی۔ اور نہ ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اسلام کی قوت ماسکے آجکل پورے طور پر اپنا اثر کر رہی ہے۔ ہمارے مذہب کے دشمن بھی اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ اس کی تعلیمات کا میلان زیادہ تر اس پر ہے کہ اسکے پیروان میں ارتباط و اتحاد کو ترقی دے جائے لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام کا اعلان اور اس کی تبلیغ پہلے پہل اہل عرب میں ہوئی تھی اور وہ ایک ایسی قوم تھی کہ جس نے قوم کے خضائل میں خصوصیات قبائل کے علاوہ غایت درجہ کی شخصیت و نفسانیت کا مادہ کہ جو طبعا ہر قسم کی حاشرتی ترقی کا نفیض ہے نہایت محکم طور پر جا کر رہا تھا۔ ہر شخص جس نے تاریخ عالم کا مطالعہ کیا ہے اسلام کی اُس شان و ارمکامیابی کا اعتراف کرے گا جو اُس نے اہل عرب کی اُن ناقص متواتر خصائص کو کئی صدیوں تک مغلوب رکھنے سے حاصل کی تھی بلکہ یہ اسلام کا ایک اہم معجزہ ہے اسکے علاوہ ایشیا اور افریقہ کی اور اقوام کا کہ جو سطوت اسلام کے ماتحت آگئی تھیں قریب قریب ایسا ہی حال ہوا لیکن طاقت جسمانی کی طرح روحانی اور اخلاقی قوی کو بھی متواتر مادہ اور تقویت کی ضرورت ہے ورنہ وہ ایک ایک دن بالکل

نہیں ہو جاتے ہیں۔

اب پھر وہی اصلی شکستگی کے آثار مسلمانوں میں شد و مد کے ساتھ اپنا رنگ جا رہے ہیں پس ایک اور ضروری کام جو آپ کی پوری توجہ کا محتاج ہے یہ ہے کہ آپ مسلمانوں کی اس حالتِ عظیم کے لیے کوئی مناسب علاج تجویز کریں میری رائے میں فقط اُس کی بُرائیاں بیان کرنا کافی نہیں ہے بلکہ آپ کا تجربہ اور معلومات اس بات کے شاید ہوں گے کہ ہندوستان کی موجودہ حالت میں جبکہ یہاں ایک قومی اور باقاعدہ حکومت کا دور دورہ ہے لوگوں میں معاشرت و عصبيت کے خیالات کو رواج دینا ہی اُن کے افعال و اعمال کو متحرک اور یکسو کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ ہے۔

اب میں اُن چند خاص خاص امور کا بیان کروں گا کہ جن کے انصرام میں آپ کو اپنی طاقت و ہمت صرف کرنی ہوگی۔ مذکورہ اعلیٰ کے گزشتہ اجلاس میں اُس کے ایک مقتدر رکن نے علما کی تعداد میں جو سرعت کے ساتھ تنزل ہو رہا ہے اس کا نہایت دردناک خاکہ کھینچا تھا۔ ان کا بیان حقیقت پر مبنی تھا۔ اور ہمارے لیے یہ امر باعث فکر و تشویش ہے۔ پہلے ہم کو اصل حالت کا اندازہ کرنا چاہیے گزشتہ زمانے میں علما کے خاص فرائض محکمہ قضا اور دینیات سے متعلق تھے۔ لیکن ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اب ان کو معاملات سے بالکل سروکار نہیں۔ اور آجکل حکومت کسی خاص مذہب سے علاقہ نہیں رکھتی علیٰ ہذا القیاس آپ یہ بھی امید نہیں کر سکتے کہ لوگ ایسے قانونی امور میں آپ سے مشورہ طلب کریں گے جو عدالتوں کے احاطہ اختیار میں ہیں، بہاری فقہ اب صرف چند ہی شعبوں میں نافذ ہے۔ مثلاً نکاح۔ طلاق۔ ترکہ۔ ہبہ۔ وقف اور وصیت اور اس قسم کے مقدمات میں بھی نظر اس کثرت سے جمع ہو گئے ہیں کہ کسی طرح یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ کوئی قانونی مشدّد کا متلاشی اُن لوگوں کے پاس جائے گا کہ جنہوں نے اننگلو انڈین قانون کا مطالعہ کیا ہو۔ اب علما کا دائرہ عمل صرف امور دینی تک محدود ہے البتہ عبادات کے متعلق اگر کوئی مسئلہ

پیدا ہو گا تو اس میں لوگ ضرور آپ حضرات سے فتویٰ طلب کریں گے لیکن ایسے مواقع جن میں کسی کو خالص نئی مسائل میں فتویٰ طلب کرنے کی ضرورت ہو یا ذرا دہری رہ گئے ہیں میرا تو خیال یہ ہے کہ آپ کو اپنے قیمتی وقت کا بہت کم حصہ دینی مسائل کے جزئیات کے حل کرنے میں صرف کرنے کی ضرورت ہوگی۔ مگر حاشائے میرا اس قول سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اب ہمیں علوم دین و روایات کی حفاظت کے لیے علما کی ضرورت باقی نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں نے ابھی اپنا خیال ظاہر کیا ہے حق یہ ہے کہ قوم کو ہمیشہ علما کی ایک زبردست جماعت کی ضرورت رہیگی اور میں ثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہمارے یہاں ہر زمانے میں اعلیٰ قابلیت اور خصائص حمیدہ رکھنے والے علما نہ رہے تو من حیث القوم ہم کو سخت نقصان پہونچے گا لیکن جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے اسانی سمجھ سکتے ہیں اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہمارے علما سے دین کی بہترین لیاقت اور سعی بجاے اسکے کہ محض پیچیدہ اور دقیق مسائل حل کرنے میں مصرت ہو اس سے زیادہ وسیع اور مفید امور میں کام لے لے اگر وہ چاہتے ہیں کہ وہ قوم کی نگاہ میں اس مرتبہ وارد ہو کر دوبارہ حاصل کر لیں جسے وہ کھو چکے ہیں تو انھیں چاہیے کہ قوم کی معاشرتی حالات کی دستی اور اصلاح میں اور بھی زیادہ کوشش کریں مجھے معاف کیجیے گا اگر میں اس ضمن میں یہ عرض کروں کہ جو حضرات اس پیشہ کو اختیار کرنا چاہتے ہیں انھیں یہ امید نہیں رکھنی چاہیے کہ اور لوگ اپنی حاجتیں ان کے پاس لائیں بلکہ ان کا فرض ہے کہ وہ خود ان کے پاس جائیں اور ان کی ضروریات کی تفتیش کریں جو لوگ قومی رہنما بننے کی متمنی رہتے ہیں ان سے اکثر تشکایت سُنی جاتی ہے کہ لوگ ان کی اصلی قدر و منزلت کا اندازہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں لیکن اگر اس پر محض سرسری نگاہ سے بھی غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خود یہ امر کہ ایک شخص اپنی قوم کا راہبر بننے کی تمنا رکھتا ہے مگر وہ اس کی پیروی نہیں کرتی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یا تو اس شخص میں وہ اوصاف نہیں ہیں جو ایک راہبر قوم میں ہونا ضروری ہیں

اور اس میں اتنی قابلیت نہیں ہو کہ اپنے خیالات قوم کو سمجھا سکے یا ان کی حاجتوں و ضرورتوں کا اندازہ کر سکے گو کہ مسلمانان ہند میں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ مگر وہ اسلام کے نام کے اب بھی دلدادہ ہیں۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اگر علمائے اسلام متفقہ طور پر باقاعدہ اپنے تمام مسائل کو اصلاح معاشرت کے اہم کام میں صرف کریں تو قوم فوراً انھیں اپنا پیشوا اور رہنما تسلیم کر لے گی۔

مدوۃ العلماء نے دارالعلوم قائم کر کے ایک قابل تحسین کام کیا ہے اور سبکی و دادوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی بنا اور قیام صحیح طرز پر ہے۔ اور ہندوستان کے تمام حصوں کے مسلمانوں سے نہایت فیاضانہ امداد کا مستحق ہے۔ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ دارالعلوم تسلیم کرتا ہے کہ عربی زبان کے قواعد کے پیچیدہ اور دقیق مسائل کے ضبط کرنے میں تمام عمر صرف کرنا اور یہ بھولنا کہ ایک مذہبان ہر دور دنیا کی ایک بڑی آبادی میں متعمل ہے۔ انسانی عقل طاقت کی ایک افسوسناک تضییع ہے اور سیر یہ رے ہے کہ منطق اور علم بلاغت کا مطالعہ صرف اس حد تک محدود رکھا جائے کہ جس سے فقہ اور اصول کی کتب کے جملے اور اصطلاحات کے سمجھنے میں مدد مل سکے ان کو اس سے زیادہ اہمیت دینا بیکار ہے۔ یہ دونوں علوم اہل عرب نے اہل یونان اور ارسطو کے عیسائی مقلدین سے اس لیے اخذ کیے تھے کہ علمائے اسلام انھیں کے حربہ سے مذہبی مباحثات میں کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر سکیں لیکن اس قسم کے طول طویل مناظرات دنیا کی نگاہ میں عرصہ سے بے قدر و قیمت ہو چکے ہیں۔ بیسویں صدی کے لوگوں کو صرف وہی لائل پسند آتے ہیں جو عقل عامہ اور حقیقت پر مبنی ہوں۔

آپ کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ گھنڈو کا ایک دارالعلوم تاحی ہندوستان کی ضروریات کو پورا کر گیا۔ آپ کو نہ صرف اس صوبہ میں بلکہ دیگر صوبہ جات میں بھی ایسے باقاعدہ مدارس کی ضرورت ہے کہ جو ان لوگوں کو تعلیم دے سکیں جو اپنے آپ کو مذہب قوم کی خدمت کے لیے وقف کرنا چاہتے ہیں

میں نے دانستہ ان دونوں کا ذکر سنا تھا ہی کیا ہے۔ کیونکہ میں خدمت ملت خدمت دین کبھی جدا نہیں
تصور کر سکتا۔ ہمیں اس بات کو بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ اب وقت نہیں رہا کہ ہندوستان میں طلبہ کی ایک
بڑی تعداد عربی مدارس کی طرف راغب ہوگی۔ بلکہ اگر ہم اس خیال پر عمل کریں تو گویا ہم اپنے
سامعی کو ضائع کریں گے۔ میں تو آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ اپنی کوششوں کو چند خاص ہمت
پر مصروف رکھیں۔

ہمیں ہر عصب و ہنرمند کو کم از کم ایک ایسا مدرسہ چاہیے جہاں دینیات اور تاریخ اسلام کی اعلیٰ
سے اعلیٰ تعلیم دی جاسکے۔ اور ان مختلف علوم و فنون کے متعلق تحقیقات کی جاسکے جن کو عرب۔
اندلس۔ اور افریقہ میں اہل عرب نے اور اہل ایران و روم نے ایران ہندوستان اور دیگر ممالک میں
مشہور و معروف ترقی دی۔ ان ذرائع سے آپ علم کے ان بیش بہا خزانوں کو دنیا کے سامنے پیش
کر سکتے ہیں جو آج کل عربی کے قدیم قلمی نسخوں میں فنون ہنر اور جو تلاش کرنے سے ایشیا یورپ اور افریقہ
کے کتب خانوں میں مل سکتے ہیں۔ علامہ شبلی مرحوم نے ایک نہایت عمدہ مثال قائم کی ہے اور
اس صیغہ میں قابل قدر کام کیا ہے۔ اس قسم کا مدرسہ جیسا کہ میں تجویز کر رہا ہوں ان لائق فائق داعیان
اسلام کو پیدا کرنے میں مفید ہو سکتا ہے کہ جو ان قومی مسائل کو حل کرنے میں ہم کو مدد دے سکتے ہیں
جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی امید ہے کہ ان مدارس میں دینیات ادبیات
کے ایسے علماء ہوں گے جو ان مضامین اور علم اصول پر لکچر دیا کریں گے۔ ان سے فقہانوں کے
اگر ایجوٹیو کو کبھی قانون اسلامی کے علم کی تکمیل میں مدد ملے گی۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ ان میں سے
بعض اساتذہ قانون اسلام کے مسائل پر عدالتوں کے فیصلہ جات سے ضرور واقف ماہر ہوں گے
ان مدارس یا ادارہ علوم کا ایک ضروری کام یہ ہو گا کہ ادبیات عربی و فارسی کی جدید و پیش قیمت کتابوں
اور زبان میں اضافہ کرے۔ ان مدارس کو ایسے علماء پیدا کرنے چاہئیں جو مقبول عالم کتب کے دیکھے تمام

ملک میں مفید معلومات کی اشاعت کر سکیں ہر شخص جو ہندوستان کی تعلیم سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہو جس
 کتا ہو کہ زبان اردو میں اس نوع کے تعلیمی سائل کس قدر کم ہیں مزید برآں ان مدارس کے ایک خاص شعبہ کا
 کام یہ ہو گا کہ وہ لائق و عظیمین پیدا کرے۔ یہیں پر جوش اور سرگرم اعیان اسلام کی سخت ضرورت ہو۔
 ہندوستان کی مسلم اور غیر مسلم آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسے داعظون کے وعظ سے بہت کچھ روحانی
 فائدہ حاصل کر چکا۔ علما کے اس جلسے کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کی آبادی کا ایک
 بڑا حصہ نہایت پستی کی حالت میں ہو اور نہیچ ذات کے نام سے پکارا جاتا ہو۔ گو کہ وہ تمام ملک
 میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن اس صوبہ میں ان کی تعداد کثرت سے ہو۔ ان میں عیسائی مشنری نہایت
 مفید کام کر رہی ہو مفید اس لحاظ سے نہیں کہ ان کے مذہب کی توسیع ہوتی ہو۔ بلکہ اس لحاظ سے
 کہ ان غریبوں کی تعلیمی و تمدنی ترقی ہو جاتی ہو۔ تعلیم یافتہ ہندوؤں نے بھی ان طبقوں کی اصلاح
 حال کے لیے متعدد انجمنیں قائم کی ہیں۔ ہماری قوم اور بالخصوص علماء پر یہ الزام عائد ہو سکتا ہو
 کہ انھوں نے رفاه انسانی کے اس وسیع کام میں حصہ نہیں لیا۔

ہمارے اس صوبہ میں کئی مدارس اور کثیر التعداد مدارس ہیں۔ زیادہ تر کتاب الما باریں
 واقع ہیں۔ سررشتہ تعلیم مدراس کے ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق اس صوبہ کی خاص اسلامی اڑس
 کی تعداد ۱۵۰۱۹۰۱۹ تھی۔ اور سال گزشتہ میں ۱۳۱۹۱۱ طالب علم ان میں تعلیم پا رہے تھے
 علاوہ اس کے لڑکیوں کے لیے عام ابتدائی مدراس کی تعداد ۱۶۷۷ تھی جن میں ۱۹۱۲ لڑکیاں تعلیم
 پاتی تھیں۔ ۷۲۳ لڑکے عربی فارسی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے تھے ۱۷۳۳ لڑکے اور ۲۳۳۵
 لڑکیاں خانگی ابتدائی مدراس میں قرآن شریف پڑھتی تھیں۔ جہانگ میں معلوم ہوا ہو اس موخر الذکر
 نوع کے مدراس کی تعداد ڈاکٹر کی بتائی ہوئی تعداد سے بہت کچھ زیادہ ہو۔ میں نے سنا ہو کہ صرف
 بالابا میں اس قسم کے ابتدائی مدراس چار ہزار سے کم نہیں ہیں۔ وہاں کے مسلمان باشندے پلاکات میں

جہنیت ایک جماعت کے وہ نہایت پختہ مسلمان ہیں یہاں تک کہ یہ گمان کیا جاتا ہے کہ گاہ بگاہ ان کا مذہبی جوش اپنی حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ وہ قوت عمل اور بہت وجہات کے اوصاف سے موصوف ہیں۔ یہ خیال ہے کہ اگر ان کی صحیح تربیت کی جائے تو وہ قوم کی طاقت اور عرب و اب بڑھانے میں بہت کارآمد ثابت ہوں گے۔ ان کے مذہبی علما ناگل کہلاتے ہیں۔ اگر ہمارے روشن خیال علمائے روالہ بطور کاملین تو یہ نہایت مناسب اور مفید ہو گا۔ دیوڑ کا مدرسہ باقیات الصالحات اس صوبہ کے بہترین مدارس عربیہ میں سے ہے اور جن جن کے نام مجھے معلوم ہوئے ہیں مدرسہ لطیفیہ دیوڑ مدرسہ حمیدیہ رائی پٹھہ مدراس۔ مدرسہ معدن العلوم و انیم باڈی اور مدرسہ عربیہ تناولی ہیں۔ یہ ان مدارس کے منتظمین کا کام ہے کہ وہ اس پر غور کریں کہ ان کے درجے اور اہمیت بڑھانے کے عمدہ ترین ذرائع کیا ہیں۔ یہ خیال ہے کہ اگر تمام امور کو صحیح طور پر گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو گورنمنٹ بھی ان عربی مدارس کی بہت کچھ مدد کرے گی۔ لیکن یہ بتانا آپ کا کام ہے کہ ایسے عطیات کے لیے جو شرائط مقرر ہیں وہ کیسے پورے کیے جاسکتے ہیں۔ باقی رہے مکتب ان کے متعلق بھی آپ کو غور کرنا چاہیے کہ ہمارے لیے ان کا سرکاری ابتدائی مدارس سے علیحدہ رکھنا کہاں تک مناسب ہے۔ اور کیا یہ اچھا نہ ہو گا بشرط امکان ان کو سرکاری قواعد و ضروریات کے ماتحت کر دیا جائے۔

میں نے آپ کے سامنے ان ضروری مسائل کا ایک مختصر خاکہ کھینچ دیا ہے کہ جس کی مدد و اعلا کے اس اجلاس کے دوران میں آپ کی توجہ صرف ہونی چاہیے مگر ان کے متعلق مناسب تجاویز کرتا ہوں کہ آپ کا کام ہے مسلسل اور باضابطہ کام اور سرکاری اہم ضروریات میں سے ہے لکھنؤ کے دارالعلوم کو اس طرز کے مدرسہ کلیہ کے درجے تک ترقی دینا چاہیے کہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے اور پھر اُس صنف کا ایک مدرسہ آپ کو مدراس میں بھی قائم کرنا چاہیے۔ علاوہ اس کے جو مکتب موجود ہیں ان کو اچھے اصول پر چلانا اور ان کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہیے۔ مذکورہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لیے اس صوبہ میں

ایک فنڈ قائم کیا جائے جسکو "اشاعت اسلام فنڈ" یا کسی اور مناسب نام سے موسوم کیا جائے۔ اس جلسے کے سرکردہ متمنون نے مجھے یقین دلایا تھا کہ وہ اس موقع پر ایک ایسے کام کی بنا ڈالیں گے جو مستقل اور پائدار ہو گا۔ اُس وقت سے قبل کا ذکر ہے کہ جب مجھے کمیٹی کی صدرات سے متنازع کیا گیا ہو۔ میں نے اس صوبہ کے مسلمانوں کو ایفائے وعدہ میں کبھی صحت نہیں پایا۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایک ایسے معاملے میں جو ان کو دل سے عزیز ہے ہماری امیدوں کو نہایت فرخ دہی سے پورا کریں گے۔

حضرات امین نے آپ کا بہت سا وقت صرف کیا۔ اور میں نے ایسے امور پر بحث کی ہے کہ جو شاید ایک استقبالیہ کمیٹی کے صدر کے فرائض میں شامل نہیں ہیں۔ اس کی ایک جہت تو دوستوں کا یہ اصرار تھا کہ میں اُن بعض امور پر جو اس اجلاس میں پیش ہونے والے ہیں اپنی رائے بھی ظاہر کروں اور دوسرے سبب یہ تھا کہ مجھے خود بھی ان امور میں دلچسپی ہے جو قوم کے معاملات میں نہایت اہم ہیں۔ میں دوبارہ مسلمانانِ راس کی جانب سے اُن ممتاز حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس اجلاس میں شریک ہونے کے لیے دور دراز مقامات سے تشریف لائے ہیں اور ہماری تمنا ہے کہ وہ دورانِ قیام میں آرام و آسائش سے رہ کر اس صوبہ کے متعلق ایسے خیالات لے جائیں جو یہاں کی خوشگوار یادگار ہو سکیں۔ آخر میں میری دعا ہے کہ آپ کی سعی مشکور ہو اور خدا کی برکتیں ہماری اُن کامدوائیوں کے شامل حال ہیں جو اب سفرِ حج ہونے والی ہیں۔

بخت خواب آلود و ابیداری خواہد مگر زانکہ زو بر ویدہ آب از روی رخشان شما
آنریبل جسٹس عبدالرحیم کے خطبہ افتتاحیہ کے بعد جناب مولانا عبدالحسین صاحب صدر
کی تحریک پیش کرنے کے لیے اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔ ایک ایسے جلسہ میں جس میں
ہندوستان کے مشاہیر علماء و مشائخ شریک ہیں کسی تحریک کے لیے آپ لوگوں کے سامنے میرا نام نہ
لے سکتا لیکن بصدقِ لام فوق الادب مجبوراً آنا پڑا، میں اس وقت آپ کے سامنے جو تحریک پیش کرنے کے لیے

آیا ہوں اس میں ایک پہلو بیچ کا ہو اور ایک خوشی کا بیچ اس کا کلاس مجلس کے صدر و تحقیقے لانا
محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی تھے لیکن ہماری قیمتی سے جناب ممدوح علیل ہو گئے اور
 شرکت سے عذر فرمایا۔ اور خوشی کا سبب یہ کہ جب مسئلہ سبکدوشی میں پیش ہوا تو ایک ایسے بزرگ کا
 نام تجویز کیا گیا جن کا نام زبان سے لینا میرے رتبہ و منزلت سے باہر ہو لیکن چونکہ میں اس مسئلہ کی تحریک
 کے لیے کھڑا ہوا ہوں اس لیے مجبوراً نام لیتا ہوں یعنی وہ محترم بزرگ جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب
 پھلواڑی ہیں، آپ حضرات سے جناب ممدوح کا تقارن کرانے کی حاجت نہیں۔ ہمارے اکثر بزرگان بزرگ
 آپ کے مرید ہیں اور عام طور پر لوگ حضرت سے واقف ہیں اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ جناب ممدوح کی
 صدارت اجلاس ندوۃ العلماء کے لیے خصوصیت سے مفید و مبارک ہوگی۔

اس کے بعد جناب مولوی عبدالمداح صاحب محافظ حجاج (بہمنی) نے اس کی تائید فرمائی
 اور باتفاق حاضرین جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب صدر قرار پائے، اور جناب ممدوح نے
 حسب ذیل خطبہ صدارت پڑھ کر مستایا۔

خطبہ صدارت

جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب

قادر حقیقی متع اللہ المسلمین بطول بعثتہ

(صدر انجمن)

اللہم صل علی محمد و آل محمد و باریک وسلم

حضرات! یہ میرا پہنچاؤن و فہم ہو کہ میں صدارت اجلاس ندوۃ العلماء کی کرسی پر بیٹھا ہوں

دو سال تو لگاتار لوگوں نے مجھے صدر بنایا۔ لکھنؤ میں میں ہی صدر نشین تھا پونا میں میں نے ہی صدر
کی اور اس کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پایا کہ پھر کج بھی مجھے مجبور کیا گیا۔

صاحبو! ہر چند میں اس سے بہت بھاگتا ہوں اور ہر سال معذرت کرتا ہوں کہ سیر قوی
مکرور ہو گئے ہیں اب پہلے جیسا دل و دماغ نہیں پری اور ناتوانی نے بالکل نحیف و لاغر کر دیا۔ مگر نہ جانے
اندوۃ اعلیٰ کو مجھ سے کیسا لگا ہو اور اُس کے کیسے پُر زور جذبات ہیں کہ کشان کشان مجھے کھینچ لیتے
ہیں اور اس بار گران کا مجھے بوقت تھل مہنا پڑتا ہے۔ اس سال میں بہت خوش تھا کہ مجھے صدارت
جیسے عظیم الشان بار گران سے سبک دینی حاصل ہو گئی ہے کیونکہ اس جلسہ کے صدر میرے عزیز
دوست مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیک پور مقرر ہو چکے تھے جو ایک دلنمد
اہل علم ہیں اور ہمیشہ علمی خدمت کرتے رہے ہیں۔ مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ اپنی
مکرور کرنے والی علالت کے باعث جلسہ کی شرکت نہ کر سکے اور پھر مجھے قوم کی دی ہوئی اُس عزت کو
قبول کرنا پڑا جس کا میں حقیقتہً قابل نہیں اور اپنی پیری کی وجہ سے ہمیشہ جس سے بھاگتا رہا اس سال
بھی جب ایک بڑی جماعت نے مجھے صدر ہونے کے لیے کہا تو میں نے اس کے لیے سخت معذرت
پیش کی تھی۔ مگر کسی کو کیا معلوم کہ اس کو کیا منظور ہوتا ہے آخر وہی ہوا جو ہونے والا تھا

فرحینا بقضاء اللہ دھوا انھو المولیٰ ونعم النصیر

حضرات اندوۃ اعلیٰ کا یہ سالانہ جلسہ یہاں دوبارہ ہر سارہ برس کے بعد اس اندوۃ اعلیٰ کو
پھر یہاں کشان کشان آنا پڑا پھر اپنے مرکز (لکھنؤ) کے کسی شہر میں اس مجلس کو دوبارہ رونق افزوی
کی نوبت نہیں آئی آخر یہ کیوں؟ اس کے لیے تھوڑی تفصیل درکار ہے۔

حضرات اسلامی بارہویں صدی سے تیرہویں صدی تک یہ شہر (مراس) مشرقی علوم
کا مرکز رہا ہے مگر بعد ازاں قرا کاہ ناہستی فاضل و محقق و علامہ ہر اسی کرناٹک کے باشندے اسی شہر میں

جلوہ افروز تھے ان کی تالیف و تصنیف انھیں کے زمانے میں شہر و آفاق ہوئی اور ان کی علامت درس میں دور دراز سے لوگ یہاں آیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا سید عبدالقادر فخری فخر الحقین اسی شہر کے عزت نشین تھے۔

حضرت ملک العلماء مولانا عبد العالی بھرا العلوم لکھنوی یہاں آکر مقیم ہوئے اور انھوں نے فاس بھرجنوبی کے کنارے علم کا دریا بہا دیا۔

پھر فضل محقق قاضی ارتضاعلی خان گویا موسیٰ کی جلوہ افروزی نے اس شہر کو اور بھی دینت بخشی۔

مولوی محمد سلیم صاحب عالم متبحر اسی سرزمین کے علمی باغ کے گل سرسبد تھے۔ مفتی بد الدول کا خاندان اپنی ثقاہت و تجربہ و حدیث و وصیت نظر میں لیتا ہے روزگار تھا اور ہنوز اس مقدس دودمان کے علمی آئنا کچھ نہ کچھ موجود ہیں۔

اور وہ مقدس خاندان جو اس جنوبی ہند میں روشنی چراغ تھا جس کی روشنی دور دراز ملکوں تک پہنچتی تھی وہ اس علاقہ مدراس کے شہر ویلور کا لطیفہ قطبیہ خاندان ہے۔

اس مقدس دودمان کے بہترین اور روشن یادگار یہاں سے شمس العلماء شاہ عبداللطیف صاحب سجادہ نشین زینت بخش مجلس ہیں۔

حضرات امیر خیال ہو کہ لکھنؤ اور دہلی کے بعد پچھلے دور میں علی جوہر اہل کی بازش صکر اسی شہر مدراس میں ہوئی اب آپ ہی حضرات انصاف فرمائیں کہ جب اس قدر روحانی جذبات اور علمی شمش ہوں تو پھر مذہب و اعتماد و باہر کیونکہ یہاں نہیں آتا بالخصوص ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ بھرا العلوم تو لکھنوی ہیں اور ندوہ کا ہیڈ کوارٹر بھی لکھنؤ ہی پھر ان کے علمی جذبات کیونکر زمین یہاں نہلاتے اور وہ اہل مدراس سے ندوہ کی کیونکر سفارش نہ کرتے پس گویا وہ فراموش ہیں

هو املست ماگردته يتضرع

حضرات! مدراس انگریزی ابتدائی شہر جو اور انگریز علم و دست و علم پر وہیں ہیں اس شہر کی بنیاد کے ساتھ اس کا نام ہی مدراس شہور ہو اعربی نظریہ کے قاعدے سے اس کا مادہ درس ہو۔ پس پڑھنے پڑھانے کا ہمیشہ بیان چرچا ہونا چاہیے، پھر زندہ بار بار بیان کیونکر نہ آئے کسی نے کیا خوب کہا ہر شہر

لب شیرین کی چاٹ پرائن کے آشنایا بار بار آتے ہیں

تصویر کا دوسرا رخ

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے مدراس کی اعلیٰ ترقی اور مرکز علمی کو یاد دلایا مگر یہ بتائیے کہ موجودہ رفتار کیسی ہے، اور بیان کے مسلمانوں کی دینی زندگی کی کیا حالت ہے؟

اس کا جواب میں نہایت ہی دردناک لمحہ میں دیتا ہوں کہ وجودہ زمانے میں دینی زندگی تعلیم بیان کی نہایت ہی افسوسناک ہے دینی تعلیم کے متعلق یوں انقلاب ہوا کہ جو بزرگانِ کامل و مکمل تھے جب وہ گورنمنٹ شریف لے گئے تو اپنا فضل و کمال بھی اپنے ساتھ لیتے گئے اور کوئی ان کا ایسا بہتر جانشین ہو اجوزمانے کے رخ کو دیکھ کر چلتا الا ماشاء اللہ

اگلے علمایہ میدان میں تنگ خیال تھے جس فن کی جیسی ضرورت ہوتی نصاب تعلیم میں داخل کرتے مولانا حیدر علی بھر العلوم ہی کو دیکھ کر کرناٹک کے قدیم عربی درس پر فلسفہ و معقولات کا کس قدر آپ نے اضافہ کیا۔

اسی طرح ہر عالم مستعمر و مفسدہ علوم کو رولج و دیار ہاگرفتہ رفتہ تنگ نظری و تنہب نے ایک ایسے حد پر لا کر ان کو کھڑا کر دیا کہ اس سے انھوں نے ایک قدم بھی آگے بڑھنا چاہا جس سے

علم و فن کی وہ وسوسہ پس قبل ضرورت تھی اب ترقی علوم کے زمانے میں بھی اسکو وہ کافی سمجھنے لگے
 بریانی، فرغفر کے مضمون کرنے کے لیے وہ سرکہ و آب شورہ کو کافی سمجھتے تھے اور واقعی وہ اس کے لیے
 کافی تھا مگر اب جب بیفت و مشن کا زمانہ آیا تو اس کے مضمون کے لیے سوڈا آئس اور سفورک ایسڈ سے
 کام لینا چاہیے تھا مگر وہ رفتار قدیم کی طرح عرق انفعار پر ٹٹے سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں تک کام
 دے گا ہمارے گذشتہ علوم گذشتہ زمانے میں اتنے مفید تھے کہ غیر اقوام بھی اس کی قدر دانی پر مجبور تھیں
 پس اسی علم کے ذریعہ سے ہم بدلے انگریزی زمانے میں سررشتہ دار و پیشکار قاضی مفتی و نصرت صدر اعلیٰ
 و صدر الصدور ہوتے تھے مگر اب علم نے ایک دوسرا ہی لباس بدلادیا اور زمین آسمان کا رنگ ہی دوسرا ہو گیا
 مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صدر اور شمس بان زندہ شرح مقاصد و امور عامہ اب بھی ہم کو ان خاص معزز عہدوں کی
 مستحق کر سکتی ہیں ع

این خیال است محال است و جنون

اس مدراس کے قاضی القضاۃ ایک زمانے میں قاضی ارتضا علی خان تھے اب اس جگہ پر
 اپنی زور و آواز تقدیر سے اگر کوئی مسلمان ہو بھی تو مسٹر جسٹس عبدالرحیم ہو سکتے ہیں مذکورہ دوست کو
 محی الدین صاحب چیدہ۔

لے کاش اس قدیم عہد حکومت میں اگر انگریزی زبان ان کو بھی سکھانے کی طرح سے
 اپنے مدرسوں میں ہم داخل کیے ہوتے اور مغربی جدید علوم کو مشرقی کمال میں ڈھال لیتے تو یہ دنیا
 نہ دیکھنا پڑتا اور اپنے اعزاز قومی کو نہ کھوتے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

تِلْكَ الْآيَاتُ نَدَادُ لَهَا بَيْنَ النَّاسِ -

پس ایک زمانے میں فضل ادب تہذیب و حانیت مذہب رسالت رب کا آفتاب شرق ہی سے

طلوع ہوتا تھا اور یہاں سے علم و فضل و ہنر کے استفادہ پر اہل مغرب مجبور تھے گزرنے نے دوسرا لٹا کھایا
یعنی علوم و فنون حکمت و سائنس کا آفتاب مغرب سے طلوع ہو کر نکل گسری کرنے لگا تو کیا وجہ ہو کہ ہم
اہل مشرق اس سے مستفید نہوں اور اپنے تعصب کی ہٹ ہری پر ڈٹے رہیں بالخصوص ہم مسلمانوں
کو تو یہ ارشاد ہوا کہ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

پس نعمت مغربی و مشرقی سب خدا ہی کی ہو کیا مغرب میں ہمارے خدا کی قدرت نہیں؟ کیا وہ ان کوئی
دوسرا خدا ہو؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ۔۔۔

دَبَّ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا

پس علوم قدیمہ یون یا جدیدہ فلسفہ قدیمہ یو یا جدید اپنے اپنے موقع پر سب خدا ہی کی نعمت ہو اس سے
ضرور فائدہ اٹھاؤ اور ان علوم کے ذریعے سے علام الغیوم کو پہچاننا اور حکمتوں سے حکیم مطلق کو جاننا
مِنْ نِّزْلِ الْحِكْمَةِ فَقَدْ آتَتْهُ خَيْرًا كَثِيرًا

ہمارے اگلے علما امام غزالی و امام رازی وغیرہ نے فلسفہ قدیم سے واقف ہو کر کتنا فائدہ اٹھایا
اور شریعت کو کیا کچھ مستحکم کیا اصول فلسفہ سے اور انھیں کے مسلمات سے تمام عجائب و خدشات کو دور
و دفع کیا جس کی قبولیت میں کسی غیر قوم کو اند کے بھی تامل نہ رہا چنگیز خان اور ہلاکو نے اسلامی دنیا کو
تہوہلہ کر دیا اور سلطنت و حکومت ان کی چھین لی مال و زر و زمین سب کچھ لے لی مگر علمی جواہر اچھٹ نہیں
مخون تھے انھیں نیکال سکاپس ہر سلطنت ہر حیز میں مسلمانوں کی محتاج رہی بالخصوص طبابت
حکمت فلسفہ ہیات نجوم وغیرہ میں اس لیے کہ ان علوم میں تمام دنیا میں کوئی ان کا ہمسر تھا پاک
روحانیت و دلی جذبات انھیں کے پاس تھے پس سلطنت کو ضرور ہوا کہ وہ ان کی طرف مائل ہو پھر
رفتہ رفتہ اس کو اسلام قبول ہی کرنا پڑا اور فاتح نے مفتوح کے مذہب کو اختیار کیا شاید دنیا میں اس کی

دوسری نظیر نہو گی۔

حضرات! مغربی علوم سے بعض مقدس لوگوں نے یوں بھی کٹا رکشی کی کہ مغربی علوم کے ساتھ کہیں مغربی طرز معاشرت بھی نہ آجائے، اور جبہ و عمامہ کفشی کی جگہ پیس شنگافٹہ کر دے جسے کوٹ کہتے ہیں اور بے ازار بند کا پانچامہ جسے پتلون بولتے ہیں اور ایک نیم ذراع کی ٹوپی جسے ہیٹ کہتے ہیں اور نعل اسود جسے بوٹ کہتے ہیں پہننا نہ پڑے، اور خالصتاً دھرم و فتنہ و فساد کی بجائے دنیاوی بین کہتا ہوں کہ یہ کس قدر کمزوری تھی، کیا جب ہم نے یونانی فلسفہ و علوم و فنون اخذ کیا تھا تو یونانی طرز معاشرت بھی اختیار کی تھی، نہ اب و کباب کے بھی عادی ہو گئے تھے؟ ہرگز نہیں، پھر آج ایسے چھوٹی سمونی کیوں بن گئے۔

حضرات! میں ان ملاؤں میں ہوں کہ بار بار ہر ستمبر کو کچکا ہوں کہ اسلام طرز معاشرت لباس و پوشاک میں نہیں اٹکا ہوا ہر ع

در ویش صفت با شش کلام تتری دار

مگر آج آپ لوگوں کو ایک فنی پڑھ کر سنا تا ہوں جو میرے خیال میں نہایت ہی قابل قدر ہو اور اب میں بھی کہتا ہوں علیہ الفتویٰ خاطر جمع ہے وہ کسی عبا پوش مولوی کا فتویٰ نہیں ہے کہ شیم شیم کی صدا بلند ہو بلکہ ایک لائق و فائق گراؤ پوٹ و عزت و عہدہ دار کا فتویٰ ہے یعنی میرے مخلص دوست مسٹر حیدری بی اے ہوم سکرٹری سرکار اصفیہ نظام دکن کا فتویٰ ہے اور مدلل باقوال فتوائے زمانہ ہے وہ اپنی تقریر صدارت انبیا ٹی میں فرماتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ مغرب کے تمام مادی فوائد کو حاصل کریں لیکن اسکے ساتھ میں بھی چاہتا ہوں کہ آپ اپنے مذہب اپنے لباس اور اپنی صنعت کو قائم رکھیں، میں سٹرلین ہرن کی پُر طفت کتاب "اوٹ آف دی ایٹ" میں سے چند جملے سنا تا ہوں جو اس نے اس کے متعلق لکھے ہیں وہ لکھتا ہے کہ

جو کچھ اُس نے (جاپان نے) کیا ہوا اور کر رہا ہو اس کے گلشن کے لیے دفتر چاہیے مگر اس قدر کہنا کافی ہو کہ اس نے ہماری صنعت و دستکاری ہمارے علمی سائنس ہمارے اقتصادی مالی اور قانونی تجربات میں سے بہترین حصہ انتخاب اور اختیار کیا ہے اور ہر صورت میں اعلیٰ نتائج حاصل کیے ہیں اور ہمیشہ ہمارے دستکار حصہ کو اپنی ضروریات کے مطابق نئی صورت میں ڈھال لیا ہے لیکن اُس نے ہمارے مغربی لباس مغرب کی معاشرتی عادات میں مغربی فن تعمیر یا مغربی مذہب اختیار نہیں کیا، کیونکہ ان کے داخل ہونے سے اسکی قوت بجا سے بڑھنے کے ضعیف ہو جاتی ہے لباس کے متعلق وہ کہتا ہے کہ غیر ملکی لباس جاپانی عہد اور فن اختیار کیا ہے لیکن وہ اسے صرف دفتر کے اوقات میں مغربی طرز کی عمارتوں میں پہنتے ہیں جہاں جدید زمانے کی میزبوں کر سیاں موجود ہیں ایک بار ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ جاپانی نے میرے ایک دوست سے کہا کہ ہم نے مغربی لباس صرف عارضی طور پر اختیار کیا ہے جیسے بعض جانور اپنی حفاظت کی غرض سے بعض موسموں میں خاص رنگ اختیار کر لیتے ہیں، میں خاص طور سے اپنے لباس اور عادات پر ثابت قدم رہنے کے لیے زور دیتا ہوں کہ اس میں زیادہ کفایت شعاری ہے اور بڑی بات یہ کہ اپنے لباس اور عادات پر قائم رہنے سے ہم حقیقت اپنی سوسائٹی کے لیے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں اور سچا اصرار ہے پھر اپنی قوت اور روپیوں کو اچھے کاموں میں لگا سکتے ہیں میں اس موقع پر یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس طریق سے ہم صرف اسراف سے بچتے ہیں بلکہ ہمارے اخلاق بھی بُرے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں جو لوگ محض نقالی کے طور پر دوسروں کی معاشرت اختیار کر لیتے ہیں ان کے اخلاق و اطوار پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے اور تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ انھیں اپنی قوم و ملک سے ایک اجنبیت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس فتویٰ کو سنانے کے بعد میں عرض کروں گا:-

فاعتبروا یا کوا ایجو ٹیس و یا اسٹوڈنٹس

نصیحت گویش کن مشرکاز زبان دوست تر دارد جو ان نیک اسٹوڈنٹس پسند پیر ملار

حضرات! میں کہان سے کہان چلا گیا اب پھر لوٹا ہوں اور مختصر یوں عرض کروں گا کہ مسلمانان
 مدراس کے قنزل کے اسباب وہی تو بہات ہیں جو عموماً ہر حصہ ہندوستان کے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ
 وہ لوگ کچھ سنبھلے اور سنبھل رہے ہیں اور یہ ابھی فی طفیانہم یعصمہوان میں ابھی بہت کم احساس ہو رہا ہے
 زمانے کی پُر زور طاقت سے کوئی لڑ نہیں سکتا ع

زمانہ باتوں ساز و تو بازمانہ ساز

جب یہ لوگ ایک پُر زور طاقت سے لڑ گئے اور مغربی علوم سے متغیر رہے تو مشرقی علوم بھی
 گویا ان سے کھو گئے اس علاقہ مدراس میں ابتدائی مکاتب کے سوا عربی کے کئی مدرسے ہیں اس شہر
 میں ایک جناب قاضی صاحب کے یہاں بھی قدیم وضع کا درس ہو اور شہر کے کناے جناب جمال محی الدین
 صاحب کا ایک رسہ ہے جس کی سعادت نہایت ہی پُرخیز ہے پھر دیور کے دو مدرسے ہیں، ان میں انی
 وضع کی تعلیم اچھی طرح سے ہوتی ہے اور باقیات الصالحات کی فیاضی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس طرح
 اور بھی مدرسوں کی جگھے خبر ہو۔

مگر معاف فرمائیے کہ کسی مدرسے میں اشاعت اسلام کا کام نہیں سکھایا جاتا اور اس کی سخت
 ضرورت ہے۔

علم کلام کی جدید روش ابھی کہیں بھی پیدا نہ ہوئی جس کی اس دقت مسلمانوں کو سخت
 ضرورت ہے۔

عربی زبان ذاتی اس وضع کی اس میں تقریر و تحریر کر سکیں عربی اخباروں میں اپنا منشا ظاہر کریں
 اس کی طرف توجہ نہیں ہو اگر یہ حضرات تھوڑی توجہ فرمائیں تو سب کام آسانی ہو سکتا ہے۔

یہاں مدراس میں دنیوی تعلیم کی کیا حالت ہے وہ بھی نہایت ہی مایوسی بخش ہے میرے
 دوست مشرعی نے اس پر مبسوط لکچر دیا ہے۔ اس لیے میں اس وقت اس پر تقریر نہ کروں گا۔

حضرات! ہم شمالی ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی غفلتوں کا احساس ہوا اور طلبی
 مافات کے لیے علم کا ایک مشورہ گاہ قرار پایا جس کو ندوۃ العلماء کہتے ہیں اور اتفاق رہے یہ امر طریبا کر
 موجودہ نصاب تعلیم کی تھیوری بدلنا چاہیے مگر ہم بوڑھوں کی پرانی مشق کا چھوٹنا اور جدید طرز پر آنا
 ایک امر حال سمجھی گیا اس لیے ایک دارالعلوم کی ضرورت پڑی کہ جس کے ذریعے سے نئے پورے نکالے
 جائیں اور حسبِ نشانہ و مراد ہمارے وہ بار آور ہوں اور پھولیں بھلیں اور ملک طلت کو فائدہ پہنچیں
 یہ وہی دارالعلوم ندوۃ العلماء ہے جس کے چند فرزند آپ کے سامنے موجود ہیں۔ اس دارالعلوم میں
 چار خیر اہم مقاصد ہیں۔

(۱) مغربی علوم کو مشرقی جامہ پہنانا۔

(۲) عربی لٹریچر کو اعلیٰ پایے پر پہنچانا جس سے عربی زبان میں اپنی دینی بان کی طرح
 سے کھینچ پڑھنے کی قدرت ہو اور قرآن و حدیث کو تحقیقاً نہ طور سے سمجھنے لگیں۔

(۳) جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی جائے تاکہ اسلام پر جو بیرونی حمل ہو اس کو بخوبی دیکھ سکیں۔

(۴) تاریخ و سیر اور اپنے بزرگوں کے کارنامے سے آگاہی۔

میں ہر ایک مقصد پر اور ضرورت پر کافی بحث کر سکتا ہوں مگر قلت کی محنت کرتا ہوں ع
 این زمان بگذارتا وقتے دگر

معد اکھ کچھ عرض کئے دیتا ہوں۔

(۱) مغربی اور مشرقی علوم کے ایٹلاف کی ضرورت سیری تمیدی تقریر میں موجود ہے۔

(۲) اب عربی لٹریچر کی ضرورت کو سننے ایک منٹ سے ہندوستان میں علم معقولات کا وہ

غفلت بلند ہوا کہ لوگوں نے عربیت کی طرف توجہ کم کر دی عالم و فاضل ہو جاتے ہیں مگر چارے طرح عربی لکھنا
 اور بولنا ان کو نہیں آتا مگر قال اقول اور کان یکون کے مصرعے عربی اخبارات اگر پڑھنا چاہیں تو

اس کی سمجھ سے قاصر اب عربی کی زبان کے مختلف انداز ہو گئے ہیں بولنے چالنے کی اور زبان پر۔
 کھنے پڑھنے کی اور زبان پر اخبار کے آڈیکلون کی اور زبان پر نقطہ کتابی عربی اور تاریخی تھیوری اور
 مقامات حریری کا پڑھا ہوا آدمی ان نئے اندازوں پر قادر نہیں ہو سکتا علاوہ ازیں یورپ کے
 اصطلاحات اور ان کے طرز معاشرت کے خلط ملط سے عربی زبان میں نئے الفاظ و محاورات کا ذخیرہ
 جمع ہو گیا پس بہین ضرور ہو کہ تبادلہ خیالات کے لیے تمام عربی شعبوں سے واقفیت ہو اور خدا کے فضل
 سے ہمارے دارالعلوم کو اس مقصد میں کامیابی ہوئی اور امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے اسے ابتداء
 دارالعلوم نے تکلف عربی زبان میں وعظ کر سکتے ہیں، لیکچر دے سکتے ہیں اور نظم و نثر میں بہت اچھی طرح سے
 وہ مہارت رکھتے ہیں اس وقت بھی اگر آپ چاہیں تو ہم نوذہ پیش کر سکتے ہیں۔

جدید علم کلام

حضرات ۹ اسلام وہ مدلل و مبہن مذہب ہو جسکو عقل سلیم بہت جلد قبول کر سکتی ہے مگر
 دیگر مذاہب کے کہ ان کو تاویلات کے ساتھ بھی اپنی بے عقلی کا اقرار کرنا پڑتا ہے اسلئے اسلام نے کبھی کسی
 مذہب و اہل مذہب کو منہ نہیں لگایا کیا تالیث والے توحید کے مقابل میں پانچ سنت بھی ٹھہر سکتے ہیں
 ایک صاف و باغ میں نکتہ توحید کے سوا ایک تالیث غیر متساوی لا اضلاع خدا کی ساسکتی ہے لا اولاد و لا
 علی ہذا القیاس بچھتر کروڑ معبودوں کے ماننے والے کیا ایک ذات واحد کی پرستش
 کرنے والوں کے مباحثہ میں ٹھہر سکتے ہیں لا اولاد و لا اولاد۔

اسی لیے ہمارے اسلام نے ان کو قابل خطاب نہ سمجھا ہاں اگر اسلام کے مقابلے
 میں اپنے پروردگار کے لشکر لے کر کوئی سامنے آکر کھڑا ہو تو وہ فلسفہ و سائنس پر پس اسی لیے
 ہمارے حکماء اسلام اس کے دوش بدوش ہوئے اور کبھی اس کے زیر کرنے کی فکر سے غافل نہ رہے

حسنہ امام غزالی اور امام رازی کے تصانیف پڑھے ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں نے فلسفہ پر کیسا معقول قبضہ کیا اور اس کو اپنا بنالیا پھر کوئی وجہ نہیں ہو کہ اس زمانے کا موجودہ سائنس اور فلسفہ ہمارے قبضہ میں نہ آسکے اور اس کو ہم اپنا نہ بنالین۔

اسلام ایک مضبوط مذہب ہو۔ کہ

العروة الوثقى لا انفصام لها

کچا دھاگانہیں ہو کہ پھٹ سے ٹوٹ جائے۔

اکتشافات جدیدہ اگر اس پر غور کیا جائے اسلامی عقاید اور قواعد کی بنیاد میں مضبوط کر رہے ہیں، بیس برس قبل حضرت سلیمان علیہ السلام کے تحت کی وہ سیر کفران نے جسکو فرمایا

ند وھا شہر وروا حھا شہر

اسکو سیاہ و سفید موٹی عقل چھٹلاتی تھی اور طبعیات کے قاعدہ سے یہ واقعہ غلط بتایا جاتا تھا۔ مگر آج ایروپلیں کی جھون جھون اور ٹن ٹن نے ان کی عقل کے کان کھول دیئے افسوس میرے بزرگ سرسید احمد خان اس زمانے میں زندہ نہ رہے، ورنہ میں جھک جھک کر اسلام لیتا اور دیگر منکرین کو اب بھی میں یہ کہتا ہوں کہ دراجنگ کو ختم ہونے دیجئے، آپ کو تخت سلیمان پر بہت سویر برک فاسٹ کے بعد پائے تخت دہلی سے سوار کروں گا، اور پشاور میں تھوڑی دیر ٹھہر کر لڑخ پڑھاؤں گا پھر آگے لجا کر بخارامین ٹونر پڑھاؤں گا، اور اسطرح سے چوتھے یا پانچویں دن آپ کو لندن پہونچا کر ملند آواز سے آپ کے کان میں کہوں گا،

انه من سليمان وانه، بسم الله الرحمن الرحيم

غد وھا شہر وروا حھا شہر

یہ بڑی کوئی زمانے تو میں یہ پڑھوں گا

صم بکم عی فہم لایرجعون

الغرض آج علمی دنیا کے اکتشافات اسلام کی صداقت کو صاف بتا رہے ہیں جیسے جسے سائنس اور فلسفہ ترقی کرے گا اور نئے نئے اکتشافات ہوتے جائیں گے، اسلام کی بنیاد مضبوط ہوتی جائے گی، اور مخالفین کے بیجا حملے صست پڑ جائیں گے، پس ملاحظہ آئیہ دیگر یہ کہے جیسا شبہات سے بچنے کے لیے ہم کو جدید کلام کی ضرورت ہو گی مین نہایت افسوس سے کہتا ہوں کہ ہمارے دارالعلوم کو اس مقصد میں ابھی نصف کامیابی بھی نہیں ہوئی ہے، اور اس تعویق کی وجہ کو مین اس وقت بیان کرنا غیر مناسب سمجھتا ہوں،

ولعل اللہ یحدث بعد ذلك امرا

تالیخ و سیر

حضورات! دنیا میں کوئی قوم ہو، اُس کے اُبھرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُس کے اگلے بزرگوں کے کارنامے اُس کے سامنے پیش کیے جائیں۔ اور ان کی محنت اور اکتشافی اور حریت اور صبر و استقلال اُن کو بتایا جائے اور سیرے خیال میں ان امور میں جس قدر ذخیرہ ہم مسلمانوں کے پاس ہے۔ کسی دوسرے کے پاس نہیں، اگر اُسے برکتی اور ہائے نصیبی کہ ہم اپنے رسول کی سچائی لایین سے بھی واقف نہیں، اگر وہین دو مولوی صاحب اس بات پر اصرار ہے تھے کہ غزوہ بدر پہلے ہو کر غزوہ احد ایک صاحب فرما رہے تھے کہ دیکھو۔ صحیح بخاری میں پہلے بدر کا ذکر ہے دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ تقدیم ذکر کی وجہ سے وہ حقیقت میں مقدم نہیں ہو سکتا بخاری نے کہیں صاف لفظوں سے نہیں کہا ہے کہ اول الغزوۃ بدر، دین نے کہا آپ دونوں بھولے اول الغزوۃ بدر مولیٰ اس پر بھی وہ نہ سمجھے۔ اور سیرے اس جگہ کو بھی کوئی روایت نامعلوم سمجھے اللہ اللہ! یہ ہمارے تغافل کی تباہی ہو۔

صاحبو! اب البتہ چند دنوں سے احوال اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ ہو چلی ہو اور اُس طرف سیر لرجان پیدا ہوا ہو، اگر ابھی تک یہ بالکل ناکافی ہو، خدا سے پاک لیس میں اور زیادہ ترقی دے حقیقت یہ ہے کہ اس طرف ہمیں توجہ دلائے انگریزی دان برادر ہیں ورنہ اس علم کو تو ہم مولوی بالکل کھو بیٹھتے اور اس لیے ہمیں اُن انگریزی دانوں کا شکریہ ادا ہوتا چاہیے۔ بلور ان اسی سلسلہ میں یہ بھی سُن لو کہ ہم سے تاریخ ابھی تک بالکل گم ہو، مختصر توجہ ہرگز کارآمد نہیں ہو سکتی ہو لوگوں کو اس طرف بہت زیادہ توجہ کرنا چاہیے۔

حاضرین جلسہ، میں ڈھاکہ کی یونیورسٹی کیٹی کا ممبر ہوا، اشنا کے کیٹی میں جب عربی نصاب کے متعلق بحث چھڑی ہوئی تھی تو پرنسپل صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ہندوستان کی تاریخ جو زبان عربی ہو نصاب میں داخل کیجیے، اب میں علامہ شبلی کا منہ دیکھتا، اور وہ مجھے دیکھتے، آخر میں جب دوبارہ سہ بارہ پرنسپل صاحب نے کہا تو پوری میں نے اٹھ کر اُن سے کہا، کہ انیسویں عربی زبان میں کوئی تاریخ ہندوستان کی ابھی تک نہیں لکھی گئی، جیسرہ سچید متیج اور تیسرے ہو کر رہ گئے!

انا لله وانا اليه راجعون

مسلمانوں کے سخت صدمہ کی بات ہو کہ آٹھ سو برس تک یہاں مسلمان برسرِ حکومت رہے مگر اب تک باوجود عربی درس و تدریس کے کوئی تاریخ ہندوستان عربی زبان میں نہیں لکھی گئی، خیر جو کچھ ہوا سو ہوا گذشتہ راسخوٹاب ہمیں اُسکی طرف توجہ کرنی چاہیے، مشکل کام انسان سے حل ہوتا ہو، اسی لیے صاحبو ہم جماعت علماء دیوبند نے مذمودہ العلماء کے ذریعہ اس بات کی ہمت کر لی ہو کہ چنانچہ مکن تو تاریخ ہندی کو اور خاص کر مذہبی تاریخ سے قوم کے ہونہار بچوں کو آراستہ دپیرستہ کر دینا تاکہ تاریخی غلط الزام جو غیر توہین ہم کو دیا کرتی ہیں اُس کا بخوبی دفعہ ہو سکے، الحمد للہ کہ ہمارے دارالعلوم کو اس مقصد میں بہت جلد کامیابی ہوئی اور ہمارے لئے تاریخ دسیر میں محتفہ پایہ لکھتے ہیں جس طرح چاہیے اس کا امتحان کر لیجیے،

خطبہ صدارت کے ختم ہونے پر محترم صدر نے بعض دوسرے سائل پر بھی گفتگو کی اور اسی سلسلہ میں قدیم و جدید تعلیم کا موازنہ کیا اور یہ نصیحت کی کہ قدیم و جدید تعلیم یافتہ اصحاب کو باہم مل کر کام کرنا چاہیئے تاکہ دونوں ایک دوسرے کے معلومات سے فائدہ حاصل کریں اور ہر شخص باہمی مصافحہ سے اپنے منصب کے فرائض انجام دے یعنی علمائے بحیثیت ایک مذہبی رہنما ولیڈر کے تسلیم کیے جائیں اور جدید تعلیم یافتہ اصحاب دینی امور میں مسلمانوں کی رہنمائی کریں آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ دونوں گروہ ایک دوسرے سے نفرت کرتے رہیں گے اور معاندانہ نکتہ چینی و مخالفت کا سلسلہ جاری رہے گا اس وقت تک مسلمانوں کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہونچے گا بلکہ قوم کی رفتار ترقی رُک جائے گی۔

غرض محترم صدر نے اسی سلسلہ پر ورت تک تقریر کی جو اپنی روانی و سلاست کی وجہ سے قلمبند نہ کی جاسکی، اُس کے بعد جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء نے حسبِ نیل سالانہ رپورٹ اجلاس میں پیش کی جسکو مجلسِ غلام محمداً غلوی فکیل ندوۃ العلماء نے نہایت بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔

رپورٹ جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

جناب صدر المحترم! ارکان ندوۃ العلماء! اعیانِ مدرّس! ائِمّۃ العلماء! یہ سوہواں سالانہ جلسہ ہجو آپ کے شہر میں منعقد ہوا ہر اس سے پہلے ۳۳ سالہ میں ندوۃ العلماء کا اجلاس دہم اسی شہر میں ہو چکا ہوا اور جو واقعات اُس زمانہ میں پیش آئے تھے وہ اب تک ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں آپ نے باوجود عام مخالفت کے جو حقوق میری ادا کیئے تھے اور جس طور پر اپنے غم و استقلال کا ثبوت دیا تھا اُس کی یاد ہمارے دلوں سے کبھی دور نہیں ہو سکتی آپ کی محبت و ہمدردی کا ہم نے دوسرے

مقامات پر بار ہاڑ کر دیا ہوا اور آپ کے معین السند وہ نے ابتدا سے قیام سے اب تک جو وقتاً فوقتاً ہم کو مدد دی جو اُس کو ہم نے ہمیشہ بطور نواز کے دوسری جگہ پیش کیا ہے۔

ہم کو اس بات سے بہت شہرت ہو کر اس مرتبہ ہمارا مدراس کا آنا پہلے بار کے آنے سے بہت سی باتوں کے لحاظ سے مختلف شکل رکھتا ہے،

پہلے با وجہ ہم آئے تھے تو گو ہمارے عزیز ترین مقصد اصلاح و ترقی تعلیم نے عملی شکل اختیار کر لی تھی مگر اُس وقت دارالعلوم ابتدائی حالت میں تھا، شہر لکھنؤ کے بعض تنگ کوچوں میں ایک زر حسد کا مکان تھا جس میں مدرسہ بھی تھا اور دارالافتاء بھی، وجہ ابتدائی کھل چکا تھا اور درجہ متوسط کی صفت دو جامعین اُس وقت تعلیم پا رہی تھیں عربی کے ساتھ اُس وقت انگریزی زبان لازمی نہیں کی گئی تھی، آمدنی کا مدار غیر مستقل چند دن پر تھا، جسکی مقدار چھ سات ہزار روپیہ سے زیادہ بھی لکسین و ڈیڑھ لاکھ کے خلاف ایک عظیم الشان طوفان موجزن تھا، ارکان مدرۃ العلما نے ایسی اہم ذمہ داری اپنے سر لی تھی جو بچائے خود امید و بیم کی حالت پیدا کر دینے والی تھی انصاف درس و طریقہ تعلیم کا جو تقریباً دو سو برس سے عمل میں آ رہا ہو دفعۃً بدل دینا بڑی ذمہ داری کا کام تھا، مگر چونکہ اُن کو اس بات کا پورے طور پر جہالت نہ ہو چکا تھا اور احساس کے بعد اطمینان بھی حاصل تھا کہ قوم کی فلاح و بقا کا مدار زیادہ تر اس بات پر ہے کہ اب ایسے علمائے ملک میں پیدا ہوں جو اپنا اعتبار از سر نو قائم کریں اور کافی طور پر مسلمانوں کی رہبری کر سکیں، جو وقت تک افراد قوم مغربی علوم و فنون سے واقف نہیں تھے اس وقت تک پڑنے مدرسوں کے نکلے ہوئے فاضل ملک نے قوم کو مخاطب کرنے کی اہمیت رکھتے تھے آج جبکہ ایک ایک بچہ علوم جدیدہ کو حاصل کرنے پر تڑا ہوا ہو تو یہ ناممکن ہو کہ وہ پڑنے طریقہ استعمال پر قانع ہو سکے،

ایسا منصوبہ تھا جس پر خدا کی عنایت سے ہم قائم رہے، آمد عیان آئین طوفان اُٹھے زلزلوں نے ہمارے منصوبوں کو خاک میں ملا دینا چاہا یہاں تک کہ خود آپ کے شہر مدراس میں کیا کچھ نہیں ہوا، ان افعات

کو آپ بھولے ہوں گے اور ہم تو اُسکو بھول نہیں سکتے اس واسطے کہ ہماری زندگی کا یہ ایک قابلِ فخر
 کارنامہ ہو مگر صاحبو! ان طوفانوں کا ہم نے مقابلہ کیا اور بارہ برس کے بعد ہم پھر آپ کے شہر میں
 آئے ہیں اسوقت ہماری حالت پہلے سے کسی قدر بہتر ہو،

ہم کو عمارت دارالعلوم کے واسطے شہر کے بہترین حصّہ میں جو گھنٹو کا علمی مرکز سمجھا جاتا ہے تقریباً
 تین ہزار زمین گورنمنٹ عالیہ کی عنایت سے حاصل ہوئی، اور جناب بگم صاحبہ بھادپور دام اقبالہا
 نے پچاس ہزار روپیہ عمارت دارالعلوم کے واسطے عنایت فرمایا جس سے ایک عالیشان عمارت
 تیار کی گئی اور تقریباً اسی ہزار روپیہ اُس پر صرف ہو چکا ہے یہ عمارت اگرچہ اب تک نامکمل ہے اور
 تقریباً تینتیس ہزار روپیہ اُس کی تکمیل کے لیے ہنوز درکار ہے مگر جب قدر حصّے اسکے تیار ہو چکے ہیں
 وہ کام دے رہے ہیں یہ عمارت و منرنی چوبیس تینیں کمرے اور ایک نہایت شاندار ہال ہے جو
 باعتبار وسعت کے علیگڑھ کے اسٹریجی ہال سے کسی قدر زیادہ ہے اور اگر گھنٹو میں مدوۃ العیال
 کے سالانہ جلسے کبھی ہوں تو صرف دارالعلوم کی عمارت و محالوں کی آسائش اور اجلاس کے لیے
 کافی ہو سکتی ہو۔

تقریباً تین سال سے دارالعلوم اُسی عمارت میں ہے اور چونکہ اب تک دارالاقامہ تیار نہیں ہوا
 لہذا اُسکے نصف حصّہ میں طلبہ رہتے ہیں اور نصف میں تعلیم ہوتی ہے، دارالعلوم سے کچھ فاصلہ پر ایک
 عارضی مکان باورچی خانہ اور کھانا کھلانے کے لیے تیار کر لیا گیا ہے اور ہم کو خوشی ہے کہ مدرس کے
 نامور ممبر نذیریل مسٹر یعقوب حسن صاحب سیٹھ چند روز پیشتر لکھنؤ جا چکے ہیں اور وہ اسکی تصدیق کر سکتے
 ہیں، دارالعلوم کی عمارت کا نقشہ ملاحظہ ہو جب قدر سیاہ روشنائی سے بنایا گیا ہے یہ سب مکمل عمارت کا
 نقشہ ہے اور جب قدر مسطح روشنائی سے کھینچا گیا ہے وہ ہنوز نامکمل ہے اور اس بات کا محتاج ہے کہ اولاہم
 اور فیاض طبیعت مسلمان اُس کو نفرت و حسد سے ملاحظہ فرمائیں (یہ نقشہ جگہ میں مناسب موقع پر آدیزان تھا)

ہم جسوقت پہلے بار آپ کے یہاں آئے تھے تو اسوقت دارالعلوم اور مذکورہ اعلیٰ کے تمام
 صیغوں میں مصارف سالانہ تقریباً دس ہزار روپے تھے اور اب اس سال جو تجدید نظامیہ منعقد
 ۱۸ مارچ ۱۹۱۷ء میں طے ہوا جو دہتر ہزار ایک سو پچیس روپے تین آنے پانچ پائی کا جو ستر گزشتہ سے
 کچھ زیادہ ہی ہو اسوقت ہماری آمدنی کا مارتا تشریف نہیں چند دن پر تھا، اگرچہ اب بھی مصارف کا زیادہ
 حصہ غیر معین چند دن سے پورا ہوتا ہوتا ہے مگر فکر گزاری کے ساتھ اس بات کا اعترا کرنا چاہیے
 کہ تقریباً ستر ہزار روپیہ کی آمدنی مستقل جو زمین ہمارے گورنمنٹ عالیہ برطانیہ دست سلطنت
 چھ ہزار روپیہ سالانہ گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ کی شکل میں ہم کو عنایت فرماتی ہے اور علیا حضرت
 سرکار عالیہ جو پال خلد اللہ ملکہا تین ہزار روپیہ سالانہ دارالعلوم کو عنایت فرماتی ہیں اسکے علاوہ
 کچھ مستقل چندے وظائف طلباء غیر مستطیع کے لیے ہم کو فیاض مسلمانوں سے حاصل ہوتے ہیں،
 جنہیں آپ کے مدرس کے چندے بھی شریک ہیں اور ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اعترا کرتے
 ہیں کہ آپ کے چندے ہم کو اسوقت سے مل رہے ہیں جبکہ پہلے بار ہم آپ کی مہمان نوازی سے مسرور
 ہوئے تھے کچھ روپیہ ہم کو جائدادوں کی آمدنی سے حاصل ہوتا ہوا اگر وقت کتنا ل کے عتد زمین
 پریوی کونسل سے بھی کامیابی ہو گئی تو ہماری مستقل آمدنی میں کسی قدر اضافہ ہو جائے گا،

گر صاحبو! مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اسی موقع پر آپ سے یہ بھی عرض کر دوں کہ ایسی حالت میں جبکہ
 مذکورہ اعلیٰ کا تجدید نظامیہ منعقد ہوا ہے اسکا تقریباً چوبیس لاکھ روپے امریکی طرحی بخش نہیں ہو سکتا کہ اس کی مستقل آمدنی کم نہیں
 تین ہزار روپیہ ہو، اسکے یہ معنی ہیں کہ تقریباً بیس ہزار روپیہ کے واسطے ہم کو مسلمانوں کی حیثیت دامن کی
 آزمائش کرنی پڑے گی اور ممکن ہو کہ اس کے کرنے میں ہم کو سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑیں جیسا کہ
 سال گذشتہ کا تجربہ ہم کو بتا رہا ہے جب تک کہ مذکورہ اعلیٰ کی مستقل آمدنی اس قدر نہ ہو جائے کہ اسکی روز افزون
 ضرورتوں کو پورا کر کے اسوقت تک اطمینان نہیں ہو سکتا۔

بہر حال مدوۃ العلماء نے باوجود چند در چند رکاوٹوں کے اپنی علمی زندگی میں برابر پیش قدمی کی اور سینیں گذشتہ میں اُس نے دارالعلوم کو ایک اسکول کے درجہ سے ترقی دے کر کالج کے درجہ تک پہنچا دیا، میں نے بھی بیان کیا ہے کہ جب ہم پہلے بار مدرس میں آئے ہیں تو اُس وقت تک درجہ ابتدائی کھل چکا تھا اور درجہ متوسط کی صرف دو جمعیتیں کام کر رہی تھیں اُس کے بعد سے سال بسال درجے بڑھتے گئے یہاں تک کہ ہشت سالہ خواندگی کا پورا انتظام مکمل ہو گیا یعنی درجہ ابتدائی کی تین جمعیتیں اور درجہ متوسط کی پانچ جمعیتیں قائم ہو گئیں اور چند روز میں خدا کے فضل سے درجہ تکمیل بھی کھول دیا گیا جسکی خواندگی دو سال کی ہو اور اُس درجہ میں مختلف فنون ادب، حدیث اور کلام کی تکمیل جاری ہے

اس وقت تک بہت سے طلبہ فارغ التحصیل ہو کر مکمل کچے ہیں اور انھوں نے خود اپنی علمی بنیاد اور ضرورت شناسی کی وجہ سے اپنے آپ کو ملک میں روشناس کرا دیا ہے اُنکے کے لیے بہت سی ضرورت نہیں کہ اُن کا تعارف آپ سے کرواؤ، وہ دارالعلوم سے نکلے ہی اپنی علمی کارگزاریوں کی بدولت معروف و مشہور ہو چکے ہیں۔ آپ نے سنا ہو گا کہ عظیم گدھ میں دارالمصنفین کے نام سے ایک انشٹیشن قائم ہوا ہے وہ ہمارے مدرسہ کے تخریجین کا کارنامہ ہے، مولوی سید سلیمان صاحب نبوی اُسکے سکریٹری ہیں، مولوی مسعود علی صاحب تنظیمین اور مولوی سید سلیمان صاحب و مولوی عبدالسلام صاحب و مولوی حاجی معین الدین صاحب وغیرہ تصنیف و تالیف کے کام میں مصروف ہیں، سیرۃ نبوی کا کام علامہ شبلی مرحوم نے شروع کیا تھا پانچ جلدوں میں سے صرف ایک جلد وہ تیار کر چکے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہنے کا وقت آگیا، اب اُس کی تکمیل کا دارالمصنفین نے بیڑہ اٹھایا ہے، دو جلدیں اسکی انھوں نے اور تیار کر لی ہیں سیرۃ الصحابہ کے نام سے ایک بڑی ضخیم کتاب لکھی جا رہی ہے جس کا مقدمہ مولوی عبدال

عبدالسلام صاحب نے ایسا لکھا ہے جو اشاعت کے بعد زمانہ حال کی بہترین تصنیف سمجھا جائیگا
مولوی عبدالسلام صاحب نے اسکے علاوہ سرطور الامم کا ترجمہ بھی کیا ہے جو عنقریب شائع
ہوگا، مولوی سید سلیمان صاحب نے دوسرا ادب لغات جدیدہ ارض القرآن وغیرہ
تصنیفات کے علاوہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت لکھی ہے جو عنقریب شائع
ہوگی علاوہ اسکے المعاریف کے نام سے ایک مامور رسالہ بھی دہان سے نکلتا ہے جو علمی مضامین کے
اعتبار سے ہندوستان کا بے نظیر رسالہ ہے۔

چند لوگوں نے سر اسے میر خلع اعظم گدہ میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا ہے جو دارالعلوم کے نصاب
درس و طریقہ تعلیم کا نمونہ ہے اس کے مدرس اول ہمارے دارالعلوم کے تخرج مولوی شبلی صاحب
ندوی ہیں اور اب مولوی عبدالرحمان صاحب نکلومی تخرج دارالعلوم بھی اسی مدرسہ میں
نمائے گئے ہیں کچھ زمانہ گزرا ہے کہ یہ لوگ ہندوستان کے نامور مدرسین میں شمار کیے جائیں گے۔
ہمارے دارالعلوم کے ایک تخرج مولوی ضیاء الحسن صاحب ایم اے ہیں
جنھوں نے شرمسے آخر تک دارالعلوم میں تعلیم پانے کے بعد علیگڑھ کالج میں ایم اے
تک کامیابی حاصل کی۔ اب ان کو گورنمنٹ عالیہ نے مالک متحدہ کے عربی مدارس کا
انسپکٹر مقرر فرمایا ہے۔

دارالعلوم کے چند فارغ التحصیل رنگون میں ہیں اور انھوں نے علوم و فنون اسلامیہ کی
ترقی کے خیال سے اردو زبان کی ترویج کی کوششیں کیں جس میں وہ ایک حد تک کامیاب
ہو چکے ہیں اور اسکے بعد انگریزی قائم کی ہے ان میں ایک مولوی شیدابو ظفر صاحب ہماری
آجکل برہمی زبان سیکھ رہے ہیں تاکہ اس ملک میں اشاعت اسلام کی خدمت انجام دین
علاوہ ان کے مفتی محمد یوسف صاحب انصاری مولوی محمد یوسف صاحب منطقی

حافظ فضل الرحمن صاحب اور مولوی عبدالودود صاحب دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہو کر اسی دارالعلوم کے مدرس مقرر کیے گئے ہیں اور اپنے کارِ مفوضہ کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں مولوی عبدالغفور صاحب نے دفترِ ندوۃ العلماء کی خدمت پسند کی اور مجھ کو خوشی ہو کہ وہ اس خدمت کا حق نہایت محنت اور جانفشانی سے پورا کر رہے ہیں مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب اللہ وہ کے ایڈیٹر ہیں ان کو روشناس کرنے کی ضرورت نہیں جنھوں نے ان کے مضامین دیکھے ہیں وہ خود اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ کس قابلیت سے اس کام کو کر رہے ہیں،

مولوی اجعلہ لواجد صاحب اپنے زمانہ طالب علمی میں ہمارے دارالعلوم کے بہترین طلبہ میں شمار کیے جاتے تھے وہ آج کل کلکتہ کے امیریل لائبریری میں کام کر رہے ہیں مولوی عبدالباری صاحب پونہ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں مولوی سید نجم الہدیٰ صاحب بہاری مولوی قمر الدین صاحب الموی مولوی سید عبدالمبین صاحب بنسوی مولوی سید عبدالحفیظ صاحب بعض دیگر تخریجین دارالعلوم مختلف مقامات کے گورنمنٹ اسکولوں میں ہیڈ مولوی ویکٹو مولوی ہیں اور ہمارے دارالعلوم کے ایک پُرانے طالب علم مولوی خلیل بن محمد صاحب عرب مدرسہ عالیہ کلکتہ میں فنِ ادب کے مدرس ہیں اور مٹرمارسے پرنسپل مدرسہ عالیہ نے جس وقت لکھنؤ آکر دارالعلوم کا معائنہ فرمایا تو مولوی خلیل صاحب کا خاص طور پر معائنہ کی کتاب میں تذکرہ کیا جو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ ہمارے عزیز دن نے کس طور پر علمی کاموں میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا جو ادبِ غیر کسی خارجی اثر کے خود اپنے علمی شوق کی وجہ سے انھوں نے اپنے لیے کیسی راہیں پیدا کر لی ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد طب کی طرف متوجہ ہوئے اور چند روز کی مشق و تجربہ کے بعد مختلف مقامات پر کامیابی کے

ساتھ اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں ازاںجہ مولوی حکیم رکن الدین صاحب سہسری کلکتہ
مین مولوی حکیم عبدالباری صاحب پورنیہ مین مولوی حکیم محمد یعقوب صاحب مونگیر مین
مولوی حکیم مظہر قدیم صاحب لمبے بریلی مین مولوی محمد لیل صاحب رگون مین اور مولوی حکیم
سید تمیز الدین صاحب انبالہ مین نہایت ہوشمند سی اور قابلیت سے مطابک رہے ہیں۔

مین نے چند ایسے متحررین دارالعلوم کا آپ کے سامنے تذکرہ کیا ہے جو یہاں سے نکلنے
کے بعد علمی خدمتوں مین مشغول ہو گئے ہیں ورنہ ان کے علاوہ بہت سے فرزندانِ مدوہ ہیں جو
ضروریات زندگی کی مختلف شاخوں مین مصروف کار ہو گئے ہیں کچھ ایسے ہیں جو یہاں سے نکل کر
انگریزی اسکولوں اور کالجوں مین داخل ہو گئے ہیں وہاں سے کامیاب ہونے کے بعد اگر زمانہ
نے مساعیت کی تو یہی لوگ ہندوستان کے درخشندہ گوہر بنجھے جائیں گے۔

حضرات ۱۹ ارکانِ مدوۃ العلماء کو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ اس بارہ برس کے عرصہ مین
بہت سے ناگوار تغیرات بھی ظہور پذیر ہوئے ہیں کتنے حضرات تھے جنہوں نے ہمیشہ مدوۃ العلماء کا
کام دلآویزی کے ساتھ انجام دیا اور مسکو بقدر امکان ہر طرح کی مدد دی وہ اب ہم مین نہیں ہیں۔
اسی مدرس کے تعلقات کے لحاظ سے الحاج عبدالملک بادشاہ صاحب کو ہماری آنکھیں

ڈھونڈھتی ہیں اور انکی نمایاں خدمتیں ہم کو یاد آتی ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ اب ہم مین نہیں ہیں۔
ہمارے ارکان خاص مین علامہ شبلی شمس العلماء مولوی عبدالحق مسیح الزماں خان

وغیرہ جو مدرس کے پچھلے جلد مین شریک تھے اور مدوۃ العلماء کے دست و بازو بنجھے جاتے تھے
وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ یہ لوگ اب ہم مین نہیں ہیں مگر انکی یاد ہمارے دلوں مین تازہ ہے اور مدوۃ العلماء
کے صفحات تاریخ ہمیشہ انکی یاد تازہ رکھیں گے، ہم ان کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے
فضل و کرم سے ہمیشہ ان کو اپنے جوار رحمت مین رکھے،

جناب صدر انجمن و مجھ کو بحیثیت ناظم ندوۃ العلماء کے صرت سال گذشتہ کے کارروائی اس موقع پر بیان کرنی چاہیے تھی مگر جو واقعات مدراس سے ندوۃ العلماء کو بارہ برس پیشتر حاصل ہو چکے ہیں ان کا اقتضایہ تھا کہ اس بارہ برس کی مدت میں ندوۃ العلماء نے اپنے فرائض میں جو تھوڑی بہت کامیابی حاصل کی ہو اس کا مختصر سا تبصرہ کر دیا جائے تاکہ میزبانان مدراس کو یہ معلوم ہو کہ اس مدت میں ہم خاموش نہیں رہے اور ہم نے جو وعدے اُن سے کیے تھے اُن کو نہیں بھولے اس معذرت کے ساتھ مین سال زیر بیان کی کارروائی جناب کی خدمت میں پیش کرنے کی اجازت پاہتا ہوں۔

ندوۃ العلماء

سال گذشتہ میں ندوۃ العلماء کا اجلاس پانزدہم یونانین ۲۲-۲۳-۲۴ اپریل ۱۹۱۷ء کو منعقد ہوا تھا اور اٹھین علاقہ تعزیت و تہنیت کی تجویزوں کے تین تجویزین نہایت ضروری منظور ہوئے تھے (۱) یہ جلسہ تجویز کرتا ہو کہ یونین ایک انجمن معین الندوہ کے نام سے قائم کی جائے اور اُس انجمن کی ماتحتی میں ایک ابتدائی اسکول قائم کیا جائے جس میں ندوۃ العلماء کے تجویز کردہ نصاب کے مطابق تعلیم ہو اور بعد کامیابی رفتہ رفتہ اسی نمونہ کے اسکول دیگر مقامات پر قائم کیے جائیں

(۲) یہ جلسہ احاطہ بیلبی کے مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہو کہ اپنے احاطہ کے چند ہونہار مسلمان بچوں کو دارالعلوم لکھنؤ میں عربی و دینی علوم کی کامل تحصیل کے لیے بھیجیں اور اُس کے لیے ایک چندہ و خالصت قائم کریں تاکہ وہاں سے واپس آکر اپنے ملک کی بہترین خدمت انجام دے سکیں۔

(۳) یہ جلسہ اُن تجویزوں کی تجدید کرتا ہو جو اجلاس چارڈم ندوۃ العلماء میں بابتہ مکمل دارالعلوم و تعمیر دارالاقامہ و مسجد و کتب خانہ کے منظور ہو چکی ہیں۔

یہ تجویزین جیسی کچھ ضروری اور اہم ہیں وہ آپ کو معلوم ہیں مگر افسوس ہو کہ علمی کارروائی ان کی

بمزل نہ ہونے کے جوہرین نے جلسہ کے بعد خود عاملین پونہ سے معین اللہ وہ کے قائم کرنے کے متعلق گفتگو کی اور وہاں سے آنے کے بعد مولانا غلام محمد صاحب شملوی کو بھیجا وہ کئی مہینہ تک مسلسل اس کی کوشش کرتے رہے، مولوی عبدالباری صاحب اسٹنٹ پرنٹریس پر بننا کالج کو جو ہمارے دارالعلوم کے متخرج ہیں توجہ دلائی گئی وہاں کے حضرات کو خطوط بھیجے گئے مگر کئی مہینوں کے جدوجہد کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

تجویز نمبر ۲۔ ایک حد تک ہم لوگوں کے کرنے کی تھی اس واسطے ہم نے مولانا غلام محمد صاحب مداح کو جبکہ وہ پونا میں تھے اُس کی طرف توجہ دلائی اور انھوں نے دوڑ کے وہاں سے منتخب کر کے بھیجے جن کو ہم نے وظائف دیکر دارالعلوم میں داخل کر دیا جو اور وہ زیر تعلیم ہیں۔

تجویز نمبر ۳ کے متعلق جلسہ میں بہت کم چندہ ہوا کچھ نقد کچھ موعود اور افسوس ہے کہ موعودہ تو ابھی تک کچھ باقی ہے جو وصول نہیں ہوئی، جلسہ کے بعد وکلائے نذرۃ العلما نے مختلف مقامات کے دورے کئے مگر جنگ کے اثر نے کچھ مفید نتیجہ نکلنے نہیں دیا ان مسلسل ناکامیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ دارالعلوم ہنوز نامکمل ہے، دارالاقامہ کی تعمیر شروع نہیں ہوئی مسجد کا کام شروع ہونے کو تھا مگر سرمایہ کی کمی سے اُس میں بھی ابھی تک ہاتھ نہیں لگایا گیا۔

آپ کو معلوم ہے کہ دارالعلوم جس زمین پر بنایا گیا ہے وہ ہم کو گورنمنٹ عالیہ نے چھ روپیہ بیکہ کے حساب سے لگان پر عطا کیا ہے جو کہ ایسی زمین پر شرعاً مسجد نہیں بنائی جاسکتی اس واسطے ہم نے پہلے اس بات کی کوشش کی کہ اُسے متصل کوئی قطعہ زمین کا یقینیت ہم کو مل جائے تو اُس پر مسجد بنائیں مگر اُس میں ناکامی ہوئی اس واسطے ہم نے گورنمنٹ عالیہ سے درخواست کی کہ وہ اس قدر قطعہ زمین کا جو مسجد کی ضرورتوں کے لیے کافی ہو ہم کو بہہ فرادے چنانچہ عالیجناب نواب لفٹننٹ گورنر مالک متحدہ دہم اقبالہ نے ہماری درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور

۲۲۲ فٹ زمین ۵۳ فٹ طول میں ۷۷ فٹ عرض میں ہم کو عنایت فرمائی اور اس کا نقشہ اور اسٹیٹ تیار کر دیا گیا ہوا اور داغ بیل پڑ چکی جو اب اہل کرم کی فیاضی کا انتظار ہو میں نے ساگدشتہ کی رپورٹ میں بیان کیا تھا کہ ۵ مارچ ۱۹۱۶ء کو جناب نواب حسین مسٹن لٹنٹ گورنر بہار ورام اقبالہ نفس نفیس دارالعلوم کے معائنہ کے واسطے تشریف لائے تھے جناب مدوح نے روانہ ہوتے وقت ناظم ندوۃ العلماء کو حاضر ہونے کے لیے ارشاد فرمایا تھا اس زمانہ میں جلسہ پونا کا کام چھڑا ہوا تھا اس وجہ سے میں حاضر نہیں ہو سکا۔ پونہ سے واپس آنے کے بعد میں نے حاضری کی اجازت چاہی اور جناب مدوح کی اجازت سے جناب خان بہادر کرنل محمد عبدالحمید خان صاحب حامی ندوۃ العلماء جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رکن انتظامی راور خاکسار خانی تال میں باریابی سے مشرت ہوئے جناب مدوح نے ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کے ساتھ اپنی دلاویزی کا اظہار فرمایا اور اُس کے مقاصد و اغراض سے کامل ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے ہر طرح کی مدد دینے کا اقرار فرمایا اور دارالعلوم کو جلد سے جلد مکمل کر دینے کی خواہش فرمائی اور ارشاد کیا کہ تکمیل دارالعلوم کا اسٹیٹ او نقشہ انکی خدمت میں بھیجا جائے جو محض ضروری ضروری کاموں پر مشتمل ہو جس کا مقصد یہ تھا کہ ہر آنے والے دارالعلوم کی تکمیل میں کافی مدد دینے کا ارادہ فرمایا تھا مگر ذرائع امداد کے متعلق گفتگو ہونے کے بعد فرمایا کہ کھنؤ میں چھ کو یاد دہانی کیجئے۔

اسی سفر میں صاحب ڈاکٹر ممالک متحدہ کی خدمت میں بھی ٹھکرا اور جناب منشی محمد احتشام علی صاحب کو حاضری کا اتفاق ہوا تھا اور ان سے بھی دارالعلوم پر دیر تک گفتگو رہی، ۹ جون ۱۹۱۶ء کو میرے پاس ایک خط بھی نمبر ۳۹ صاحب ڈاکٹر نصیحتہ تسلیم کی موصول ہوئی اس میں جناب مدوح نے اس بات پر آمادگی ظاہر فرمائی کہ اگر ارکان ندوۃ العلماء اس بات کو منظور کریں کہ وہ ایک خاص نقشہ کے موافق بائیس ہزار روپیہ کی لاگت سے دارالاقامہ تیار کریں گے

تو گورنمنٹ ان کو اندراہ مہربانی چندر ہزار روپیہ عنایت فرماے گی یہ چھٹی ۹ ستمبر ۱۹۶۱ء کے جلیقہ میں پیش ہوئی اور یہ سٹہ ہوا کہ ڈاکٹر گھڑیاہر کی خدمت میں گورنمنٹ کی اس توجہ اور مہربانی کا شکریہ ادا کیا جائے اور یہ اسے دعا کی جائے کہ وہ اس عطیہ کو مکمل دارالعلوم کے واسطے عنایت فرمائیں چنانچہ اس ضمن میں چھٹی انکی خدمت میں بھیجی گئی ہو اس کا جواب ہنوز وصول نہیں ہوا جب ہزار بالا قابہ لکھنؤ تشریف لائے تو جناب منشی محمد حشام علی صاحب نے بارابی حاصل کر کے یاد دہانی کی ہزار نے فرمایا کہ انکی خدمت میں میموریل بھیجا جائے چنانچہ جنوری ۱۹۶۱ء کو منظور شدہ ۲۱۔ دسمبر ۱۹۶۱ء ارکان انتظامیہ کی جانب سے میموریل بھیجا گیا اور اُس میں تفصیل کے ساتھ اپنی تمام ضرورتیں عرض کی گئیں ہم کو کامل توقع تھی کہ ہزار نے ہماری درخواست کو شرف پذیرائی عنایت فرمائیں گے مگر افسوس ہو کہ جنگ کی وجہ سے اس قدر جلد جلد حالات بدلتے رہتے ہیں کہ اُنہ کی کسی بات پر بعد وہ نہیں کیا جاسکتا، ہزار نے ہمارے میموریل کے جواب میں دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے حالت موجودہ میں مدد دینے سے معذرت ظاہر فرمائی اور اس طرح ہماری یہ امید بھی جاتی رہی،

حضرات باوجود ان تمام دشواریوں اور ایامیوں کے ہم نے جدوجہد میں کوئی کمی نہیں کی مذکورہ علما کا اثر از سر نو پیدا کرنے کے لیے ملک کے با اثر حضرات سے خط و کتابت کی گئی و کھلا روانہ کئے گئے، ارکان انتظامیہ کو بار بار توجہ دلائی گئی، دوران سال میں تقریباً تین مہینہ کے بعد مجلس انتظامی کے چار اجلاس اور مجلس نظامت کے دس اجلاس منعقد ہوئے اور ارکان انتظامی نے توجہ اور دلچسپی سے سب کام انجام دیے ابھی یہ نہیں ہوا کہ کورم پورا ہونے کی وجہ سے طلبہ نہ ہو سکا ہو، جیسا کہ ہندوستان کے دیگر مجالس میں اکثر ہوا کرتا ہوا اور خود مذکورہ علما میں اس سے پہلے کئی بار ہو چکا ہو یہ بات اس کی دلیل ہے کہ پہلے سے زیادہ ارکان کو مذکورہ علما کے ساتھ دلچسپی پیدا

ہو گئی ہو۔

اس سال جناب بابونظام الدین صاحب انزیری مجسٹریٹ امترسہ کی توجہ اور مہربانی سے امترسہ میں از سر نو معین الندرہ قائم ہوئی اور خوشی کی بات ہو کہ ارکان و عہدہ داران معین الندرہ و لاویزی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

نزدہ علما کے صیفہ تعمیر کا کام بہت عرصہ سے بند ہوا و جناب منشی محمد حشام علیضار میں کوری سکرٹری تعمیرات اس عہدہ سے بہت زمانہ ہوا مستعفی ہو چکے ہیں اس سال اس عہدہ پر نواب سید علی حسن خان صاحب بہادر کا انتخاب کیا گیا اور انکی مدد کے واسطے خواجہ شیدال دین حسین صاحب جو انٹ سکرٹری منتخب کئے گئے۔

نواب صاحب مدرج نے بحیثیت معتمد الہ متہ صیفہ تعمیر صیفہ الہ صیفہ تعمیر کے علمبردارانہ ضوابط تیار کئے ہیں جنہیں ضابطہ تعمیرات جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۹- مارچ ۱۹۱۱ء میں بعد غور و بحث کے طے ہو کر منظور ہو گیا ہوا اور ضابطہ الہ ایک مجلس ماتحت کے سپرد (بعض غور و بحث) کر دیا گیا ہے نیز نقشہ کتب حساب ایک و دوسری مجلس ماتحت کے سپرد کئے گئے ہیں امید ہو کہ آئندہ جلسہ انتظامیہ میں یہ دونوں چیزیں طے ہو جائیں گی۔

ضابطہ تعمیرات کی منظوری کے علاوہ جو کام صیفہ تعمیر میں ہے ہیں وہ جب سند جزیل میں (۱) جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۴- دسمبر ۱۹۱۰ء میں طے ہوا کہ آئندہ سے کام ذریعہ ٹھیکہ کسی ماہر انجینیر کی نگرانی میں ہوا کرے اور مال مصالحو بطور امانی خریداجائے اس سے مقصود یہ تھا کہ مستقل علامہ تعمیر کی بچت رہے گی اور کام اصول فن تعمیر کے موافق ہوگا، اس تجویز کے موافق مسٹر محمد حسن الزمان سندیانہ کو بریل کالج سے جو دولت آصفیہ حیدر آباد میں مدت تک کار تعمیر انجام دے کر اب لکھنؤ میں کاروبار کرتے ہیں خط و کتابت کی گئی اور جناب مدرج نے ازراہ ہمدردی کار طے فیصل کی

انجام دہی کا معاوضہ پانچ فیصدی منظور فرمایا (الف) تیاری نقشہ جات ڈرائنگ ایکچ و پلانٹ
(ب) جانچ و نگرانی کارٹھیکہ دار وغیرہ (ج) پیالٹس کارٹھیکہ دار (د) جانچ اشیاء تعمیر (ہ) تیاری
بل یہ بھی ملے ہو گیا ہو کہ فیس ہمیشہ ختم کار کے وقت دی جائے گی

(۲) حسب ذیل نقشہ ہائے عمارات دارالعلوم نہایت محنت سے مرتب کئے گئے جنکی ساخت
میں کفایت شعاری استحکام سادگی اور عربی طرز عمارت ملحوظ رکھی گئی ہے (الف) نقشہ تقسیم عمارت
ارضی دارالعلوم نقشہ مسجد مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ پر جو نہایت واضح
و تفصیلی بنایا گیا ہے اور اس کے اجزاء گنبد، مینار، محراب اور پچھلاک کے جدا جدا نقشے بناے
گئے ہیں (ج) نقشہ کتب خانہ جو دارالعلوم کے جانب شرق مسجد کے مقابل تجویز کیا گیا ہے (د)
نقشہ دارالاقامہ مع عمارات المتحدہ و شاگرد پیشہ وغیرہ دو منزلیہ عمارت تین حصوں پر تقسیم کی گئی
ہے، اس کا درمیانی حصہ دارالعلوم کے محاذ میں ہو گا اور دو دیگر حصے شرقاً و غرباً میں ڈیساہ ہونگے
سمت شمال پچھلاک مع جنگلہ ہے اور وسطین حوض، فوارہ، چمن اور ٹرکین ہوگی، دارالعلوم
اور دارالاقامہ کی مابین ارضی طلبہ کی ورزش کے لیے چھوڑی جائے گی پوری تفصیل اس کے ضمیمہ پورٹ
اور نقشوں کے معائنہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو چھپو اگر آویزان کر دیے گئے ہیں (۳) سال زیر بیان
میں بنگلہ کار ہائے تعمیر کے حسب مندرجہ ذیل کام انجام دیے گئے ہیں۔ (الف) سفیدی دارالعلوم
دومست باور چینیانہ و دارالطعام وغیرہ (ب) کمرہ ہائے دارالعلوم میں جوڑ دروازے لگائے گئے
اور ۴ جوڑ کھڑکیاں اور ۶ عدد چوکھٹ باز و اور ۲ عدد کھڑکیاں روشنائی میں لگائی گئیں۔
(ج) دارالعلوم کے مال اور برآمدہ میں کٹی کٹوا کر زمین کوئی الجھ مضبوط کر دیا گیا ہے (د) سلسلہ تعمیر مسجد
مطبخ و دارالطعام کہنے کی عمارت اپنے موقع سے ہٹائی گئی اور زمین ہموار کر کے مسجد کی داغ بیل
ڈالی گئی اور اسی سلسلہ میں خدا کے بھروسہ پر آغاز کار کر دیا گیا ہے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ ہمارے

حوصلہ افزائی فرمائیے اور فراخ دلی سے ہم کو مدد دیجیے۔

دارالعلوم

مثل سال گذشتہ کے اس سال بھی دارالعلوم کی طرف ارکان انتظامیہ نے زیادہ توجہ مبذول کی سب سے پہلے نصاب درس پر غور کیا گیا ۲۱- اپریل ۱۹۱۶ء کے جلسہ انتظامیہ میں مجلس علم اصلاح نصاب کے واسطے قائم کی گئی اور سندھستان کے چیدہ اشخاص جو تعلیمی کاموں میں مہارت رکھتے ہیں اس مجلس کے ممبر نامزد کیے گئے قبل اسکے کہ مجلس علما کا کوئی جلسہ منعقد کیا جائے ناظم ندوۃ العلماء نے ہتھم دارالعلوم سے خواہش کی کہ وہ مدرسین دارالعلوم سے نصاب زیر درس کے متعلق رپورٹیں حاصل کر کے مع اپنی یادداشت کے بھیجیں ان رپورٹوں کے آنے کے بعد انکی متعدد کاپیاں مع نصاب زیر درس کے ہر ایک ممبر کو بھیج دی گئیں تاکہ وہ پہلے سے اس پر تیار ہو جائیں اس کے بعد دسمبر ۱۹۱۶ء میں جلسہ منعقد کیا گیا اور تمام کتابیں جن پر بحث ہونی چاہیے تھیں موجود کر دی گئیں نیز مدرسین دارالعلوم کو موقع دیا گیا کہ وہ اس مجلس میں شریک ہو کر اپنے خیالات اظہار فرمائیں چنانچہ اس طریقہ سے مسلسل کئی روز کی نشست اور غور و بحث کے بعد نصاب مرتب کیا گیا جو اسید ہو کر دارالعلوم کے مقاصد و اغراض کے لحاظ سے بہترین نصاب ہو گا اس نصاب کو دوران سال میں نافذ کرنا مناسب نہ تھا اس واسطے قرار دیا گیا ہو کہ شوال ۱۳۳۵ھ سے جو تعلیمی سال کے آغاز کا زمانہ ہو اسکے موافق تعلیم دی جائے گی۔

اس نصاب کی متعدد خصوصیتوں میں سے بڑی خصوصیت یہ ہو کہ ہشت سالہ خواندگی میں سے پہلے اور دوسرے درجہ سے انگریزی تعلیم نکال دالی گئی ہو کیونکہ وہ دو مشکل زبانوں کے سیکھنے کا بار چھوٹے چھوٹے بچوں پر ناقابل برداشت تھا اور نتیجہ اس کا یہ ہوتا تھا کہ ابتدائی پڑھائی

تھی پھر آخر تک یہ بگاڑ انکی استعداد و دین میں باقی رہتا تھا ایک خصوصیت اس نصاب کی یہ ہو کہ اسکو قابلِ تحمل بنانے پر زیادہ کوشش کی گئی ہو تاکہ عربی اور انگریزی کے ایک ساتھ پڑھنے اور دونوں پر برابر محنت کرنے سے انکے قلوب دماغی پر مضرت نہ پڑے جو زمانہ حاضرہ میں انگریزی تعلیم کا لازمی نتیجہ ہو گیا ہو ایک خصوصیت اُسکی یہ ہو کہ باوجود اُسکے ہلکے کیے جانے کے ادب اور وینیات کا معیار تعلیم محبتِ ملن کر دیا گیا ہو ایک خصوصیت اس نصاب کی یہ ہو کہ بعض ضروری ضروری فنون جو اب تک کسی وجہ سے چھوٹے ہوئے تھے ان کے لیے بھی اُس میں گنجائش نکالی گئی اور فنِ مناظر و وسعت کی تعلیم بھی داخلِ نصاب کر دی گئی علاوہ اسکے اور بھی خصوصیتیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گئی۔

مگر صاحبِ اسرتِ نصاب کی مناسب ترتیب کافی نہیں ہو اُسکے ساتھ طریقہ تعلیم کو بھی مصل ہو اُس لیے ارکانِ مودۃ العلماء نے مدرسین دارالعلوم کے انتخاب میں پوری پوری جدوجہد کی ہو اور بہترین لوگوں کو اس کام کے لیے منتخب کیا ہو اور صرف و نحو کے درجہ کے لیے ایک مدرس کو کافی نہیں سمجھا اس سال ایک مدرس کا اور ضافہ کر دیا ہو جس سے امید ہو کہ چھوٹے بچوں کی تعلیمی پرداخت بہ نسبتِ پہلے اب زیادہ ہو سکے گی۔

بہ نسبت سال گذشتہ کے اس سال طلبہ کی تعداد بھی بڑھ گئی ہو اور اگزۃ العلماء میں تطایفِ تینے کی زیادہ گنجائش ہوئی اور داخلہ لاقامہ بن چکا ہو تا تو دو چند و ستہ چند طلبہ لے جاسکتے تھے۔ تاہم بہ نسبت سال گذشتہ کے اس سال چالیس طلبہ کا اضافہ ہوا ہو پچھلے سال اپریل ۱۹۱۶ء تک ستر طلبہ درجِ رجسٹر ہوئے تھے اور اس سال اب تک ایک سو طالبِ علموں کا نام درجِ رجسٹر ہو چکا ہو جن کی اوسطِ ماضی ۹۴ ہو ان میں ۹۵ طلبہ دارالاقامہ میں رہتے ہیں اور ۲۵ طلبہ کو مودۃ العلماء کی جانب سے وظیفہ دیا جاتا ہو۔

گوشواره حساب و صرف نذوة العلماء دارالعلوم

من ابتداء یکم اپریل ۱۳۹۱ لغایت ۳۱ مارچ ۱۳۹۲

نمبر	تفصیل مدت آمدنی	مقدار			تفصیل مدت خرج	مقدار			نمبر
		روپیہ	آنہ	پائی		روپیہ	آنہ	پائی	
۱	۲	۳	۴	۵	۲	۳	۴	۵	۱
	بقایا ۳۱ مارچ ۱۳۹۲	۳۱	۱۰	۰	تختہ ملازمین دارالعلوم	۲	۱۰	۰	۱
	تحويل بنگال بنگال محمد علی	۱۰	۰	۰	وظائف طلباء غیر مستقیم	۲	۱۰	۰	۲
	تحويل سرائے محفوظ ماہ ۱۳۹۲	۱۰	۰	۰	ڈاک دارالعلوم	۳	۱۰	۰	۳
	تحويل متحصصا جبال ۱۳۹۲	۱۰	۰	۰	طبع دارالعلوم	۴	۱۰	۰	۴
۱	تعلیم دارالعلوم	۱۰	۰	۰	خرید کتب درسیہ	۵	۱۰	۰	۵
۲	وظائف طلبہ	۱۰	۰	۰	نگارن رخصتی نزول دارالعلوم	۶	۱۰	۰	۶
۳	انعام تفسیر و حدیث	۱۰	۰	۰	دور الاقامہ	۷	۱۰	۰	۷
۴	چندہ تعمیر مسجد	۱۰	۰	۰	طبع پرچہ امتحان دارالعلوم	۸	۱۰	۰	۸
۵	چندہ تعمیر دارالاقامہ	۱۰	۰	۰	کتب خانہ دارالعلوم	۹	۱۰	۰	۹
۶	عام اغراض نذوة العلماء	۱۰	۰	۰	مرمت و صفائی دارالعلوم	۱۰	۱۰	۰	۱۰
۷	چندہ کلینت	۱۰	۰	۰	تختہ و کلا دارالعلوم	۱۱	۱۰	۰	۱۱
۸	امانت	۱۰	۰	۰	تختہ ملازمین نذرة العلماء	۱۲	۱۰	۰	۱۲
۹	زکوٰۃ	۱۰	۰	۰	سفر خرچ و کلا	۱۳	۱۰	۰	۱۳
۱۰	فروخت کتب کتب خانہ	۱۰	۰	۰	سفر خرچ عہدہ داران	۱۴	۱۰	۰	۱۴
۱۱	فروخت کتب روئداد	۱۰	۰	۰	طبع نذوة العلماء	۱۵	۱۰	۰	۱۵
۱۲	رسالہ النذوة	۱۰	۰	۰	ڈاک نذوة العلماء	۱۶	۱۰	۰	۱۶
۱۳	چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم	۱۰	۰	۰	متفرقات ساز خرچ نذوة العلماء	۱۷	۱۰	۰	۱۷
۱۴	محمد ہاشم ہواری معلم دارالعلوم	۱۰	۰	۰	مصارف جلسہ لائے نذوة العلماء	۱۸	۱۰	۰	۱۸
۱۵	متفرقات نذوة العلماء	۱۰	۰	۰	مجاہداری نذوة العلماء	۱۹	۱۰	۰	۱۹
	میزان صفحہ	۱۰	۰	۰	میزان صفحہ	۲۰	۱۰	۰	۲۰

ردیف	تفصیل مبالغ آمدنی	مقدار				تفصیل مبالغ خرج	مقدار			
		۳	۴	۵	۱		۳	۴	۵	۱
	میزان صفه سابق	۲۰	۱۰	۵		میزان صفه سابق	۲۰	۱۰	۵	
۱۶	دارالارقامه	۲۰	۱۰	۵		امانت	۲۰	۱۰	۵	
۱۷	لگان ارضی نزول	۲۰	۱۰	۵		سید محمد هاشم بهاری شعلم	۲۰	۱۰	۵	
۱۸	دایمی ڈاک	۲۰	۱۰	۵		متفرقات سائنس و دارالعلوم	۲۰	۱۰	۵	
	میزان اصل آمدنی	۲۰	۱۰	۵		زکوٰۃ	۲۰	۱۰	۵	
	دایمی حساب الخرج	۲۰	۱۰	۵		رسالہ اندودہ	۲۰	۱۰	۵	
	میزان سال حال	۲۰	۱۰	۵		تعمیر دارالعلوم	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		مفر خرج دارالعلوم	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		خرید و فریجہ دارالعلوم	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		میزان کل اصل مصارف	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		حساب الخرج	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		میزان کل مصارف	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		بقایا سال سابق ۱۹۱۷ء	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		تحویل بنگال و بنگال کفایت	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		تحویل معتمد صاحب مال	۲۰	۱۰	۵	
	میزان کل سال حال بقایا سابق ۱۹۱۷ء	۲۰	۱۰	۵		میزان کل	۲۰	۱۰	۵	
		۲۰	۱۰	۵		محمد علی حسن (مستمال)	۲۰	۱۰	۵	

نقل تنقیح جناب مولوی نظام الدین حسن حبیبی اہل منقح حسابات و علماء

متعلق گوشوارہ آمد و صرف وۃ العلماء میں ابتداً کلمہ اریل ۱۹۱۶ء لغایت ۱۳ مارچ ۱۹۱۷ء

گوشوارہ سالانہ بابہ سین ۱۹۱۶ء ۱۹۱۷ء لغایت ۱۳ مارچ ۱۹۱۷ء دست میں جلد طبع ہو کر شائع کیا جائے

نظام الدین حسن حبیبی - لے بی ایل
تنقیح حسابات وۃ العلماء، لکھنؤ۔

رپورٹ ختم ہونے پر جناب مولوی عبدالعزیز صاحب نے تحریک کی رپورٹ منظور کی جلسہ
جسکی تائید مائتیل سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے کی اور رپورٹ بالاتفاق منظور کی گئی، بعد ازاں
جناب صدر انجمن کی طرف سے تجویز نمبر حسب ذیل الفاظ میں پیش کی گئی۔

”اس جلسہ کی رائے میں مسلمان باشندگان ہند کو جو گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ امن و امان سے

زندگی بسر کر رہے ہیں لازم ہو کہ موجودہ زمانہ میں بھی اپنے وفادارانہ طریق عمل کو قائم رکھیں“

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے جناب صدر انجمن نے مختصر تقریر فرمائی جس کا ماحصل

حسب ذیل ہے۔

”آپ نے فرمایا کہ اسلام نے ہم کو تہذیب و تیار و راج کی تعلیم دی ہے اسی لیے بچے والدین کا
اور چھوٹے پیرائے سال بزرگوں کا ادب کرتے ہیں اگرچہ اس نے مانگی یہ کیفیت ہے کہ بچہ ہر چیز کی علت و
سبب دریافت کرتا ہو اگر سبب لیل و نہار رہا تو خدا حافظ ہو، بہر حال مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ
اُن کو حکام کی اطاعت و وفاداری کی تعلیم دی گئی ہے یعنی یہ جایا گیا ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہو
اُنکی اطاعت کرو اور اگر تم کو کوئی شکایت ہو تو اُسکو ادب و شایستگی سے پیش کرو واقعہ ہجرت حبشہ سے
اسلام کے طریق عمل کا اندازہ ہو سکتا ہے جو غرض ہر حکومت و گورنمنٹ کے ماتحت وفادارانہ زندگی ہمارا طریق عمل

ہونا چاہیے اسکے لئے کسی رزلویشن کی مطلق حاجت نہ تھی لیکن چونکہ آجکل زمانہ بھڑکنے لگی ہوئی ہو اور عناصر اربعہ ہم مصروف پیکار میں اور لوگ ترمیم بجاۃ کامصداق بن رہے ہیں اور گورنمنٹ کے مشکلات میں اضافہ ہو گیا جو اس لئے گورنمنٹ کی مصروفیت کے زمانہ میں امن وامان کا قائم رکھنا ہمارا فرض ہے یعنی اس موقع پر امن وامان قائم رکھنے میں ہم کو گورنمنٹ کی مدد کرنا چاہیے۔ لہذا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ لوگوں کو قیام امن و وفادارانہ طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیں۔
مذکورہ بالا تقریر کو لوگوں نے عام طور پر پسند کیا اور تجویز غیر (۱) بالاتفاق منظور کی گئی۔

اسکے بعد آئرلینڈ کے سربراہ سر جیمز کونولٹ نے اپنی تقریر میں جنوبی ہند کا سالانہ اجلاس منعقد ہو گا چنانچہ یہ اجلاس زیر صدارت آئرلینڈ کے سربراہ سر جیمز کونولٹ کے حالات ہم عدم گنجائش کی وجہ سے ندوۃ العلماء کی سالانہ روداد میں شائع کرنے سے معذور ہیں

افتتاحی اجلاس ختم ہونے سے پہلے لارڈ فیلڈ گورنر مدد اس کی چٹھی حاضرین کو سنائی گئی کہ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ترجمہ چٹھی پرائیویٹ سکرٹری گورنر مدد اس

موضوعہ۔ اپریل ۱۹۱۷ء

جناب من ابجو اب اس عنایت آئینہ دعوت کے جو آپ نے ہر کلسنی کو جلسہ ندوۃ العلماء کی شرکت یا اسکے افتتاح کے لیے دی تھی، میں ہر کلسنی کے رنج کا اظہار کرتا ہوں کہ یکایک کاموں اور دوسرے کاموں کا اتنا بار اُن پر ہو گیا ہے کہ میں اضافہ کرنا ممکن نہیں۔

میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ جلسہ ندوۃ العلماء میں ہر کلسنی کی بھی خواہی اور ان کی اس توقع کا اظہار کر دیں کہ ہر کلسنی یہ چاہتے ہیں کہ اس جلسہ سے اراکین ندوۃ العلماء کے توقعات پورے ہوں

مندرجہ بالا چٹھی منانے کے بعد مذکورہ علما کا افتتاحی جلسہ کیجئے ختم ہوا اس اجلاس میں شریک
ایف آر ٹیج کفٹر پولیس اور سٹرا و انڈم پے اسٹنٹ کفٹر پولیس آخر تک شریک ہے۔
شب کو حسب دستور عام جلسہ و عطا منقہ ہوا جس میں ہزاروں مسلمان شریک تھے۔

دوسرا اجلاس

۸۔ اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۵ھ کو یکشنبہ

۹ بجے صبح سے ۱ بجے تک

سب سے پہلے مولوی حسین میان صاحب خلع مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پہلواروی نے
قرآن مجید کی تلاوت کی اُس کے بعد جناب مولوی حکیم سید خزال الدین صاحب فخری میلپوری نے تجویز نمبر ۱
حسب ذیل الفاظ میں پیش کی۔

”یہ جلسہ جناب نواب وقار الملک بہادر کے انتقال پر ملال کو قومی مصیبت خیال کرتے ہوئے اپنے دلی
ریج و تاسف کو ظاہر کرتا ہوا اور تجویز کرتا ہے کہ نواب صاحب مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور اُس کے
پسماندوں سے دلی ہمدردی ظاہر کی جائے۔“

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے مجھ کو نے نواب صاحب مرحوم کے کھنائل و محاسن کا ذکر کیا اور فرمایا
کہ وہ ہماری قوم کے نہایت ممتاز و نامور شخص تھے اور کالج مین نہ ہی رنگ پیدا کرنے اور دینداری کے
پھیلانے میں ناہنوں نے نہایت سعی و کوشش کی۔

مولوی عبدالمداح صاحب محافظ حاج نے اسکی تائید کی اور تمام حاضرین نے مرحوم کے لیے
دعائے مغفرت مانگی اُس کے بعد جناب مولوی محی الدین صاحب چیدہ نے تجویز نمبر ۲ حسب ذیل الفاظ میں

پیش کی:-

”یہ جلیلہ جناب مولانا مفتی محمد لطیف صاحب علیہ الرحمۃ کی وفات پر اپنے دلی بیچ و آفس کا اظہار کرتے ہوئے تجویز کرتا ہوں کہ اس کے لیے وطن معقوت اور اس کے پس ماندوں سے اظہار ہمدردی کیا جائے۔“

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے فاضل عمر نے بیان کیا کہ میرے ذمہ ایک دردناک فرض مقرر کیا گیا ہے آپ کو معلوم ہو گا کہ ہاری زبان میں ایک لفظ احساس ہے جو ہمارے تعلقات ارشدہ واری و مشاگردی و استاد و کو شامل ہے، اس احساس کی بدولت انسان انسان بن سکتا ہے اور یہ احساس زندگی کے ساتھ منقطع نہیں ہو جاتا بلکہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے، اسی احساس کا اثر ہے کہ مدوۃ العلماء نے اپنا فرض خیال کیا کہ وہ مرحوم کی تعزیت کا رد و لیوشن پاس کرے اگر آپ مولانا مرحوم کے حالات زندگی پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ انکو مدوۃ العلماء سے کیا علاقہ ہو مدوۃ العلماء سے علاقہ رکھنا گویا تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے علاقہ رکھنا ہے۔ مولانا مرحوم کو تمام ہندوستان اور جنوبی ہند سے خاص تعلق تھا یہاں جو علم کی نہرین جاری ہیں ان کا سرچشمہ مولانا مرحوم ہی کی ذات مبارک تھی، مدراس کے پہلے اجلاس کے موقع پر جبکہ کچھ شکوک تھے ناظم مدوۃ العلماء نے ان کا عہدگی سے ازالہ کیا لیکن پھر مولانا مدوح نے اس طریقہ سے سمجھایا کہ میں سمجھ گیا، اگر میں مولانا مدوح کی زیادہ تعریف کروں گا تو وہ سلسلہ تلمذ کی وجہ سے بھی جائے گی۔ لیکن مشک آنست کہ خود بود، علما ہاری قوم کی آبا سے روحانی ہیں اس لیے قابل عزت ہیں۔ لہذا میں شریک کرتا ہوں کہ اس تجویز کو پاس کیا جائے۔

مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ فاضل و یلو نے جو تجویز پیش کی ہے میں اس کی تائید کے لیے کھڑا ہوں میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ مولانا مرحوم کو مدوۃ العلماء سے کیا تعلق تھا؟ حضرات مولانا مدوح حقیقت بنامیان مدوۃ میں سے ہیں اور انکو مدوۃ العلماء سے تعلق تھا اسکو الفاظ میں ظاہر کرنا دشوار ہے اگرچہ موت اہل عالم موت العالم عام طور پر مشہور ہے لیکن مولانا مرحوم حقیقت اسکے صحیح مصداق تھے

میں مدد تک انکی صحبت میں رہا ہوں اور انکے محاسن و کمالات سے واقفیت حاصل کرنے کا جو موقع ملا ہجڑا میں نے کبھی انکی مجلس میں ہر گونہ نہیں سنی جب کبھی کفر کا فتویٰ انکے سامنے پیش ہوتا تھا تو وہ اُس پر دستخط نہیں فرماتے تھے۔ مولانا مرحوم بذات خود ایک یونیورسٹی تھے۔ ہندوستان کے تمام نامور علما انکے سلسلہ تلمذ میں داخل ہیں۔ بھانیان ندوۃ العلماء میں بھی قریباً ہر شخص کو انکے سلسلہ تلمذ میں داخل ہونیکا شرف حاصل تھا۔ انکی وفات پر انظار رنج و الم اس لیے کیا جاتا ہے کہ لوگوں کے دونوں احساس پیدا ہو غرض میں نہایت جوش سے اس تجویز کی تائید کرتا ہوں، چنانچہ یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

اسکے بعد مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری نے تجویز نمبر ہر پیش کی جسکے الفاظ حسبِ نیل ہیں:

"یہ جلسہ شمس العلماء مولانا عبدالوہاب صاحب بہاری شمس العلماء مولانا غلام رسول صاحب مدرسی اور مولانا مرتضیٰ صاحب مدرسی کی وفات پر اپنے دلی رنج و حال کا اظہار کرتے ہوئے انکے لیے دلعلم و منفرت کی تحریک کرتا ہے"

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے محرک نے بیان کیا: "حضرات اگرچہ مخلوقات پر اللہ جل شانہ کی نعمتیں بے شمار ہیں لیکن سب سے بڑی نعمت علم ہے علم ایسی نعمت ہے کہ جس سے انسان خود بھی لطف مقرر حاصل کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ ایک غلوک الحال عالم جو کتب تنہائی میں بیٹھا ہو مطالعہ کتب کرتا ہے، یا مباحثہ و مذاکرہ سے جو لطف حاصل کرتا ہے وہ سلاطین کو بھی میسر نہیں ہے۔ اس لیے علمائے ربانی کا دنیا سے اٹھ جانا ایک ایسا واقعہ ہے جس پر ہر شخص کو ماتم کرنا چاہیئے۔ چونکہ وقت کم ہے اس لیے میں کوئی طویل تقریر نہیں کروں گا، بجھو اُمید ہے کہ آپ اس تجویز کی تائید کریں گے،

مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا حضرت! آج کا اجلاس صبح سے مجلس ماتم بنا ہوا ہے، داستان رنج و الم کچھ سطح چٹری ہے کہ ختم ہونے پر نہیں آتی۔

انجام دینے کا موقع دیا ہو، لیکن اسکے ساتھ ہی ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ موجودہ تعلیم اس قابل ہو کہ جلد گورنمنٹ اُس پر نظر ثانی کرے ماہرین تعلیم ہرگز یہ نہ کہیں گے کہ مذہبی تعلیم غیر مفید ہے۔ بلکہ اکثر اوقات کار صحاب نے تسلیم کیا ہو کہ موجودہ تعلیم کا اصلی نقص یہ ہو کہ اُس میں مذہبی تعلیم کا عنصر نہیں ہے۔

لارڈ مارڈنگ نے ایک موقع پر بیان کیا تھا کہ ہماری تعلیم میں ایک خرابی ہو، جو چیز ہمارے یہاں نہیں پائی جاتی وہ خدا ہو، لیکن یہ چیز ہمارے مسلمانوں کے یہاں موجود ہے، اور ہم اُس کو چھوڑنا نہیں چاہتے لہذا ہم کو اجازت دیجائے کہ ہم مذہبی تعلیم کا مستقل انتظام کریں جو گھنٹے اب نئے جاتے ہیں وہ نا کافی ہیں، جو لڑکا ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ذمہ داری کے بوجھ اور احساس کے ساتھ کام کرتا ہو، وہ دنیات کی تعلیم کے لیے وقت نہیں نکال سکتا بلکہ دنیات کے مدرس اُس کو اجازت دے دیتے ہیں کہ وہ انگریزی کے لیے تیاری کرے جو مستقل کام ہو لہذا ایسا وقت جو مذہبی تعلیم کے لیے مفید ہو صرف باضابطہ اوقات کے اندر مل سکتا ہو کیا سبب ہو کہ انجیل کی تعلیم کے لیے تو وقت ہے لیکن قرآن مجید کے لیے نہیں ہو، کہا جاتا ہو کہ انجیل کی تعلیم ہمیشہ سے ہوتی ہو، لیکن یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

گورنمنٹ انگریزی علوم و فنون کو بھیلانا چاہتی ہو اور ہم اسکے ساتھ اپنی زبان میں مذہبی تعلیم بھی دینا چاہتے ہیں اگر گورنمنٹ مذہبی و اخلاقی تعلیم کا فیصلہ ہماری رائے و اختیار پہ چھوڑے تو وہ ہماری اخلاقی خوبیاں شاہدہ کر سکتی ہو اگر مسلمانوں کو مسلمان رکھا جائے تو وہ ہمیشہ وفادار رہیں گے۔

اسی طرح ہماری یہ بھی خواہش ہو کہ جو طلبہ انجیل نہ پڑھنا چاہیں ان کو اُس کا اختیار دیا جائے۔
خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب نے اس تجویز کے متعلق ترمیم پیش کی اور مختلف حصے بے

اس تجویز پر مباحثہ کیا آخر کار جناب صدر نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ تجویز نظر ثانی اور دوبارہ غور و فکر کے لیے جماعت استقبالیہ کے سپرد کر دی جائے غرض یہ تجویز ملتوی کر دی گئی۔

اس کے بعد تجویز نمبر ۶ جو پر و گرام کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ۶ پر درج ہو خود محترم صدر نے پیش کی اس تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

”یہ جلسہ دارالعلوم حیدر آباد دکن کے اصلاح نصاب اور ترقی کو بہ نظر مسرت دیکھتا ہوا امید

کرتا ہو کہ حسب وعدہ دارالعلوم حیدر آباد کو نشر فی یونیورسٹی کے درجہ تک جلد پہنچایا جائے۔“

محترم صدر نے مذکورہ بالا تجویز کو پیش کرتے ہوئے ایک دلچسپ تقریر کی جس کا ماحصل یہ ہے کہ ناظم صاحب اور بعض دوسرے اصحاب کو معتز فریو سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کے نصاب میں اصلاح ہونے والی ہو، ریاستوں کی خبروں کے متعلق جب تک صاف صاف معلوم نہ ہو کہ کیا نہیں جاسکتا، تاہم محکمہ یہ خبر سن کر نہایت خوشی ہوئی کہ اصلاح نصاب کی طرف اب ہر جگہ لوگ متوجہ ہو رہے ہیں۔ ہم مولویوں پر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ پڑانے نصاب کی اصلاح نہیں کرتے اب تک پڑائی لکھائیں

پڑھاتے چلے آئے ہیں لیکن ہم مذکورے اس الزام سے بری ہیں کیونکہ بمصدق

سوختہ خود را و طرز سوختن شمع را پر و اندر آموختہ

یعنی اصلاح نصاب کا اصلی محرک مذکورہ علما ہوا اور سب سے پہلے مذکورہ علما ہی نے اس کے

لیے آواز بلند کی جسکی صدائے بازگشت گویا حیدر آباد و بھوپال بلکہ مصر و دیگر ممالک اسلامیہ تک پہنچی

اصلاح نصاب کے نام سے لوگ خواہ مخواہ گھبرائے ہیں اور درس نظامیہ کو ناقابل تفسیر سمجھتے ہیں حالانکہ

جیسے بزرگ ملا نظام الدین نے یہ ہرگز نہیں کہا تھا کہ اب اس نصاب میں ہاتھ نہ لگانا یہ ہمیشہ قیامت

تک یوں ہی رہیگا ایسا کہ المصطفیٰ و نصاب میں برابر تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں اور

ہونگی اس تبدیلی کا مقصد یہ ہے کہ روشن خیال علما پیدا ہوں جن کل بھی عرض کر چکا ہوں کہ زائد بدلنا

جانتا ہوا سلیسے زمانہ کے ساتھ ہم کو بھی بدلتا چاہیے۔ اور یہ سب خیال میں شیعہ شیخی اہل حدیث سب کو ایک نصاب پڑھانا چاہیے۔ ان باتوں کو سن کر لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم کوئی نیا مذہب بنانے والے ہیں لیکن خدا جانتا ہے کہ یہ ہم لوگوں پر اتہام ہے۔

ابتداء میں جب ندوۃ العلماء نے اصلاح نصاب کے مسئلہ کو چھیڑا تو کس قدر شور و غل برپا ہوا یہاں تک کہ علمائے ندوہ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور طرح طرح کے فتوے ہم لوگوں نے دیکھے جن پر مرجع شریعت، مستطیل، مدور و مہرین لگی ہوئی تھیں لیکن خدا جانتا ہے ندوہ ہٹا نہیں آخر کار حق کو فتح ہوتی، بعض اوقات لوگ جھوٹ بول کر فتح حاصل کر لیتے ہیں اور سرخرو دین جاتے ہیں لیکن یہ فتح عارضی ہوتی ہے اسکا انجام بُرا ہوتا ہے، حضرت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ آپ کے سامنے ہے وہ نہایت بے رحمی سے شہید کیے گئے، اور زن و فرزند قید کیے گئے لیکن آخر کار دنیا میں دُعا حسین کا بجا نہ کہ میر کا۔

غرض اصلاح کے معاملہ میں ہم کو کسی کی پروا نہ کرنا چاہیے، بلکہ ہمیشہ ثابت قدم رہنا چاہیے، جب اصلاح کا کام شروع ہوتا ہے تو لوگ ہمیشہ شور و غل برپا کرتے ہیں لیکن آخر کار زمانہ ان کو مستام ضرورت میں خود دکھا دیتا ہے اور جس کام سے ابتداء میں لوگ اعراض کرتے ہیں آخر میں اُسکو خود کرتے ہیں۔ اور بعض ناعاقبت اندیش لوگ سب کے آخرین کرتے ہیں، غرض میں نہایت مسرت کے ساتھ کس تجویز کو پیش کرتا ہوں امید ہے کہ آپ منظور کریں گے، چنانچہ تائید کے بعد یہ تجویز بالافتاق پاس کی گئی۔ اسکے بعد جناب مولانا عبد المجید صاحب ایچ پی ٹی شریعت لائے اور آپ نے تجویز نمبر پینس کی جسکے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

”ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ تحریک کرتا ہے کہ مدارس میں ایک مرکزی مجلس اشاعت الاسلام کے نام سے باضابطہ قائم کی جائے وہ اپنا مستقل سرمایہ غریبا کی تعلیم، مساجد اسلامیہ کی اصلاح، اور عام مسلمانوں کی بہبودی کے واسطے قائم کرے اور بذریعہ اہل عظیم و مبلغین کے اُس کا انتظام کرے اور اس

مجلس اشاعت الاسلام کا دستور العمل زیر نگاہ فی معین اللہ وہ مدرس مرتب کیا جائے:

اس تجویز کو مولانا عبد المجید صاحب نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ پیش کیا، اور اشاعت اسلام کے مسئلہ پر غیر منفرد تقریر کی جسکی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگرچہ ہندوستان کی قریباً ہر اسلامی مجلس کے مقاصد میں ایک مقصد اشاعت اسلام بھی رکھا گیا ہو لیکن کافی سرمایہ نہونے کی وجہ سے اب تک یہ کام باقاعدہ طور پر نہیں شروع کیا گیا۔ ہمارے صوبہ میں محدود سرمایہ جمع کیا گیا ہے جو کافی چھوٹی تنخواہوں کے واسطے دورہ پر بھیجے گئے تو انھوں نے اشاعت اسلام کو تو علمی دیکھا خود اپنا کام شروع کیا۔ اس لیے میرے خیال میں اس کام کو کافی سرمایہ سے باقاعدہ طور پر کرنے کی ضرورت ہے۔ یعنی اس کام کو جاری کرنے کے لیے کم از کم پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ لہذا اس کام کے لیے ہم کو پانچ لاکھ روپیہ بطور سرمایہ جمع کرنا چاہیے۔

مسلمانوں کا اصلی کام امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہوا ہے ہم مسلمان جب اشاعت اسلام کے فرض کو ادا نہ کریں کیونکہ مسلمان رہ سکتے ہیں۔ اگر دہاں کے مسلمان اس کی ضرورت کو محسوس کر کے اسکو دل پر رکھ لیں اور صرف ایک ایک روپیہ دین جب بھی ۲۴ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے جس سے یہ ضروری کام نہایت آسانی سے شروع کیا جاسکتا ہو۔ خدا کے لیے ذرا دیہات کے مسلمانوں کے حالات دریافت کیجئے جسکے واقعات سنکر پلک بچھڑھ کو آتا ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگ ان مقامات پر جاتے ہیں اور ان کو اپنے مذہب میں داخل کر لیتے ہیں۔ لہذا ہم کو جلد ان دو افتادہ دیہات کے مسلمانوں کی خبر لینا چاہیئے۔ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی کام اشاعت اسلام تھا۔ اس لیے ہم سچے مسلمان ایسوقت ہو سکتے ہیں جب اس کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کریں لہذا میں تمام حاضرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سچے اسلامی جوش سے اس تحریک کی تائید فرمائیں۔

معزز محرر کی تقریر کے بعد آنریبل سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے ایک پرمغز تقریر فرمائی جو سنا

تجویز کی تائید کی اور عالیجناب شمس الحسن عبد الرحیم نے نہایت پرجوش و مؤثر لاجمین تائید مزید کی تقریریں ایسا سوز و گداز تھا کہ جس نے حاضرین کے دلوں کو جوش و انداز سے لبریز کر دیا۔ افسوس کہ یہ تقریر قلمبند نہیں ہو سکی ورنہ ہم ناظرین روداد کی خدمت میں پیش کرتے، غرض کسی قدر تفسیر لفظا کے بعد عام رے کی تائید سے یہ تجویز منظور کی گئی اور علمی ثبوت کے طور پر بزرگان مدلاس نے قریباً ۴۰ ہزار روپیہ کے عطیات کا اعلان کیا۔

۱۔ اس مبارک تجویز کے پاس ہونے کے بعد قریباً ۲ بجے اجلاس ختم ہوا۔
 ۲۔ بجے ۳۰ سے پہر کو مدعوہ العلماء کے پینڈال میں انجمن مشرقی اطباء جنوبی ہند کا سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب آنریبل خان بہادر میر اسد علی خان صاحب منعقد ہوا۔ اور جناب مولانا قاری شاہ محمد سلیمان صاحب نے مدرسہ طلبیہ قدوسیہ کے کامیاب طلبہ کو اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم فرمایا۔
 ۹ بجے شب کو حسب دستور اجلاس عام منعقد ہوا، اور سب سے پہلے مدرسہ لطیفہ ویلیور کے دو عربی خوان طلبہ نے باہم عربی زبان میں مکالمہ کیا جس پر جناب صدر نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور کلمات تحسین سے ان کا دل بڑھایا۔ بعد ازاں جناب مولوی سید عبدالواحد صاحب منہاوی نے حقانیت اسلام پر نہایت مبسوط مدلل اور پُر اثر تقریر کی جس کو تمام سامعین نے شوق و ذوق سے سنا۔ آخر میں مولانا شاہ نظام الدین صاحب جھجری نے وعظ بیان کیا جو بڑی دلچسپی سے سُنایا یہاں تک کہ ۱½ بجے شب کو جلسہ برخاست ہوا۔



اجلاس سوم

۱۶ جمادی الاخری ۱۳۳۵ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۷ء روزِ شنبہ

۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

حسب دستور ملاوت کلام مجید سے اجلاس شروع ہوا بعد ازاں جناب مولوی کنجی احمد صاحب نے اپنا عربی قصیدہ سنایا۔

القصيدة الخویة

انشدها المولوی کنجی احمد الخوی فی جلسته ندوة العلماء

بِزُهوٍ رَحِمَدٍ مَنْ هُوَ الرَّحْمَنُ
الْعَدُّ يَقْصُرُ عَنْهُ وَالْأَوْرَاقُ
يَهْدِي بِهِمْ لَصِراطِهِ الْمَنَّاكُ
يَتَفَاضَلُ مِنْ رَبِّنا الْقُرْآنُ
مَا نَالَ رِفْعَةً فَتَدْرِيهِ اخْدَانُ
صُنْهُ الْكَيَانُ اَنْ يَبْهَ الْبَرْهَانُ
وَجَمِيعُ كُتُبِ طَهْمَةِ الْفُرْقَانِ
وَبِأَخْبَرِ اَظْهَارُهُ وَبَيَانُ
لَا لَانِي مِنْ بَعْدِهِ اِنْشِيَانُ
مِقْدَرُ عَظَمَتِهِ ذَاتِهِ الْحَنَانُ

لَوْضُ الْمَقَالَةِ اِنْشَاءً زِدَاكُ
كَمْ نِعْمَةٍ جَاءَتْ مِنْهُ مَعَ عَصِيَانِنَا
الْأَرْقُوعُ الْأَرْسَالُ لِلْوَسْلِ الْأَلِي
لَا كُلُّهُمْ بِالْإِسْتِوَاءِ فَقَدْ أَتَى
فَمَحَمَّدٌ خَيْرُ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ
نُورُ الْوُجُودِ وَأَوَّلُ الْمَوْجُودِ مَنْ
لُسُخْتُ بِمِلَّتِهِ الْمَذَاهِبُ وَالْمِلَلُ
مِنْ أَوَّلِ الْأَزْمَانِ لَا تَرَجَمَالُهُ
فَنَحْنَا كُلُّ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدُ
مَلَى عَلَيْهِ سَلَامٌ وَعَلَيْهِمْ

مِنْ أَجْلِ هَذِهِ الْخَلْقِ جَاءَ كَاتِبِيَا
 ظُلُمَاتٍ جَهْلٍ فِي أَنْجَابِ سَنَاهُمْ
 وَشَرَايِعِ الْإِسْلَامِ بَعْدَ مَمَاتِهَا
 مِنْ هُؤُلَاءِ جَمَاعَةِ الْعُلَمَاءِ فِيهِ
 كِبَارُ أَعْلَامِ خِيَارِ أُلُكُمَلِ
 حِينَ أَنْتَدَاهُمْ أَنْجَمُ الْجُوزِ أَنْزَلِي
 لِلْمُتَّقِينَ أَيْمَةً فِيهِمْ أَسَا
 الْإِقْتِدَاءِ بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ كَمَا
 فَادَا ابْتَدَى كُلُّ الْأُمُورِ لَهُمْ عَلَى
 أَرَاءِهِمْ بِإِصَابَةٍ مَشْهُورَةٍ
 بَأَعْيَ قَصِيدَةٍ فِي ثَنَائِهِمْ عَاجِزُ
 مَقْصُودُهُمْ رِغَاءُ دِينِ اللَّهِ وَالْ
 بِحَسَانِ مَوْعِظَةٍ وَدَعْوَةٍ حَكِيمَةٍ
 وَجِهَادُهُمْ لِسَبِيلِ رَبِّي دَائِمًا
 دَارُ الْعُلُومِ وَدَارُ قُوَى دَارِهِمْ
 دَارُ الْيَتَامَى عَلَيْهِمْ تَرْبِيَةٌ
 مِنْ فَوْقِ عِشْرِينَ السَّنِينَ لِنَلَاةِ
 مَنْ أَخْلَصُوا لِلَّهِ دِينَهُمْ وَلَا
 يَبْقَى مَا تَرَكْنِي فِي قُوَّةِ

عُلَمَاءُ أُمَمِيَّةٍ أَوْ هَمُّوا الْخَوَاتِمَ
 بِسَنَائِهِمْ كَمَا فِي الضَّلَالِ مُبَاتٍ
 حَيْثُ لَهَا مِنْ رُوحِهِمْ رِيحَانُ
 تَانِدُ وَهْ الْعُلَمَاءُ لَهَا الْعُلُوانُ
 بَاهَتِ بِرُؤُوقِ نُورِهَا الْبَلَّةُ أَنْ
 تَحِلَّتْ ظِلَامُ مِنْهُمْ لَهَا الْهَيَّانُ
 الْمُهْتَدُونَ وَمَنْ لَهُمْ إِيْمَانُ
 بِالْتَّجَرُّعِ يَهْدِي مُنْتَهَى الْأَحْزَانُ
 شَوْزِي فَهَلْ لِلشَّيْءِ مِنْ شَكَاكُنْ
 أَنْظَرُهُمْ بَدَلًا لِإِثْلِ إِمْعَانُ
 بِمَدَنِيهِمْ لَا لَا يُخْبِطُ لِسَانُ
 إِصْلَاحِ خَلْقِ اللَّهِ وَالْإِحْسَانُ
 وَبِأَحْسَنِ فَيْدِ الْهُمُ تَنْبِيَانُ
 بِأَحْسَنِ الْحُجَّةِ الْحَبْلِيَّةِ تَرَانُ
 تَصْنِيفُ كُتُبِ الْإِصْلَاحِ ضَمَانُ
 أَيْتَامُنَا بَرَكَا تَهُمْ أَفْنَانُ
 الْعُلَمَاءِ يَقُودُ زِمَامُهَا فُرْسَانُ
 جَيْشُ يَهُوْلَهُمْ وَلَا طَوْقَ فَنَانُ
 وَمَتَانِ يَعْزِلُ لَهَا الْإِفْهَانُ

جَازَاهُمُ الْفَضْلَ الْمَآ وَكَانَ الْحَسَنُ
 فَلِاجْلِ حَسَنِ الظُّمْرِ فِيهَا وَالصَّفَا
 جَاهَا حُكُومَتُهُ هَذَا عَطْفًا لَهَا
 يُعْطِيَتْ عَامِيَّةً وَيُبْقَعَةُ
 فَالْحَقُّ فِيكُمْ لَازِمًا مَدَادُهَا
 يَنْوَاجِدُ عَضْوًا عَلَيْهَا وَاتَرْتَبُوا
 اسْلَافَكُمْ جَادُوا بِأَرْوَاحِهِمْ
 مَا بَالُكُمْ أَخْلَافُهُمْ فِي مَا لَكُمْ
 لَا تَهْمِلُوهَا عَنْ مَعُونٍ فَاجْهَدُوا
 أَنَا وَقَعْنَا فِي زَمَانٍ قَدْ لَعِبَ
 فَالْغَفْلَةُ لِحُسْرَانٍ وَهِيَ هَلَاكُنَا
 وَالْإِعْتِصَامُ بِحَبْلِ رَبِّي فَالْسَّعَا
 هَذَا الْخِتَامُ حَوْلَهُ الْبَاقِي عَلَى
 لَا أَطْلُبُ لِنَفْسِي أَوْ قَاتِلِكُمْ
 لَا بَدَّ مِنْ أَفْرَاطِ شُكْرَانِ الْمَلِكِ
 شُكْرِيَّةً بِحُكُومَتِهِ الْمَدْرَاسِ جَلُّ
 شُكْرِيَّةً يَا أَهْلَ الْإِسْتِقْبَالِ وَالْ
 وَاجْعَلْ إِلَهِي جَمْعَنَا فِي رَحْمَةٍ
 لَا تَجْعَلُنَا مِمَّا شَقِيًّا بَلْ سَعِيٍّ

دِينًا وَدَارَيْنِ الْعِلِّيِّ الدِّيَّانُ
 وَبِهَا السَّلَامَةُ مِنْهُجًا وَأَمَانُ
 بِعِنَايَةِ جَادَتْ لَهَا الْيَمْعُونُ
 مَرْضِيَّةً مِمَّا لَهَا الشُّكْرَانُ
 يَا أَسْخِيَاءَ الْقَوْمِ وَالشَّجْعَانُ
 مَا عَابَكُمْ فِي شَانِهَا أَفْرَانُ
 فِي مِثْلِ هَذَا الْخَيْرِ يَا حُلَّانُ
 فِي أَمْرِ هَذَا الْخَيْرِ مَا ذَا الشَّانُ
 فِي أَمْرِهَا لَا مَسْكُمْ لِنَسِيَانُ
 بِفَخَارِنَا الْمَاضِي فَيَا حُسْرَانُ
 فَالْإِلَازِمُ الْجَمَاعُ لَا الْفُرْقَانُ
 دَةُ هَذِهِ يَا أَيُّهَا الْأَعْيَانُ
 أَفْكَارُ كَيْسٍ هُوَ الْضَيْفَانُ
 بِالْصَّرْفِ يُعْفَى عَنْ مُسِيٍّ عَصِيَانُ
 ذَا الْقَيْصَرِ الْهِنْدِيِّ وَالْبُرْطَانُ
 وَيَصْدُرْنَا أَشْرَافُنَا الشُّكْرَانُ
 مَدْرَاسِ الْكِرَامِ كَلِّمُوا زَانُ
 وَالْإِفْرَاقُ بِعِصْمَةِ غُفْرَانُ
 دَاكُنَا اجْعَلْ بِالنَّبِيِّ سُلْطَانُ

وَعَلَيْكَ وَالْآلِ الصَّحَابِ مِنَ الصَّلَاةِ — وَتَعَالَى اللَّهُ الْمَوْلَى السَّامِعُ الْعَلِيمُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَتَمَ مَا أَيْدَى رَوْضُ الْمَقَالَةِ إِنَّهَا تَزْدَانُ

مولوی احمد صاحب کنجی کے قصیدہ کے بعد جناب مولانا شیخ محمد صاحب ادیب دارالعلوم کا قصیدہ
مولوی محمد حسن صاحب تنقلم دارالعلوم نے پڑھ کر نایا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وقلت فی شکتہ عند ذهاب علماء الندوة وبعض اركانها للاحتفال
فی مدارس وارسائہا من لکنائے ومعناظم الندوة ذكرت فیہا ان
دارالعلوم غیر تامۃ وترجیت منہم ان یجتہدوا فی اتمامہا بقولی

ونادت ولكن من یحببنا ہا
لتبلغ منہم ما یزیل عناہا
جفوها ولم یعنوا برفع بناہا
ولم یعبأ وَا بِالطَّالِبِینِ وَلَا ہا
شکت بلسان الحال طول جفاہا
اولی ہمتہ علیا تشید سماہا
وطال علیہا آرزبہا وعناہا
بکاء فہل عین تعیر بکاہا
بدارمتی ادعوا جاب صداہا
فطلا بجاہم یومہا وصدہا
جیاعا واطعاً ہوشد ید صداہا

شکت بلسان الحال طول جفاہا
وشدت الی مدراس مدراس حلہا
وجاءت الیہم تستغیث من الاولی
ولم یکملوا ما قد بقی غیر کامل
ولم یجہدوا فیہا التتیمہا فقد
عسا اهل مدراس من حل قرعہم
فی اندرۃ قد کد والدہر صفوہا
خلیل لہ یبق الجفاء لنا ظری
فنا بکی من ہجر طویل وغربۃ
احاط بہا الافلاس من کل جانب
یصیحون فیہا کل یوم ولیلۃ

فیا اهل دین الله قوموا فبادروا
 نجاؤا الى مدراس يستجد ونهم
 يقولهم خبر نبیل معظم
 فتی همہ التقوی و همہ نفسه
 فتی قد جنى من كل فن ثماره
 قریب الى اهل الشریعة والتقى
 عفیف عن الاموال الا بحقها
 فیا عبد سبحان الذى شاعریته
 الیک فشم رسا عدا فی مرامهم
 و لیس لهم فیما ارى من مساعده
 خلیل هل من سامع لشکیة
 الم تر بالاعلام جاءوا للتى
 الم تعلموا ما قد اتوا الطلاب
 بها غر ف مینیة غیر انها
 سواکم اهل الفضل والبذل والنذل
 فهل سامع قولاً لصد راتی بها
 لشروان منسوب بالبحان لقبوا
 اذا عدا اهل البذل عدو له اولاً
 وهذا الیاء فی بوخلیل محمد

لنصر عباد الله من علمائها
 یقودهم این الوصى وطائها
 وذلك عبد الحکیم بدرسمائها
 انا فت علی مریحها وسهاها
 وحاز من العلیا رفیع ذراها
 بعید من یهدی بغیر هلاها
 یرى زهرة الدنیا یطیر بهاها
 ونال من العلیا علی علاها
 وجد لهم واجهد نبیل مناهها
 سواک فلا تحفل بغیر سواها
 اذا انبثت الشکوی الیه دعاها
 ورا ظهروهم اضحت تمدیدها
 لتشیید دارکے یتم بناها
 ترى ناقصات من یعید رواها
 لها حامیا فی اری لذراها
 جیب لمن قام حور حماها
 له العزة القعساء دام علاها
 وان نسبوا العلیاء کان آباها
 مدرس دار العلم د امر بقاها

اتى بقصيدى كى ينوب منابه
فقابل قصيدى بالقبول فانّه
قصير على ما يصدع القلب دون
فبالصبر تنحل الشدائد كلها
عليكم سلام الله فاهبت الصبا

وقد عاقه فى لکهنور و ساهها
الى سو حکم القى الجزان وفاهها
عسا غارة تشغى القاوب عساهها
وينجاب بالصبر الجميل دجاها
فردت على نفس المشوق صباها

ناظم عقدها و ناسخ بردها
ابو خليل محمد بن حسين الانصارى السعدى
الخزرجى اليماني عفا الله عنه

عرب صاحب کے قصیدہ کے بعد محرم صدر نے جانب لوی محی الدین صاحب پہلوار دی
المخلص بتنا سما عربی قصیدہ اور فارسی ترکیب بند اجلاس بن پیش کیا لہذا دونوں کو کہنہ ذیل میں
لکھا جاتا ہے۔

قصيدة عربية ميمية

صالى ارانى مطرباً بترتّم
آم نلت من هند المليحة وصلها
انار فرحى قد بدلت من تحجى
قد كنت قبل اليوم ابكى شدة
جدلى بان سرّة قومي كلهم
قل للذى يرجو الفلاح لنفسه

أبرعت من داء الأسى وتألّم
فترى بوجهي نضرة المتنعّم
يتهملى ونضادق وتبسّم
كابدت من نار الأسى واللّوم
جاء وأجمع عساثرين كأنهم
ونجاتها من حر نار جهنّم

جالس كرام القوم كن متعلماً
وَأَشْهَدُ بِحَبْلِ سَلَمٍ بِصَالِحِ نِيَّةٍ

منهم كتاب الله تَجِبُ وتَسْلَمُ
وَأَسْمَعُ لِمَا وَعْظُوا بِوَابٍ وَتَعْلَمُ

+

يَا مَعْشَرَ الْخُلَآنِ قَوْمُوا وَانْهَضُوا
لَا تَزْخُمُوا أَذْيَاكُمْ جَبْرِيشَةً
خَيْرُ الْمَدَارِسِ نَدْوَةٌ وَكَانَهَا
فَشِيرٌ وَأَذْيَاكُمْ لِأَعْيَانِهِ
أَيَاكُمْ أَنْ تَبْخُلُوا وَعَلَيْكُمْ إِلَّا نَفَقًا لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْمُنْعِمِ
أَهْلُ السَّخَاءِ تَكْرُمُونَ وَاجْرَهُمْ

حَتَّى مَتَى فِي غَفْلَةٍ وَإِلَى كَيْفٍ
حَيُّنُوا هَذَا تَكْرُمُ بِقَلْبٍ مُقْصَمٍ
قَدِمْتَ إِلَى الْمَدَارِسِ خَيْرُ الْقَدَمِ
بِحُجُورِهِ وَمَوَاعِظُهُ وَدَرَاهِمِ
مَنْ أَتَيْتَ سَبْعَ سَنَابِلٍ يُعْلَمُ

أَسْفَى عَلَى الْبُخْلَاءِ هُمْ لَا يَتَنَرَفُونَ
هَلْ لَا يَتَرَوْنَ الْجُودَ خَيْرَ سَجِيَّةٍ
فَعَلَيْكُمْ أَنْ تَقْدِرْتُ سَرَائِكُمْ
جَاءَ وَالذِّكْرُ لِلَّهِ بَيْنَ يَدَيْكُمْ
مَا أَحْسَنَ الْأَجْمَاعَ أَجْمَاعَ الْوَرَى
لَا يُسَيِّتُكَ وَاحِدٌ مِنْ جَنَسِنَا
ذِكْرُكَ يَجْرِي مُدَّةً فِي بَيْنِنَا

جَنَّةُ الْفَرْدِ وَسِئٌ وَهِيَ بَدْرُهُمْ
أَمْ لَمْ يَظْهَرُوا الْبُخْلُ شَيْمَةً أَشَامَ
أَهْلُ الْكَرَامَةِ وَالنُّحَى كُلُّهُمْ
فَلِذَا الْمَلَأْتُكُمْ هُمْنًا غَطَّتْكُمْ
أَكْرَمَ بِهَذَا الْمَجْلِسِ الْمَعْظَمِ
يَا مُحَضَّرَ الْأَعْيَانِ خَيْرَ الْمُتَجَمِّعِ
رُؤْيَا لِعَيْنِكَ مُذَكَّرٌ لِلشَّائِمِ

+

أَسْكَنْتَ تَمَنَّا فَأَلْقَمْتِ لِأَجْمَلٍ

إِيَّاكَ وَالطُّولِ الْمُحِيلِ الْمُؤَلِّمِ

عَنِ التَّنَوُّنِ فِي كُلِّ مِنْ هَذِهِ الْقَامَاتِ أَظْهَرَ التَّرْفَعِ. فَلَا تَنْفَلِ ١٢

اِرْفَعْ يَدَيْكَ اِلَى السَّمَاءِ تَضَرَّعًا قُلْ يَا اِلَهَ الْعَالَمِينَ وَرَبَّهُمْ اِنْ نَسْتَقِمْ فِيْهَا الْحَيَاتِ فَمَنْ ثَبَّتْ الْأُمْرَ أَمْرَكَ وَالْقَضَاءُ قَضَاءُكَ نَحْنُ عِبَادُكَ عَابِدُونَكَ وَلَوْ بَدَّتْ اِنْ كَانَ كَالْحَبْلِ الْعَظِيمِ ذُنُوبُنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَاسْمَعْ تَضَرُّعَنَا يَرْحَمُ	اِنَّ لِلْقَصِيْدَةِ ذَاكَ خَيْرَ الْخَاتَمِ لَا غَيْرَكَ فِي الْعَالَمِينَ بِتُغَمِّ اِنْ شِدَّتْ اَنْتَ هَلَاكُنَا مَنْ يَعَصِمُ مَا لِلْعِبَادِ هُنَا مَسَاعُ نَكَالُكُمْ مِثْلًا جَرَاءُ جُمَّةً فَلَنْتَدَامَ مِنْ عَفْوِكَ اَللَّهُ لَيْسَ بِأَعْظَمَ مِثْلِكَ الْوَسِيْعُ وَتُبَّ عَلَيْنَا وَارْحَمْ
--	---

وَصَلِّ يَا رَبِّ عَلَى مَنْ ذَاتُهُ هُوَ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ خَيْرُ خِيَارِهِمْ الْمُرْسَلُونَ تَحْمَلُوا بِحَبِيْبِهِ هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ وَجُودُهُ لَوْ اَنْتَنِي اَدْرِكْتُهُ لَا طَعْفَتُهُ مَنْ لَمْ يَجِدْهُ مَطَاوِعًا مَتَدَلَّلًا	كَهَفْتُ الْعَصَاةَ فِي السَّبَبِ الْأَعْظَمِ هُوَ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ مَوْلَى الْعَالَمِ نَعْمَ اَرْتَفَاعُ الشَّمْسِ خُفْيَ لَا تُجْمُ وَلَسَوْفَ يُبْعَثُ فِي الْمَقَامِ الْأَعْظَمِ وَحَدْمَتُهُ مَعَ مَنْ يُطِيعُ وَيُجْدِمُ وَاللَّهُ عِنْدَ اللَّهِ لَيْسَ بِالْكَرَمِ
---	--

وَعَلَيْهِ سَلَامٌ بَارِكْ وَسَلِّمْ
أَصْحَابِهِ وَالْيَهُودَ عَلَيْهِمُ

ترکیب بند

آه! پر سید که ما بے سرو سامانی را	بے خود انیم و ندانیم بخود شانی را
-----------------------------------	-----------------------------------

ماندایم بدل حسرت سامان طرب مانجویم امانی و موالی و خدم مانکریم نظر بر چشم و جاه و جلال پیش من هیچ نیز ندسلاطین من خرقه کهنه پسندیم و کلاهی رنگیم ذوق باخانه بدوشی که مرا هست بفر عرضه دارند اگر خلعت سلطانی هم	مانخواهیم گمے عیش تن و جانی را مانخواهیم درد و لذت و ایوانی را جاندایم بدل ملک سلیمانی را در جهان هیچ ندانیم جهانیا نی را مانخواهیم بسر افسر سلطانی را از دلم حسرت بام و در و ایوانی را زیر بارش نشنم من تن عریانی را
ما قلند رمنشایم - ز ما هیچ میرس بجز تبیج و مصلا و دعا هیچ میرس	
اگر تو پرسی خبر از اهل و قافا ز ما پرس ماندایم که اسپنسر و اسکاٹ چه گفت مانخواهیم ز اسکندر و سیر ز حرف ماندایم که رستم که و سهراب که بود ماندایم که نلسن که و کنگلن بود است ماندایم چه کردست ستم توانا پاٹ ماندایم ز آئی بی و کر شملین ماندایم پیٹ و برک و گلیڈ سٹونی	ماجرای دل ارباب و قافا ز ما پرس مان مقالات شه هر و سر از ما پرس همت حضرت فاروقی بیا از ما پرس قوت دست زبردست از ما پرس خبر باند از سعد ترا از ما پرس ماجرای ستم کرب و بلا از ما پرس حالت مسجد و محراب دعا از ما پرس حال آن ها که گزشتند ز ما از ما پرس
کار در هر دو جهان چون زدگرانیت بخدا از دگران هیچ خبر رانیت	

حیف آنست شما تفرقه انداخته اید جان بفرموده اسپند و بکین داید برگپ جانسل و مل همه داید نظر حکمت بلل یورپ همه دایند صحیح آه! آنجا که سرعجزنگون می باند و قردین آه بیاد از پے دنیا داید حیف آنست که بگذاشته خود لری هم صورت شمع ز شبهای تغافل شرب	مسجد خویش ز ماد و جدا ساخته اید دل ز ارشاد نبی صاف پیرخته اید قدر قول نبوی حیف که نشناخته اید نظر بر حکم شرع نیانداخته اید علم کبر بصدف غرر بیا فراخته اید آبرو و گهر بے باشکے باخته اید دارمیده ز خود و سوی دیگر باخته اید دل از باب و فابود که بگذارخته اید
آخر این خواب گران حیل و رحمت تلکے غفلت ای اہل ہم از غم ملت تا کے	
آخر این جلسہ کہ متجمع انس و آدم از پے حیثیت بگوئید ز روی انصاف از تغافل بسرند و ہم بام درش بعد این جلسہ ہم ارماند تغافل حال نا ظم ند و ہم این علما و فضلا غایت الامر خود این مدرسین ہول دل لیاں بہم یا سس اسیدی دارد ہمت ای اہل کرم بصورت دم پیڑی	مجمع اہل صفاء مرجع زہاد آمد ہمہ نخواست و یا استحق داد آمد حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد آہ ز این محنت جانکاہ کہ بر باد آمد ہر یکے پیش شما بادل نا شاد آمد سائل طعنت و کرم طالب امداد آمد وہ چہ ویران کدہ ہست کہ آباد آمد ہر کہ عالی ہم ہست از غش آزاد آمد
ہر کہ امداد کند روح نبی شاد کند وین تمنای غرضش بد عایا د کند	

اسکے بیکہ جناب سیٹھ اسماعیل صاحب مغموم نے دو قومی نظمیں پڑھیں جو ذیل میں درج ہیں۔

نظم

اور کوئی تازہ حکایت مرعہ عنوان میں نہیں
کوئی مضمون نیا طبع پریشان میں نہیں
طاقت ضبط مگر دیدہ گریان میں نہیں
بے سبب جوش مے آشک طوفان میں نہیں
قول بلبل کی ہو گلشن ایساں میں نہیں
نور ایمان بھی کیا قلب مسلمان میں نہیں
دین و دنیا کی ہو کیا بات جو قرآن میں نہیں
گل رحمت کے سوا شرع کے دامان میں نہیں
لطف جو اپنے مکا میں ہو وہ زندان میں نہیں
جسکے گلشن کی ہو اخلاص کے ایوان میں نہیں
اور کچھ اسکے سوا قالب عرفان میں نہیں
دین احمد کی ضیا مفضل یا ران میں نہیں
بات کچھ اسکے سوا سوزش نپسان میں نہیں
بیخبران گل کوئی ایسا چمنستان میں نہیں
کوئی بات ہے جو طاقت انسان میں نہیں
ورنہ کس شے کا احسان ہو جو حیوان میں نہیں

غمِ الفت کے سوا کچھ دل سوزان میں نہیں
رو چکے قوم پہ اور پھر بھی وہی رونما ہے
ہے یہ ممکن کہ نہ ہونا ملے و فریاد بلند
جوشِ ملت میں غمِ دل کی فراوانی ہے
ہستی ملت عالم نہیں جز شرع رسول
وقت تبلیغ ہوے مدعیانِ تشلیط
فیلسوفانِ جہان سے ہمیں مطلب کیا ہو
دو دنوں عالم کے مقاصد کا یہی ضامن ہو
فکرِ عقبے ہو کہ دنیا نہیں کچھ جائے قیام
آہ! وہ قوم زمانے میں ہوئی ہے رسوا
خود شناسی ہو فقط معرفت حق کی سبیل
طرزِ اختیار پہ افسوس اٹھے جاتے ہیں
دور ہو علم کا درجہ و تقصیب برباد
ہے عجب روحِ فزا علم کے گلشن کی سہا
سعی و ہمت سے ہوا کرتی ہو شکلِ آسمان
شرفِ علم سے انسان نے خلافت پائی

چمن علم کا حفا سیر گلستان میں نہیں
 جسکی تشیل کمین مہر درخشان میں نہیں
 اور ایسا نہیں یہ کام جو ہکان میں نہیں
 کیا ہوا قدر جوانکی دل نادان میں نہیں
 جسکی تشخیص غلط درد کے درمان میں نہیں
 سخت بدنام ہے جو علم کے میدان میں نہیں
 اور کچھ انکے غم و حسرت و ارمان میں نہیں
 غیر ہمدردی اخوان دل نالان میں نہیں
 کہ کوئی وجہ فضیلت تن بیجان میں نہیں
 یاس و حرمان کا گدز قلب پشیمان میں نہیں
 چارہ کار فقط اشاک کے طوفان میں نہیں
 ناامیدی کی جھلک دامن عصیان میں نہیں

کیون نہ ہو جلوہ فردوس برین پیش نظر
 علم کے نور سے ہو آئینہ دل روشن
 یہی مقصد ہے جو فرماتے ہیں دیکھ کے بزرگ
 درد سے قوم کے بچیں ہو ادل انکا
 مرض دل کے معالج ہیں طبیب حاذق
 دین و دنیا کی ترقی کا وسیلہ ہے علم
 یہی مقصد ہے کہ ہو علم کی تابندہ ضیا
 انکے اقوال گہر بار سے دامن بھر لو
 جسم میں روح نہیں علم میں گہو نہ عمل
 وقت رفتہ یہ ہے حسرت تو تلافی کر لو
 اپنی غفلت کا ہوا احساس تو ہوش بر طاعل
 پھر وہی لطف وہی رحمت حق کی پہون

چیچ اٹھا جو غم قوم سے بے چین ہوا
 بے نیازی دل منعم و خندان میں نہیں

نظم دیگر

عمر برباد ہوئی جاتی ہوا و غم بھی نہیں
 وہ جو بیگانہ نہیں دین سے محرم بھی نہیں
 جو ہین دلسوز انھیں چین کوئی دم بھی نہیں

فکر عقبہ نہیں کوئی خوش و خرم بھی نہیں
 دل تہی صدق سے اور قہقہے سر بہر سود
 کیا مصیبت ہے زمانے کی ہوا بگڑی ہے

روش اختیار کی ہے ملت اختیار نہیں
 منتقلت و جہل میں ہوتی ہو بسر عمر اگر
 سعی و محنت ہو ترقی کی ہو تدبیر یہی
 ہو کی طرح سے ذائل مرض روحانی
 بات بن بسنے کے بگڑ جاتی ہو حکم کیا جو
 ول عبت تیغ جہالت سے جو مجروح ہوے
 رنگ تقلید کا مغرب کی چڑھا اور نہ ٹا
 دین سے بخبری نوک زبان علم فرنگ
 قول مسن کا ہے اور شکسپیر کی تعلیم
 پھیلنے جاتے ہیں مذہب میں بھی کچھ پریم
 نہ جھکا غیر کے آگے سر سرکش نہ سہی
 مجلس و عظیمان اور وہاں قصہ سرو
 روشنی ہوگی جو ملت سے تو مٹ جاوے
 جو ہیں مصروفات عل راہ عمل نامعلوم
 بزم آرائی حکمت نہ ہو جز شرع رسول
 اڈھٹا اول بچھوٹا ہے ہمارا مذہب
 ہے ہر اک شے کو فنا علم کو حاصل ہے بقا
 نور سے علم کے سمور ہو دل لئے منعم
 چشمہ علم تو ہے تشنگی علم کہان

اور قدم جادہ توحید پر محکم بھی نہیں
 منفعل قلب نہیں دیدہ پر غم بھی نہیں
 چند روزہ غم دنیا ہے جو بیم بھی نہیں
 یہ نہ کیئے کہ کوئی اسکا معلم بھی نہیں
 صدق و اخلاص نہیں مستم بھی نہیں
 کیا جہان میں کوئی اس زخم کا مہم بھی نہیں
 محفل علم مگر درہم و برہم بھی نہیں
 شان اسلام نمایان ہو وہ عالم بھی نہیں
 آہ کیا حرمت قرآن معظّم بھی نہیں
 اور اگر غور سے دیکھو تو مجسم بھی نہیں
 طاعت حق میں سر عجز مگر حسم بھی نہیں
 کیا سنگر ہے یہ دل رام نہیں رام بھی نہیں
 جنگ قدرت سے ہو ایسا کوئی رستم بھی نہیں
 خلد خواہان نہیں انکی تو جسم نہ بھی نہیں
 وہ تو خیر جو نہیں ہیں تو مت رام بھی نہیں
 اور پابندی مذہب جو نہیں ہم بھی نہیں
 قصر کسرے نہیں خسرو نہیں اور جسم بھی نہیں
 ورنہ کس کام کی دولت ہو جو دائم بھی نہیں
 یہ وہ ہے آب مصفا کہ جو مبہم بھی نہیں

نئے کہتے ہیں جو ندوے کے مقدس علماء ہم کہاں اور کہاں پھر یہ مسز رہمان؟ اُٹھتے جاتے ہیں مقدس علماء دُنیاسے انکی کچھ فسد کر و قوم کے غمخوار ہیں یہ! برضیعی ہے جو ہوں فیض سے اُنکے محروم روپکے قوم کو اور کھو بھی چکے اپنا شباب	انکے اقوال میں تلخی نہیں اور سہم بھی نہیں ساتھ قائم ہے ایسا کوئی موسم بھی نہیں جس کا احساس اگر بیش نہیں کہ سہم بھی نہیں عمر و اُتم نہیں اور بزمِ یرستام بھی نہیں زندگانی کا بھروسہ تو کوئی دم بھی نہیں طاقتِ گریہ نہیں حسرتِ ماتم بھی نہیں
---	--

طلبِ علم ہی مغموم ہے شام و سحر
کوئی مونس نہیں ایسا کوئی ہدم بھی نہیں

ان قصائد کے بعد مولوی عجم الدین صاحبِ سلم درجہ کیل دارالعلوم ندوہ نے عربی بان
میں تقریر کی جسکو حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا، اس کے بعد مولوی منظور احمد صاحب
اور مولوی محمد حسن صاحب لمان درجہ عالیت نے ترتیباً عربی میں برجستہ تقریریں کیں۔
یہ تقریریں یادہر یک جاری رہیں لیکن جناب صدر نے طلباء کو روکے یا کیونکہ آج اجلاس کا آخری
دن تھا اور ابھی کام کا بڑا حصہ باقی تھا اور قصائد میں زیادہ وقت صرف ہو چکا تھا۔

طلبہ کی تقریروں کی بعد آرتھل جناب یحییٰ یعقوب حسن صاحب نے تجویز نمبر پیش کی
جو پروگرام میں حسبِ اِل الفاظ میں شائع کی گئی تھی،

”ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہو کہ جنوبی ہند کے اوقات کا انتظام
ایک کمیٹی کے حوالے کرے یعنی ایسے مذہبی اوقات کو جو گورنمنٹ کی نگرانی میں ہیں مسلمانوں
کی مقامی انجمنوں کو ان کا متولی بنایا جائے۔“

اس تجویز کے الفاظ حاضرین کو سنا کر معزز محکمے نے ایک تقریر کی جس کا مضمول یہ ہے
”کہ جب اس تجویز کے الفاظ ترتیب دیئے گئے ہیں اس وقت موجود نہ تھا، اس لیے میں الفاظ کا

ذمہ دار نہیں ہوں صرف تعمیل حکم کے لیے کھڑا ہوا ہوں اور میں جناب صدر سے اس کے الفاظ میں ترمیم کا خواستگار ہوں اس تجویز کے پہلے حصہ میں اوقات کی کوئی تفصیل و تشریح نہیں۔ آخری حصہ میں مقامی انجنون کو اور اصل تجویز میں کمیٹی کو ذمہ داری کی رس دی گئی ہے حالانکہ محرک کے لیے یہ بتانا ضروری ہو کہ وہ کون سے اوقات ہیں جن کا انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے اور ان کا انتظام کس طریقہ سے اچھا ہو سکتا ہے؟ میرے علم میں گورنمنٹ کے ہاتھ میں چند اوقات ہیں اور ان کا انتظام قابل اطمینان نہیں ہے! اور میں اس مسئلہ کو کونسل میں پیش کرنے والا ہوں؟۔

اس تقریر کے بعد محرک نے بتغیر الفاظ اس تجویز کو پیش اور خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب تاج محلہ کی میر سلطان محمد الدین صاحب بیرسٹریٹ لاس نے مزید ترمیم پیش کی اسپر مولوی عبد المجید صاحب شرر نے فرمایا کہ اس تجویز کے الفاظ و حقیقت آریسل سیٹھ یعقوب صاحب نے ترتیب دی تھے لیکن سبکدستی نے اس میں تصرف کیا جس سے اس تجویز کا مفہوم بد لگیا اس کے بعد جناب شرر نے اصل الفاظ سنائے تو میر سلطان محمد الدین صاحب نے ترمیم کو واپس لیا جناب صدر نے بھی اس مباحثہ میں حصہ لیا آخر کار یہ تجویز حسب ذیل الفاظ میں منظور ہوئی۔

”زندق العلماء کا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ جنوبی ہند کے ایسے اوقات کا انتظام جواب گورنمنٹ کے ذمے ہیں ایک کمیٹی کے حوالے کرے“
اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب تاج محلہ نے حسب ذیل الفاظ میں تجویز منبر و پیش کی۔

”یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب شہیدی قادری کی عظمت کے اعتراف میں

وظائفِ سلیمانی کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا جائے، جس سے غیر مستطیع طلبہ کو دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظائف دیے جائیں۔

مولوی غلام محمد صاحبِ شملوی نے نہایت پر اثر طریقہ سے اس تجویز کی تائید کی۔

تحریکِ قنائد کے بعد خود مولانا شاہِ سلیمان صاحبِ استاد ہوئے اور اپنے یہ ترمیم پیش کی کہ اس فنڈ کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے انتساب سے وظائفِ محمدیہ رکھا جائے، اس موقع پر جناب ممدوح نے محبتِ رسول کریم اور اسلام کی اخلاقی و روحانی تعلیم پر ایسی پر اثر و دلگداز تقریر کی کہ ہر شخص کا دل فرط جوش سے تڑپ اٹھا اور تمام مجلس ہاتھ بندھ بن گئی۔ ہر شخص کی آنکھ سے بے اختیار آنسو جاری تھے، اور تمام مجمع پر ایک عجیب عالم بے خودی چھایا ہوا تھا، مولانا کی یہ تقریر مددِ اس میں ہمیشہ یادگار رہی گی افسوس کہ اس تقریر کی روانی، سلاست و سحر کاری نے اس عالم جوش و خروش میں کسی کو اس کے کھٹے کا موقع نہیں دیا۔ اسیلے ہم اس کو ناظرین تک پہنچانے سے معذور ہیں!

اس تقریر کے بعد وظائفِ محمدیہ کے لیے مختلف عطیات کا اعلان کیا گیا۔ بعض اصحاب نے مستقل سالانہ اعانت اس فنڈ کے لیے منظور کی اور اس تجویز کے محرک مولوی عبدالغفور صاحب نے پانچ سو روپیہ نقد اور سو روپیہ سالانہ کا اعلان کیا۔

اس کارروائی کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ عالی جناب نوابیہ غلام محمد علی خان صاحبِ چارہار پرنس آف اراکٹ جلسہ میں تشریف لائے صدر دروازہ پر اعیان مدد اس اور والٹیروں کی جماعت نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ پرنس کی تشریف آوری کے بعد جناب ممدوح کے سکریٹری نے ایک لپسٹ دپڑھی نظم بھی جلسہ میں پڑھ کر سنائی۔

اسکے بعد جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی نے تجویز نمبر در ۱۱ حسب ذیل الفاظ میں پیش کی۔

”یہ جلسہ ن تجویز و نمکی تجدید کرتا ہے جو اجلاس گذشتہ ندوۃ العلماء میں بابت تکمیل دارالعلوم و تعمیر دارالافتاء مسجد و کتب خانہ کی منظور ہو چکی ہیں“

نواب صاحب مدوح نے اس تجویز کو پیش کر کے ایک پر مغز تقریر کی جس میں دارالعلوم و ندوہ کی ضرورت و اہمیت اور اسکی تمام ضروریات کو تفصیل بیان کیا اور آخر میں حاضرین سے چند کے لیے اپیل کی، آپ کی تقریر سے غیر معمولی جوش و خلوص ظاہر ہوتا تھا اسکے بعد مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اس تجویز کی تائید میں تقریر کی اور دارالافتاء کی ضرورت کو مفصل طور پر بیان کیا بعد ازاں محترم صدر نے اس تجویز کی تائید فرمادی اور عالی جناب مشیر جسٹس عبدالرحیم نے ندوہ کے مفید مقاصد و خدمات کو بیان کر کے اہل اس کو ترغیب دی کہ وہ دل کھول کر اسکی امانت کریں۔

اسکے بعد جناب مولانا عبدالسبحان صاحب اپنی کرسی سے اٹھ کر آپ نے فرمایا تجویز ہے کہ اس تجویز کی تحریک کی تائید میں میرا نام کیوں نہیں رکھا گیا حالانکہ گزشتہ سال سے اس مفید تحریک کا زبردست حامی ہوں۔ پھر اپنے اہل اس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے برادران مدراس جبین گذشتہ سال مع چند بزرگان مدراس کے پونامین ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس میں شریک ہوا تو میں نے ارکان ندوہ سے وعدہ کیا اور جلسہ میں بھی اعلان کیا کہ اگر ارکان ندوۃ العلماء آئندہ سال مدراس میں نہ ملے گا سالانہ اجلاس منعقد کریں اور اہل مدراس کی دعوت کو قبول کریں تو ہم مدراس کی طرف سے دس ہزار روپیہ تعمیر دارالافتاء کے لیے ندوہ کو دینے آپ جانتے

ہیں کہ یہ وعدہ میں نے آپ کے اعتماد پر کیا تھا، مجھ کو یقین تھا کہ جب تک پکا ایک صلیبی کسی سے وعدہ کرے گا تو آپ اُس وعدے ضرور پورا کریں گے۔

کل ماسٹر جسٹس عبدالرحیم نے فرمایا تھا کہ اہل مدراس جب کسی بات کا وعدہ کرتے ہیں تو اُسکو ضرور پورا کرتے ہیں پس ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ ثابت کر دیں کہ ہم نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا۔ اگر آپ نے میرے وعدے کے مطابق دس ہزار روپیہ ندیا تو میں مدرسہ کے ایک ایک ضلع کا دورہ کر دوں گا اور بیس بیس مانگ کر دس ہزار روپیہ جمع کر دوں گا۔ جو وعدہ کیا ہے اسکو انشاء اللہ ضرور پورا کر دوں گا۔

اے برادران اسلام! جلدی کیجیے ورنہ میں پینچلر کراپ لوگوں کے پاس اُن کا اور فرقہ فردا ہر شخص سے وصول کر دوں گا۔ مدد اس کے اولوالعزم و باہمت مسلمانوں کے نزدیک دس ہزار روپیہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ یہ نیکی ہے اُٹھئے!!! اس منٹ کے اندر دس ہزار روپیہ جمع ہو جانا چاہیے۔

مندرجہ بالا تقریر کے بعد حکومت نے اختتام کے ساتھ طلبین کیا ہے مولانا عبدالباقی صاحب اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور مدد اس کے فیاض مسلمانوں نے حقیقت نصف گھنٹے کے اندر مطلوبہ رقم کا اعلان کر دیا اور جو وعدہ کیا تھا اُسکو پورا کر دکھایا۔ اسکے بعد ایک بجے کے قریب اجلاس ختم ہوا۔

اجلاس چارم

۳۔ بجے سے ۵ بجے تک

تلاوت کلام مجید کے بعد اجلاس شروع ہوا اور جناب صدر نے دارالعلوم ندوہ

کے نتائج پر ایک پر اثر تقریر کی اس کے بعد عالی جناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب
ایڈجیڈکٹ تشریف لائے اور آپ نے نہایت جوش و اخلاص سے بحیثیت صدر جماعت تہذیبیہ
میزبانوں کا شکریہ ادا فرمایا اور جن اصحاب نے مذکورہ اجلاس کو کامیاب و شاندار بناتے
ہیں حصہ لیا ان کا نام بنام ذکر کیا سلسلہ تقریر میں آپ نے فرمایا کہ ہمارے اجلاس کے صدر
مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب باوجود پیرانہ سالی اجلاس سے دس تین ماہ
قبل بنگلور تشریف لائے، اور برابر مذکورہ کام کرتے رہے شاہ صاحب کے متعلق زیادہ
کہنے کی حاجت نہیں تمام اصحاب اُن سے واقف ہیں میں نے بہت سے خوش بیان و لفظ
و خطیب دیکھے لیکن ایسا نہیں دیکھا اُن کا بیان عجب پر تاثر ہوتا ہے اُن کو ہنسنا نہ دُر لاسنے
دولوں میں کمال ہے ہم مولانا کے شکر گزار ہیں کہ ہم نے اُن کے مفید نصائح سے فائدہ اٹھایا
مولانا حمید الدین صاحب پرنسپل دارالعلوم حیدرآباد و دارالعلوم حیدرآباد
سے تشریف لائے اور ہم سب کو شکر گزار فرمایا۔ مولانا محمد اسلم صاحب فرنگی علی
علامہ بحر العلوم کے پوتے بمبئی آ کر تیار ہو گئے لیکن انھوں نے اجلاس میں شریک ہو کر بگو
شکر گزاری کا موقع دیا۔ مولوی عبداللہ احمد صاحب بمبئی سے تشریف لائے وہ
ہمیشہ قومی کاموں میں دلچسپی سے شریک ہوتے ہیں اور ہر مفید کام میں حصہ لیتے ہیں
ہم ہر مانس یکم صاحبہ بھوپال کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ریاست کی طرف سے
مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم۔ اے کو اجلاس ندوہ میں شریک ہونے کے لیے روانہ
فرمایا۔ سرکار عالیہ کی ندوہ پر خاص توجہ ہے یعنی تین ہزار روپیہ سالانہ ندوہ کو
عطا فرماتی ہیں۔

ہمارے جلسہ میں مولانا ناظر حسن صاحب، مولوی شاہ نظام الدین صاحب بھوپل

مولوی عبدالسلام صاحب پانی پتی، اور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری
 بھی تشریف لائے ہیں جو پنجاب کی زندہ دلی کا ثبوت ہیں۔ مولانا سید امیر علی صاحب
 پرنسپل دارالعلوم ندوہ بھی یہاں موجود ہیں یہ تمام علماء رہائے خاص شکر یہ کہ مستحق ہیں۔
 سب سے زیادہ لائق شکر یہ جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم
 ندوۃ العلماء ہیں جو اپنے خاص کاسو کو چھوڑ کر باوجود کثرت مشاغل کے ایک تہ ندوۃ العلماء کی
 خدمت کرتے ہیں اور کئی مرتبے سے ندوۃ کا کام چلتا ہوا وہ اپنے مشاغل کو چھوڑ کر یہاں تشریف لائے ہیں اور اس
 میں کئی تشریف آوری و حقیقت ندوۃ کی کامیابی کا ایک سبب ہے علم تلامذہ میں بھی شکر گزار ہیں جو ہر روز
 کی تعداد میں اجلاس میں شریک ہوتے ہیں۔

یہ امر بھی ہمارے لیے قابل مسرت ہے کہ اجلاس ندوۃ العلماء کی وجہ سے مدرس
 میں اشاعت اسلام کے کام کی بنیاد رکھی گئی اور خود دارالعلوم ندوۃ کے متعلق جو کچھ
 کارروائی ہوئی وہ بھی قابل اطمینان رہی۔

آخر میں ہمیشہ صدر جماعت، استقبالیہ میں اتقد روضہ دارالعلوم کے خاندان
 باوشاہ کے معزز اصحاب نے اس کام میں خاص حصہ لیا اس خاندان کے سربراہ اور وہ رکن
 جناب عابدی عبد الغرزی باوشاہ یہاں موجود ہیں جو ندوۃ کے خاص ہمدرد ہیں۔

مولانا عبد السبحان صاحب تین ماہ سے ندوۃ کا کام کر رہے ہیں انکی وجہ
 سے ہم کو بہت کامیابی ہوئی، ہم انکے خاص طور پر شکر گزار ہیں۔ اس اجلاس نے
 تمام احاطہ مدرس میں خاص طور پر شہرت حاصل کی اور ہر جگہ اس کا خیر مقدم کیا گیا خاص کر
 بنگلہ دارالابارہ کے بہت سے مہمان یہاں تشریف لائے اور ہم کو ممنون کیا۔

ہمارے نوجوان والینیر خصوصیت شکر یہ کہ مستحق ہیں، انھوں نے مہمانوں کی

خاطر و مدارات کے فرائض کو نہایت خوبی سے ادا کیا اور کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔ یہ تمام حسن نظام اور کام کی باقاعدگی جو آپ دیکھ رہے ہیں، والٹیر وکنلی سہی و کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس لیے ہم خصوصیت سے اُس کے شکر گزار ہیں، ہم سب لوگوں کی خواہش تھی کہ جلسہ نہایت قابل اطمینان طریقہ سے منعقد ہو، ہم کو سرپرست کے کلائم و فرض شناس والٹیر وکنلی مدد سے ہم کو اس معاملہ میں کامیابی ہوئی، یہاں تک کہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔

مالیجناب مسٹر جسٹس عبد الرحیم کی تقریر کے بعد جناب مولانا عبد السبحان نے ایک مختصر تقریر کی جس میں آپ نے اجلاس سالانہ کی کیفیت اور اُس کے انتظامات کی مختصر روداد بیان کی اور اُن تمام اصحاب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا جو آغازِ عمل سے آخر تک جلسہ کے انتظامات میں اُن کو مدد دیتے رہے۔ خاص کر عالی جناب مسٹر جسٹس عبد الرحیم کی توبہ اور دلچسپی کو خصوصیت سے بیان کیا۔

بعد ازاں مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء اسٹیج پر آئے اور اپنے نہایت جوش و غلو میں سے بزرگانِ مدراس کی ہمان نوازی، فیاضی، اور حسن اخلاق کا شکریہ ادا کیا اور نام بنام ان تمام بزرگانِ مدراس کا تذکرہ کیا جو حقیقت مدراس میں اجلاس ندوۃ العلماء کی شاندار کامیابی کا باعث تھے اپنے بتایا کہ کس طرح مولانا عبد السبحان صاحب سلسل چند ماہ تک مدراس کے کام میں مصروف رہے اور بعض اوقات ان کو کام میں اس قدر اہمک رہا کہ اپنے تجارتی کاروبار اور ذاتی مشاغل کے لیے بھی ان کو مہلت نہ ملی۔ اپنے یہ بھی بیان کیا کہ مولانا عبد السبحان صاحب کی اہلیہ محترمہ اس عرصہ میں برابر سخت علیل رہیں اور یہ سلسلہ علالت اب تک جاری ہے لیکن مولانا کو

تدریج کے کام میں اس قدر مصروفیت رہی کہ وہ علاج و تیمار داری میں اپنا وقت نہ صرف کر سکے اور یہ فرض خاندان کے دوسرے لوگوں کے ذمے رہا۔

اسی طرح اپنے عالی جناب مسٹر جسٹس عبدالرحیم جناب خان بہادر حاجی بدرالدین صاحب اور جناب سی عبدالجبار صاحب کی غیر معمولی سعی و کوشش اور مالی اعانت کا تذکرہ کیا اور مقامی اخبارات کے محترم ایڈیٹروں کے خدمات بھی بیان کیے آخر میں والٹیرٹون کا شکریہ ادا کیا اور تفصیل بتایا کہ انگریزی اسکولوں اور کالجوں کے طلباء نے محترم مہمانوں کی کس طرح خدمت کی حالانکہ امتحانات کا زمانہ بالکل قریب تھا اور قدرتنا انکی شمولیت غیر معمولی تھی، غرض ہوا لامعہ کے پنا پر جوش سلسلہ تقریر بزرگان مدراس کے مکرر شکریہ پر ختم کیا اور دن کا جلسہ بھی اسی تقریر پر باقاعدہ طور سے ختم ہو گیا۔

شب کا جلسہ جو گویا اس مجلس سہ روزہ کا آخری اجتماع تھا، نہایت شاندار طریقہ سے شروع ہوا ہزاروں برادران اسلام اس جلسہ میں شریک تھے، مولوی حسین میان خلف جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب نے چند نعتیں اشعار خوش الحانی سے سنائے مولانا عبد التواب صاحب علی گڑھی نے وعظ بیان کیا اور مولوی عبد الوہاب صاحب نے بھی ایک زبردست تقریر کی۔ مولوی شاہ نظام الدین صاحب چبھری نے بھی اپنے دلچسپ و پر لطف بیان سے حاضرین کو مغلوظ کیا اور آخر کا جناب سید کی دُعا و دُکداز کے بعد نصف شب گزر جانے پر یہ صحبت سراپا برکت ختم ہو گئی کو پونجی اور وہ چل پھل جو مدراس کے شاندار پایہ تخت میں تین روزہ نظر آتی تھی سکون و خاموشی سے بدل گئی اور وہ شاندار مصنوعی قصر جو دور سے سنگ مرمر کا ایوان امارت معلوم ہوتا تھا اب سسنان نظر آنے لگا صرف

بدنی روشنی اس برہم شدہ صحبت کی یادگار باقی رہ گئی تھی صبح تک وہ بھی خاموش ہو گئی۔ فقط

محمد اکرام اللہ خان ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲۰ نومبر ۱۹۱۷ء عیسوی

شذرات

روداد کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہوا ہو گا کہ کس طرح اہل مدد اس نے ندوے کا خیر مقدم کیا اور مالی اعانت کا جو وعدہ کیا تھا کس استعداد سے پورا کیا، خصوصاً جناب مولانا عبدالسیحان صاحب کی مسلسل مصروفیت قابل تائیس ہے کہ جب تک دسہرا روپیہ جمع نہ ہو گیا انھوں نے اپنی کوشش کو برابر جاری رکھا اسی طرح خان بہادر جناب عبدالغفریہ بادشاہ اور ان کے معزز خاندان نے ہر موقع پر ندوے کی تحریک پر لبیک کہا اور اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن طریقہ سے کوشش کی، ہم جناب جمشید عبدالرحیم صاحب کے شکریہ سے بھی عمدہ برآ نہیں ہو سکتے جو ہماری خوش قسمتی سے ندوے کے سرگرم معاون و مقتدر کارکن ثابت ہوئے اور بہت سے معاملات میں ہماری رہنمائی کی اسی طرح جناب خان بہادر حاجی بطلین صاحب

کی مسلسل محنت اور جوشِ عمل نے ندوے کو غیر معمولی فائدہ پہونچایا اگر ان کی کوشش نہ ہوتی تو ندوے کو اس قدر مالی کامیابی حاصل نہ ہوتی، جناب مولانا فخری صاحب اور ٹی امین الدین صاحب کی غیر معمولی توجہ آخر تک ہمارے حال پر رہی اور ان بزرگوں کے وسیع اثر سے ندوہ نے پورا فائدہ اٹھایا۔

جناب صدر اللہ پاشا جناب ولی اللہ پاشا کے حسن معاشرت اور عمدہ اخلاق نے ہماروں کو غیر معمولی آرام پہونچایا ان دونوں صاحبوں کے وسیع اور آراستہ جگے ہمارے لئے وقف تھے، جہاں ضرورت کا تمام سامان ہر وقت مہیا رہتا تھا، جناب علی عبدالکلیم صاحب تو ہمیشہ سے ندوہ کے غلصہ ہمدرد ہیں اور ان کی فیاضی سے اس دفعہ بھی ندوے نے فائدہ اٹھایا۔ جناب خطیب عبد الرشید صاحب، جناب حاجی موسیٰ سیٹھ صاحب کی فیاضی بھی ندوہ کے لئے آبِ حیات ثابت ہوئیں، غرض اگرچہ مدرسہ اس کا اجلاس اب قصہ ماضی ہو گیا، لیکن مذکورہ بالا بزرگوں کی اسلامی محبت، مہمان نوازی، فیاضی اور حسنِ اخلاق کی داستانیں آج بھی ہماری نوباہ نو پیر ہیں اور ہماری دعا ہو کہ خدا ان کو تمام مقاصد میں کامیاب کرے اور ملک و ملت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم جنوبی ہند کے علماء کے بھی شکر گزار ہیں انھوں نے اخوتِ اسلامی کا پورا ہوتہ دیا اور اس جوش و غلوص سے ہمارا خیر مقدم کیا جو ہماری توقع سے کہیں زیادہ تھا، خاص کر ویلور کے علماء نے ہمارے مقاصد سے نہایت دلچسپی ظاہر کی اور ہماری آواز کو دور دور تک پہونچایا علماء کے طبقہ میں یہ واقعات نہایت حوصلہ افزا قابلِ تائیس ہیں۔ جنوبی ہند کے علماء نے ہمارے جلسہ میں شریک ہو کر علیٰ قصہ لیا قصائد پڑے تقریریں

لیکن اور ہر موقع پر مفید مشورہ دیا، چنانچہ جناب مولانا مولوی احمد ابراہیم صاحب
 (پاک پٹن) نے تحریک اشاعت اسلام کے سلسلہ میں شامل زبان میں ایک زبردست
 و معرکہ آرا تقریر کی جو اس زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہم قلمبند نہیں کر سکے اور
 اسلئے افسوس ہے کہ روداد میں درج نہیں کر سکتے لیکن اس پر جو ش تقریر نے حاضرین
 پر زبردست اثر کیا ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوتی تھی چنانچہ جلسہ کے
 بعد خود مولانا عبد السبحان صاحب نے ہم سے بیان کیا کہ یہ تقریر نہایت موثر تھی اور
 جو لوگ اس زبان سے واقف ہیں انھوں نے نہایت توجہ سے سنا اور پسند کیا۔

افسوس! کہ جنوبی بہتے کے مقدس و محترم بزرگ حضرت مولانا شاہ عبداللطیف
 صاحب سجاد نشین قطب دیوار اس دفعہ علالت کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہ ہو سکے
 اور دعوت شرکت کے جواب میں اپنے سولانا عبد السبحان صاحب کو ایک معذرت نامہ
 تحریر فرمایا اسکا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 نحمدہ و نصلیٰ و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

اس میں کوئی شک نہیں کہ فقیر کے شریک جلسہ ندوۃ العلماء نہ ہو سکنے پر آپ
 سب دوستوں کو بہت پیٹھ پھڑائی ہوگی فقیر خود چلنے پر مستعد تھا، مگر ساز سی طبیعت کی وجہ سے
 اس قدر تر و تھکا کہ صبح وقت پر طبیعت کیسی رہنے لگی جانا ہو سکے یا نہیں اسی لیے آپ کے
 اطمینان اور ٹیکرام کے ادا سے جواب میں بھی کچھ دیر کی کہ طبیعت کی حالت طمانیت
 ہو تو آپ کو اپنے آنے کی اطلاع کا تشفی بخش جواب دیا جائے، مگر افسوس کہ میری طبیعت

اب تک نہیں سدھری، اور قابل سفر نہیں ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ فقیر تندرۃ العیال کا مفتی
 و مددگار ہے۔ ہر چند فقیر بھی شریک جلسہ ہونے کی خواہش رکھتا تھا مگر ناسازی مزاج
 نے فقیر کو مجبور و مندود کر دیا۔ العذر عند کرام الناس مقبول
 (مولانا) سید عبداللطیف قادری

عفا عنہ اللہ۔ ۱۹۱۷ء اپریل ۱۷۔

دور و دراز سفر کی وجہ سے بعض ادر علی بھی شریک نہ ہو سکے اور انھوں نے
 معذرت کے خطوط تحریر فرمائے چنانچہ مولانا ابوالوفائشا را اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ
 گرامی نامہ دعوتی پہونچا انھیں تاہم انھیں حمایت الاسلام لاہور کا جلسہ ہے جس کی
 پہونچنے پر غرض تقریر آئی ہوئی ہے۔ اسلئے حکم اقل من دعا مجبوری ہے مگر میں نے فیصلہ کر لیا
 ہے کہ دونوں جگہ شریک ہوں گا جسمانی طور سے لاہور و روحانی طور سے مدراس
 میں۔ اللہ معکم جنتاً کنتم والسلام۔

(مولانا) ابوالوفائشا را اللہ امر تسری۔

اسی سلسلہ میں حسب ذیل تاریخ بھی موصول ہوئے۔

خدا جلسہ میں برکت دے عدم حاضری کا نہایت افسوس ہے۔

(مولانا حبیب الرحمن) (خان) (شروانی)

شرکت جلسہ کے قابل نہ ہونیکا نہایت افسوس ہے اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔

سیٹھ محمود یوسف بھائی میان رنگون

مجھ کو جلسہ میں شریک نہونیکا افسوس ہے میں دعا کرتا ہوں کہ جلسہ کامیاب ہو۔

(مولوی) عبدالصمد ندوی رنگون۔

اگرچہ مذمت کا باقاعدہ اجلاس صرف تین روز تک رہا لیکن علماء کے وعظ کا سلسلہ قریباً ایک ہفتہ تک جاری رہا اور جناب مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب جھڑی و مولانا شاہ عبدالواحد متھراوی و مولانا عبدالنواب صاحب علیگڑھی اور دیگر علماء نے متعدد مقامات پر عظیم کیا سدرہ اعظم کی قدیم عمارت اور بعض مساجد میں بھی وعظ کی مجلسیں منعقد ہوئیں۔

بزرگانِ مدراس نے علماِ ندوہ کو دعوتیں بھی دیں اور نہایت احترام کے ساتھ مدعو کیا اپنا پتہ مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب نے علماِ ندوہ کو شاندار دعوت دی، اسی سلسلہ میں ایک جلسہ تہنیت بھی مقرر ہوا یعنی جناب ٹی ایچ ایچ صاحب رئیسِ اعظم و انبیاؤی کو خطاب ”خان بہادر“ عطا ہونے کی تہنیت میں سرس مدی - ایم عثمان صاحب اینڈ سنس نے ۹ اپریل ۱۹۱۷ء کی شام کو گولڈنگ گلی میں ایک پتہ تکلف دعوت دی جس میں مدراس و انبیاؤی کے معزز تجار کے علاوہ علماِ ندوہ کو بھی مدعو کیا، ہمانوں کے جمع ہو جانے پر جناب ملیا لم حاجی عبدالرحمان صاحب کے فرزند جناب عبدالشکو صاحب نے خان بہادر موصوف کی خدمت میں ایک تہنیت نامہ پیش کیا جس میں ان کی قومی خدمات اور وسیع تجارتی تجربات کا ذکر تھا آخر میں جناب مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب نے خان بہادر موصوف کو پھولوں کا باد پہنایا اور دعائے خیر و برکت فرمائی۔ ۹ بجے شب کو یہ جلسہ دعوت ختم ہوا۔

جناب آنیریل مسٹر جٹس عبدالرحیم صاحب نے اپنے وسیع و پرفضا کوٹھی میں تمام علماء کرام کو ایٹ ہوم دیا جان ہر قسم کے فوٹاکمات و مٹھایان اور خود و خوش کی دوسری چیزیں ہتیا کی گئی تھیں۔ یہ جلسہ بڑے لطف و مسرت کے ساتھ ختم ہوا علماء کے علاوہ

مدرس کے اعیان و اکابر بھی ایٹ ہوم میں شریک تھے،

اب آخرین ہم ایک دفعہ اور برادران مدرس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے
 رواد کو ختم کرتے ہیں رواد کے لکھنے میں حتی الامکان اختصار کا لحاظ رکھا گیا ہے
 تاہم کوئی قابل تذکرہ واقعہ بالقصد قلم انداز نہیں کیا گیا ہے، ہم کو اپنے قیام مدرس
 کے زمانہ میں جن جن اصحاب کی خدمات کا علم ہوا رواد میں سب کا تذکرہ کر دیا ہے، اگر
 سہو کسی صاحب کا نام رہ گیا ہو تو ہم اسے معافی کے خواستگار ہیں، اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم
 بزرگان مدرس کی مہربانی و حسن اخلاق کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

آخر میں ہم ناظرین کو یہ خوشخبری سنانا چاہتے ہیں کہ مدرس سے واپسی کے چند
 روز بعد دارالاقامہ کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا اور اب تعمیر کا سلسلہ شروع ہو گیا، جو خدا سے
 دعا ہے کہ مسلمانوں کو اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد اکرام اللہ خان ندوی

دارالعلوم ندوہ

لکھنؤ

فہرست پیرکیزی اجلائے اعلیٰ ۱۹۱۷ء منعقدہ اس

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۱	جناب آئی بیل ستر جٹس مولوی عبدالرحیم صاحب درکالچ	۸	۸	جناب یحییٰ عبداللہ صاحب کپنی بڑیٹ مدراس	۸
۲	جناب ساہوکار حاجی محمد بخش صاحب کپنی - بادشاہ بنگ	۹	۹	جناب الفی عبدالرحمان صاحب کپنی	۹
۳	جناب ٹون جناب ن بہادر حاجی بدالدین صاحب	۱۰	۱۰	جناب ایچ علی عبدالشکور صاحب کپنی	۱۰
۴	جناب تاجر بڑیٹ جناب سی عبداللہ صاحب	۱۱	۱۱	جناب روشن ایم لے من اللہ سید صاحب کپنی مثال ٹھہ	۱۱
۵	جناب کپنی جناب کپنی	۱۲	۱۲	جناب جو حاجی زین العابدین صاحب کپنی بڑیٹ	۱۲
۶	جناب کپنی جناب کپنی	۱۳	۱۳	جناب کو عبدالغفور صاحب کپنی	۱۳
۷	جناب کپنی جناب کپنی	۱۴	۱۴	جناب کپنی جناب کپنی	۱۴
۸	جناب کپنی جناب کپنی	۱۵	۱۵	جناب کپنی جناب کپنی	۱۵
۹	جناب کپنی جناب کپنی	۱۶	۱۶	جناب کپنی جناب کپنی	۱۶

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۱۷	داود تاتا قاسم صاحب کپنی	۲۶	جناب ایس لے قمر الدین صاحب	۲۷	کپنی بڑیٹ مدراس
۱۸	جناب حاجی سعید صاحب کپنی	۲۷	جناب ماراجی بادشاہ لکھنؤ	۲۸	صاحب کپنی
۱۹	جناب حاجی سعید صاحب کپنی	۲۸	جناب ٹی کے فقیر صاحب	۲۹	کپنی
۲۰	جناب حاجی سعید صاحب کپنی	۲۹	جناب بی لعل بادشاہ صاحب	۳۰	کپنی
۲۱	جناب کشن چند صاحب کپنی	۳۰	جناب بی حاجی فقیر محمد صاحب	۳۱	کپنی
۲۲	جناب گرامنی عبدالغفر صاحب	۳۱	جناب سی تلے حاجی محمد	۳۲	قاسم صاحب کپنی
۲۳	جناب ایم اے حاجی عبدالوہاب	۳۲	جناب ایس۔ اے۔	۳۳	جناب دی عبدالوہاب
۲۴	صاحب کپنی	۳۳	جناب دی عبدالوہاب	۳۴	صاحب کپنی
۲۵	جناب حبیب صاحب کپنی	۳۴	جناب ایم محمد صاحب کپنی	۳۵	کپنی

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۳۵	جناب لیلی محمد نواز خان	۴۳	جناب مولوی مودی محمد زبیر	۳۵	۴۳
۳۶	صاحب کپنی بڑیٹھاراس	۴۴	صاحب بڑیٹھ مدراس	۳۶	۴۴
۳۷	جناب موکانم سلیمان صاحب	۴۵	جناب پی شمس الدین صاحب	۳۷	۴۵
۳۸	کپنی " "	۴۶	کپنی " "	۳۸	۴۶
۳۹	جناب کوٹے حاجی محمد قیوب	۴۷	جناب بی حاجی اسماعیل صاحب	۳۹	۴۷
۴۰	صاحب انیسٹنس " "	۴۸	کپنی " "	۴۰	۴۸
۴۱	جناب کورے حاجی بدلتون	۴۹	جناب آئی عبدالرحمان صاحب	۴۱	۴۹
۴۲	صاحب کپنی " "	۵۰	کپنی " "	۴۲	۵۰
۴۳	جناب باگی حیات بادشاہ	۵۱	جناب ساہوکار محمد علی احمد	۴۳	۵۱
۴۴	صاحب کپنی میتال ٹیپہ	۵۲	بادشاہ صاحب بہادر	۴۴	۵۲
۴۵	جناب سی عثمان صاحب	۵۳	بادشاہ بلڈنگ مارج ٹون	۴۵	۵۳
۴۶	کپنی بڑیٹھ " "	۵۴	جناب بی عبدالوہاب صاحب	۴۶	۵۴
۴۷	جناب نانامحمد میان صاحب	۵۵	بہادر میتال ٹیپہ	۴۷	۵۵
۴۸	کپنی " "	۵۶	جناب دھابہ واسے سنجیاضا	۴۸	۵۶
۴۹	جناب ذرا علی حسین صاحب	۵۷	" "	۴۹	۵۷
۵۰	ذوواب غلام احمد صاحب	۵۸	جناب الخلیج آغا مرزا محمد	۵۰	۵۸
۵۱	کلامی کار و منڈل منیر	۵۹	خیل صاحب شیرازی	۵۱	۵۹
۵۲	کولارڈ و شرکٹ " "	۶۰	" "	۵۲	۶۰

لبر شمار	نام	رقم	لبر شمار	نام	رقم
۵۱	جناب پانچ۔ ایم ناگیو میران	مار	۵۸	جناب ایم عبدالوہاب صاحب	مار
۵۲	صاحب میثال پٹھہ مدراس	مار	۵۹	کپنی بزمیٹ مدراس	مار
۵۳	جناب ساہوکار حاجی محمد	مار	۶۰	جناب ڈکو بہار الدین صاحب	مار
۵۴	صنیف صاحب بہار	مار	۶۱	کپنی " "	مار
۵۵	جناب محمد موسیٰ حاجی براہیم محمد	مار	۶۲	جناب ایس صفدر صاحب	مار
۵۶	سیٹھ صاحب گڑنگ گلی	مار	۶۳	کپنی گڑنگ گلی مدراس	مار
۵۷	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب	مار	۶۴	جناب خطیب حاجی قادر بادشا	مار
۵۸	بہادر سکرٹری دفتر معین النور	مار	۶۵	صاحب کپنی " "	مار
۵۹	ڈائریری پریسڈنسی مجسٹریٹ	مار	۶۶	جناب ویلور حاجی محمد یوسف	مار
۶۰	" "	مار	۶۷	صاحب کپنی " "	مار
۶۱	جناب حاجی عبدالرحیم صاحب	مار	۶۸	جناب حاجی عبدالرحمان صاحب	مار
۶۲	زین العابدین صاحب کپنی	مار	۶۹	کپنی " "	مار
۶۳	" "	مار	۷۰	جناب حاجی نعمت اللہ صاحب	مار
۶۴	جناب اے آدے کے عبدالرحمان	مار	۷۱	ذاکر ہدایت اللہ صاحب	مار
۶۵	صاحب کپنی " "	مار	۷۲	کپنی " "	مار
۶۶	جناب کے باقر حسین صاحب کپنی	مار	۷۳	جناب سید زین العابدین	مار
۶۷	" "	مار	۷۴	صاحب کپنی " "	مار
۶۸	" "	مار	۷۵	جناب الحاج محمد علی الدین صاحب	مار
۶۹	" "	مار	۷۶	جناب الحاج محمد علی الدین صاحب	مار

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۶۰	جناب فی آ عبد الحمید صاحب	۵۰	۸۰	رائس بازو اوجاج ٹون۔ مدراس	۵۱
۶۱	کپنی۔ بڑیٹ مدراس	۵۱	۸۱	جناب فیض الحق صاحب بہادر	۵۲
۶۲	جناب منو محمد یقوب صاحب کرا	۵۲	۸۲	محفوظ منزل رائے پٹیجہ	۵۳
۶۳	صاحب کپنی	۵۳	۸۳	جناب نازی حاجی عبدالعزیز صاحب	۵۴
۶۴	جناب سی ایس عبدالرحیم صاحب	۵۴	۸۴	کپنی بڑیٹ	۵۵
۶۵	کپنی	۵۵	۸۵	جناب لیا لم این الدین صاحب	۵۶
۶۶	جناب کی حاجی غلام محی الدین صاحب	۵۶	۸۶	کپنی	۵۷
۶۷	کپنی	۵۷	۸۷	جناب سی حاجی خضر خٹا کپنی	۵۸
۶۸	جناب قلیہ بابو صاحب صاحب پٹنہ	۵۸	۸۸	جناب سی میراج صاحب کپنی	۵۹
۶۹	کپنی	۵۹	۸۹	کپنی	۶۰
۷۰	نور محمد عبدالقادر صاحب بہادر	۶۰	۹۰	جناب پے محمد محی الدین صاحب	۶۱
۷۱	محفوظ منزل رائے پٹیجہ۔ مدراس	۶۱	۹۱	مرکیٹر	۶۲
۷۲	جناب آغا محمد اسحاق صاحب کپنی	۶۲	۹۲	جناب کے ایس ایس محمد اعظم صاحب	۶۳
۷۳	جناب پی عبدالرحیم صاحب کپنی	۶۳	۹۳	کپنی	۶۴
۷۴	جناب کے مد صاحب کپنی	۶۴	۹۴	جناب بی بی علی بادشاہ صاحب	۶۵
۷۵	جناب ساہوکار حاجی محمد علی بادشاہ	۶۵	۹۵	کپنی گڑنگ لگی	۶۶
۷۶	صاحب	۶۶	۹۶	وی ایم بر بان الدین صاحب	۶۷
۷۷	جناب محمد اسماعیل بیٹہ صاحب	۶۷	۹۷	کپنی	۶۸
۷۸	منو محمد پٹنہ چوک جارج ٹون	۶۸	۹۸	جناب شہاد ار ایم میر الدین صاحب	۶۹
۷۹	جناب سید یوسف صاحب جبر	۶۹	۹۹	کپنی	۷۰
۸۰	کوہ ظاہر صاحب نٹ روڈ	۷۰	۱۰۰	جناب بی حاجی خضر خٹا کپنی	۷۱
۸۱	جناب سید عبدالقادر صاحب جبریل	۷۱			

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۹۱	جناب شجاعی مدر صاحب کپنی	ع		جناب پتال پتھ مدراس	ع
۹۲	جناب تاجی ساہوکار سید حیرت صاحب	ع	۱۰۳	جناب نصرت محمد عبدالکریم صاحب	ع
	کپنی	ع		فاروقی پٹی سیرت منڈی پولیس	
۹۳	جناب کرپور رزاق سیاح صاحب	ع		معرفت ایڈیٹر صاحب منڈی نوکر	
	کپنی	ع	۱۰۴	رای پتھ مدراس	ع
۹۴	جناب غلام محمد شمس الدین صاحب کپنی	ع		جناب سلطان علی اج صاحب کینا نو	ع
۹۵	جناب داتا محمد میران صاحب	ع	۱۰۵	جناب خان بہادر ڈاکٹر خواجہ	ع
	ایڈیٹنس	ع		الطیف الدین صاحب کڈلور	ع
۹۶	جناب قیام الدین القادر صاحب	ع	۱۰۶	جناب جہان عبدالوہاب صاحب	ع
	بی۔ اے محفوظ خان باغ	ع	۱۰۷	جناب سی محمد عظیم کپنی	ع
۹۷	جناب خان بہادر قادر نواز خان	ع	۱۰۸	جناب بروٹ احمد رضا بہادر پرتو	ع
	صاحب بہادر سیرت ڈرائی	ع	۱۰۹	سوٹ ہاؤس صاحب پتھ مدراس	ع
۹۸	جناب علی نواب ایسہ ملتان بہادر	ع		جناب سوداگر میران صاحب ایڈیٹر	ع
	" " "	ع	۱۱۰	جناب حاجی محمد غوث صاحب کپنی	ع
۹۹	جناب لوی محمد صاحب لقی	ع	۱۱۱	جناب حاجی عبدالشکو صاحب	ع
	ضلع کرپور	ع	۱۱۲	جناب فی السلا صاحب	ع
۱۰۰	جناب نینا محمد صاحب فبرلا	ع	۱۱۳	جناب ایمر صابر خان الدار بن کپنی	ع
	انگلیٹا ایک شریعتی ٹولن	ع	۱۱۴	جناب خان صاحب محمد نذر الدار صاحب	ع
۱۰۱	جناب جی سمعیل صاحب	ع	۱۱۵	جناب خان بہادر محمد علی صاحب	ع
۱۰۲	جناب خان بہادر لالہ علی صاحب	ع	۱۱۶	جناب محمد علی صاحب ادوکر	ع
		ع	۱۱۷	جناب خان بہادر محمد علی صاحب	ع
		ع	۱۱۸	جناب حاجی عبداللہ صاحب آدم سیکھ صاحب	ع
		ع	۱۱۹	جناب سیاح صاحب برادری مدراس	ع

گوشتواره آمد صرف اجلاس شازدسم ندوة العلماء مدراس مرسله
جناب مع لانا عبد السبحان صاحب کتب طری مجلس استقبالی

آمد

آمد اعطیات اجرائی دیگر حضرات ع
از فروخت ٹکٹ رکنیت و معاونت
مساء

از جناب ٹی محمد ہدایت الد صاحب سید
محمد صاحب کمپنی کا پنور
از مولانا عبد السبحان صاحب کمپنی

ع
۱۲/۶

صرف

مصارف چھپائی اشتہاد وغیرہ
خرج متفرق النیسر دیگر اخراجات
فردوری وغیرہ

خرج ڈاک تار

نوٹ پیپر
مصارف پٹال روشنی و کرایہ کرسی
وغیرہ

مصارف طبع و سفر خرج علماء
ہندوستان معرفت ناظم صاحب

ندوة العلماء

مصارف صدقات و دیگر علماء

مصارف ہمانداری علماء وغیرہ

۱۲/۶

نویسٹا جناب لانا عبد الباقی صاحب سکرٹری معین اللہ وہ دسکرٹری مجلس استقبالی
اجلاس شانزدہم ندوۃ العلماء راس نے میرے پاس مندرجہ بالا گوشوارہ اور ایک مختصر
سی فہرست چندہ رکنیت و معاونت کی بھیجی ہے جو اسکے ساتھ شائع کی جاتی ہو لیکن ساتھ
ہی اسکے یہ ظاہر کر دینا ضرور ہو کہ چندہ رکنیت کی سابق فہرست اعمالہ سے اوچے معاد
کی فہرست یا للعینہ کی تھی،

اسی فہرست رکنیت و معاونت جو اس گوشوارے کیساتھ شائع کی جاتی ہے علی الترتیب
۱۔ اور ۲۔ پہلے کی ہو لہذا کل رقم چندہ معاونت و رکنیت کی ہمیں ہوتی ہے اور
اس گوشوارے میں کل رقم اس مد کی ہمیں ملے گی کہ دکھلائی گئی ہے جس سے عہ کا فرق
ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) مصارف میں ہماری معرفت الیہ العینہ کی رقم دکھلائی گئی چونکہ واپسی کے خرچ
کے لیے علی الحساب روپیہ مولانا سے لیا گیا تھا اسوجہ سے الیہ العینہ اس میں کچھ ہے اور دو
روپیہ بعض علمائے ندوہ کے اشترکیت لیجانہ کی فہرست سے واپس ملے اس لیے مجملہ الیہ العینہ
کے مال الیہ العینہ بنجاب اہل مدارس صغیرہ مال ندوۃ العلماء میں جمع کر لیے گئے،

(۳) چونکہ کیا الیہ العینہ چندہ بجاڑہ پہلے صغیرہ مال میں نام بنام یا ہم ہو چکا ہے اس لیے
آمد و صرفے اس قدر رقم تحریر مولانا منح خارج کر دی گئی ہے۔

سید عبدالحی

ناظم ندوۃ العلماء

۱۳ دسمبر ۱۹۱۷ء

ضمیمہ فرستہ کنیت و اجلاس و علماء سالہ منعقدہ مدراس

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱	جناب حاجی محمد اویس سیٹھ صاحب	۷	۱	جناب میر سعادت احمد صاحب	۷
۲	جناب خیر حسین سیٹھ صاحب	۸	۲	جناب کنجی کمال صاحب	۸
۳	جناب حاجی جمال نور محمد سیٹھ صاحب	۹	۳	جناب محمد یوسف صاحب	۹
۴	جناب محمد حاجی پیر محمد سیٹھ صاحب	۱۰	۴	جناب حاجی عثمان صاحب	۱۰
۵	جناب بڑا ہی محمد حاجی عبداللہ	۱۱	۵	جناب محمد اعظم صاحب سٹیشن ماسٹر	۱۱
۶	سیٹھ صاحب	۱۲	۶	جناب اکبر حسین صاحب	۱۲
۷	جناب حاجی اجمل نور سیٹھ صاحب	۱۳	۷	جناب سید اکبر عبدالغفر صاحب	۱۳

۱۱۸

ضمیمہ فرستہ معات و اجلاس و علماء سالہ منعقدہ مدراس

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱	جناب عبدالحق صاحب پور	۴	۱	جناب محمد عبداللہ صاحب	۴
۲	جناب فصیح الدین صاحب	۵	۲	برہا پور	۵
۳	جناب شجاع الدین صاحب	۶	۳	جناب کریم صاحب سٹیشن ماسٹر	۶
۴	جناب سید اکبر صاحب	۷	۴		

اسمائی گرامی علمائوشایخ شریک جلسہ ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱	جناب مولانا قاری شاہ	۹	جناب مولانا پوری - پنجاب
	محمد سلیمان حبیبی ستاری		جناب مولانا عبد التواب صاحب
	پٹنہ		علیگرہی - علیگڑہ -
۲	جناب مولوی شاہ حسین سیاح صاحب	۱۰	جناب مولانا مفتی محمد انوار الحق صاحب
	خلعت مولانا ممدوح الصدر		ایم لے دار کٹر سرشتہ تعلیمات -
۳	جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب		منجانب ریاست بھوپال
	بجھری - رہتک	۱۱	جناب مولانا عبد الصمد احمد صاحب
۴	جناب مولانا قاری عبد السلام صاحب		محافظا حلاج - ممبئی -
	افضاری - پانی پت -	۱۲	جناب مولانا حمید الدین صاحب
۵	جناب مولانا حکیم عبدالحی صاحب		بڑی سڑک پرنسپل دارالعلوم سرکاری -
	ناظم ندوۃ العلماء - کھنؤ		حیدر آباد دکن -
۶	جناب مولانا محمد اسلم صاحب	۱۳	جناب مولانا ناظر حسن صاحب
	فرنگی محلی - کھنؤ -		کلکتہ -
۷	جناب مولانا سید امیر علی صاحب	۱۴	جناب مولوی عبدالنواز صاحب
	مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء -		سودودی راجپوتانہ -
۸	جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل	۱۵	جناب مولانا غلام محمد صاحب شملوی

اسمای گرامی علای صوبہ مدراس شریک حلیہ و قہ لعلما

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱	جناب مولانا شیخ محمود طاج، ہمدانی ناگل ملابار	۱۲	جناب مولانا الحاج محمد حسین خان صاحب خان بہادر
۲	جناب مولانا کنجی احمد صاحب خجی	۱۳	جناب مولانا حکیم بدر الدین حسین صاحب -
۳	جناب مولانا مولوی محمد ہاشم صاحب وانبیاؤی -	۱۴	جناب مولانا سید برہان الدین صاحب -
۴	جناب مولانا قطب الدین احمد صاحب	۱۵	جناب مولانا الحاج محمد مدار صاحب مدرسہ جمالیہ پرہور -
۵	جناب مولانا الحاج عبد الباقی خان صاحب	۱۶	جناب مولانا عبد القادر صاحب
۶	جناب مولانا الحاج محمد فضل الرحمن صاحب	۱۷	جناب مولوی حاجی قاری عبد الغنی صاحب -
۷	جناب مولوی سید سلطان محمد الدین صاحب -	۱۸	جناب مولوی محمد قاسم صاحب آہوی
۸	جناب مولانا مولوی الحاج علی الدین	۱۹	جناب مولوی محمد موسیٰ میان صاحب ولہوری
۹	سید صاحب قادری چیدہ - ویلور	۲۰	جناب مولوی حافظ عبد الزاق صاحب
۱۰	جناب مولوی سید محمد قاسم صاحب ولہوری	۲۱	جناب مولوی شاہ عبد القدوس صاحب خجی
۱۱	جناب عبد ابراہیم صاحب خجی ہند -		
	جناب العرفان لوی عبد الرحمن فاروقی		

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	اسمای گرامی روسا و امرا و عهد داران به کاری صوبه مدراس غیره شریک اجلاس ندوة العلماء
۲۲	جناب لوی محمد عبدالصاحب احقر	۱	جناب آنریبل حبش عبدالرحیم صاحب بهادر
۲۳	جناب غلام دشتگیر صاحب	۲	جناب خان بہادر حاجی محمد عبدالعزیز بادشاہ صاحب
۲۴	پیش نام جناب مولوی حکیم شمس الدین صاحب	۳	جناب خان بہادر محمد القدر خان بادشاہ صاحب
۲۵	قادی حیدر آبادی - جناب مولوی سید شاہ ولی اللہ صاحب	۴	جناب خان بہادر قادر نواز خان صاحب سابق کلکٹر
۲۶	جناب مولوی سید کریم الدین صاحب حسینی قادی -	۵	جناب خان بہادر محمد الیاس صاحب مینوسل سپرین ویلور -
۲۷	جناب مشائخ حکیم سید شاہ محمد بیٹہ صاحب قادی حسینی تونہ	۶	جناب خان بہادر علی امین الدین صاحب
۲۸	جناب مولوی حاجی محمد عظیم صاحب	۷	جناب خان بہادر حاجی بدر الدین صاحب
۲۹	جناب مولوی سید نور محمد آفندی	۸	جناب مولوی حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب لقی وکیل پالوچہ رئیس حیدر آباد دکن -
۳۰	جناب مولانا مولوی حاجی سید محمد فخر الدین صاحب نقوی فخری -	۹	جناب آنریبل یعقوب حسن بیٹہ صاحب
۳۱	جناب سید شاہ تقی علی حسینی قادی عرف حسینی بیران صاحب -		

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱۰	جناب آذربیل احمدی مرکار	۲۵	جناب عبدالقادر صاحب مالک
۱۱	جناب نواب عابد حسین صاحب		ایڈیٹر مخدوم کن مدراس
۱۲	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی	۲۶	جناب اوی عبد اللطیف صاحب
۱۳	جناب ملک احمد بادشاہ صاحب		مالک و ایڈیٹر میر دور دزگار مدراس
۱۴	جناب سی عبد الحکیم صاحب	۲۷	جناب مولوی عبد الحمید صاحب
۱۵	جناب نواب ذاکر صاحب پرتو		مترجم اندوری مالک ڈیٹر قوی پور
۱۶	جناب نواب عبد القادر صاحب	۲۸	جناب منشی محمد انور صاحب بھود
۱۷	جناب عبد الحق صاحب		مالک و ایڈیٹر سالہ المضمون
۱۸	جناب میر مظہر الدین صاحب نیل	۲۹	جناب خان صاحب شیخ اسماعیل
	اسٹنٹ پوسٹماستر جنرل		کنٹرکٹر ترچاپلی
۱۹	جناب خان بہادر محمد ندان صاحب	۳۰	جناب مولوی سید مرتضی صاحب
	سکندر پریسیڈنٹی مجسٹریٹ	۳۱	جناب آغا مرزا حاجی محمد خلیل صاحب
۲۰	جناب میر زین الدین صاحب نیل		شیرازی
۲۱	جناب میر سراج الدین صاحب سابق	۳۲	جناب آغا مرزا عبد الحسین صاحب
	پولیس سپرنٹنڈنٹ ضلع	۳۳	جناب مولوی محمد مصطفیٰ صاحب
۲۲	جناب میر میر الدین صاحب	۳۴	جناب ٹی محمد حسین صاحب
۲۳	جناب شیخ سلطان محمد الدین صاحب	۳۵	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب
۲۴	جناب خان بہادر محمد صفدر حسین صاحب	۳۶	جناب ملیح علی صاحب

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۳۷	جناب خطیب عبدالرشید صاحب	۵۲	جناب ٹی ایس محمد حسین صاحب لے
۳۸	جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب -	۵۳	جناب خواجہ خان صاحب -
۳۹	جناب حاجی نعمت اللہ صاحب لکے	۵۴	جناب محمد عبداللہ صاحب سٹنٹ انسپکٹر آف اسکول -
۴۰	جناب محمد ہدایت اللہ صاحب لکے	۵۵	جناب محمد رضا صاحب
۴۱	جناب ایس عبداللطیف صاحب	۵۶	جناب عبدالحیڈ صاحب گریڈنگ
۴۲	جناب نانامونا محمد عثمان صاحب راوتر -	۵۷	جناب مودی عبدالغفور صاحب گریڈنگ
۴۳	جناب دی محمد عثمان صاحب	۵۸	جناب محمد یونس محمد ابراہیم صاحب گریڈنگ
۴۴	جناب جلال عبدالکریم صاحب	۵۹	جناب ساہوکار محمد علی اللہ بادشاہ صاحب
۴۵	جناب حاجی محمد صیف صاحب	۶۰	جناب ساہوکار محمد سعد اللہ بادشاہ صاحب -
۴۶	جناب کنیا ڈی حاجی عبدالقادر صاحب	۶۱	جناب حکیم حاجی محمد عبدالغفر صاحب بہادر
۴۷	جناب الکتبی عبدالقادر صاحب	۶۲	جناب ٹی عبدالوہاب صاحب بہادر
۴۹	جناب آنجنی محمد اسحاق صاحب	۶۳	جناب محمد اسماعیل سیٹھ صاحب معتمد
۵۰	جناب آنجنی عبداللطیف صاحب	۶۴	جناب سید یوسف صاحب
۵۱	جناب حمید حسن صاحب بی لے ایل - ایل - بی -	۶۵	جناب حاجی سید عبدالقادر صاحب بی لے

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۶	جناب سید اگر عبدالرحیم صاحب بکھارہ۔	۸۷	جناب فی الیہ عبدالقادر صاحب بی حلیہ
۶۷	جناب غلام نبی الدین صاحب سونہ اگر	۸۸	جناب سید احمد صاحب سائری السیکٹر
	بجواڑہ۔۔	۸۹	جناب سید حسین صاحب پیرا سادو شینہ ہوز
۶۸	جناب لوی محمد حسین صاحب بقی	۹۰	جناب محمد تاج الدین صاحب بی کلکٹر
۶۹	جناب ایس جی عبدالرحیم صاحب سکرٹری انجمن اسلام	۹۱	جناب لوی کریم الدین صاحب صیف دار فوجداری
۷۰	جناب شہر اسد علی صاحب سیر سکرٹری	۹۲	جناب قاضی میر دوست قاضی قضاہ بہادر سکرٹری
۷۱	جناب ال محمد علی صاحب سولی بنگلوری	۹۳	جناب سید عبدالکریم صاحب انشائیہ پور سیر
۷۲	جناب لوی شاہ محمد صاحب ڈاؤنٹریا	۹۴	جناب آجمل رفیع صاحب کسٹرنر بنگلور
۷۳	جناب شہر صاحب لوار الاسلام	۹۵	جناب محمد ابراہیم صاحب قریبی بی ایل بی
۷۴	جناب خان بہادر ڈاکٹر ان محمد عثمان صاحب	۹۶	جناب شیخ داؤد صاحب کسٹرنر
۷۵	جناب ڈاکٹر جمال الدین صاحب لوی ری	۹۷	جناب محمد عباس صاحب
۷۶	جناب لوی حکیم محمد سعید صاحب چھری	۹۸	جناب ایچ عبدالرزاق صاحب حیرن نون
۷۷	جناب نجی علی صاحب ایم۔ اے۔	۹۹	جناب محمد صاحب کسٹرنر
۷۸	جناب سید عبدالواحد صاحب عاتق		فہرست ان غیر مسلم اصحاب کی جو
۷۹	جناب کپٹن عبدالغفری صاحب ارمیجمنر بہادر		جلسہ میں شریک تھے۔
۸۰	جناب ایچ ایم ایس الدین ابراہیم صاحب		جناب بی بی جسٹس سنگری ایر (۲) جناب بی بی
۸۱	جناب موبی محمد عبدالصاحب تنظیم اور مذہبی		ایل اے گوہرہ اگر الہ۔ (۳) جناب بی بی ہادی
۸۲	جناب لوی محمد علی صاحب بی کلکٹر		نارائن سوامی (۴) جناب سترجی بی بی نرگٹ
۸۳	جناب مولو حسن صاحب بی بی کلکٹر		ڈاکٹر نرین دیو (۵) جناب بی بی بہادر دیو گوری بی
۸۴	جناب حکیم محمد ظہیر الدین صاحب ویلوری		(۶) جناب شردی رگوہر دیو تیارچر دی، جناب
۸۵	جناب محمد عبدالغنی صاحب کچا رٹیننگ		بی بی گوپال لال (۷) جناب بی بی بہادر بندم پل
۸۶	جناب مولو محمد الدین صاحب بی بی کلکٹر		(۸) جناب شری بی بی ام سائی ایر بی بی بی
			(۹) جناب شردی رگوہر دیو سوامی بی کلکٹر بی

فہرست ارکان انتظامیہ وۃ العلم بابۃ ۱۹۱ء

صوبہ متحدہ (جناب لوی عبداللہ انصاری ناظم میناں مدرسۃ العلوم مسلمانان علیگڑہ، (۲۲) جناب
 اگرہ اوچھ مولوی حاجی محمد یونس صاحب میس قاولی ضلع علیگڑہ (۳۲) جناب لوی محمد خلیل الرحمن صاحب
 سہارنپوری (۲۲) جناب لوی حکیم سید ظہور الاسلام فتحپور ہنسوہ (۵۵) جناب لوی حبیب الرحمن صاحب
 میس جھین پور ضلع علیگڑہ (۶۶) جناب لوی سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء (۷۷) جناب مولوی محمد علی
 صاحب میس کاکوری ضلع لکھنؤ (۸۸) جناب لوی حبیب الرحمن صاحب منسب دار سرکار عالی میس شاہجہانپور
 (۹۹) جناب صفی الدودلہ حامد الملک مولوی سید محمد علی صاحب مدرسہ مال ندوۃ العلماء
 (۱۰۰) جناب مولوی حمید الدین صاحب بی سلسلہ پرنسپل دار العلوم حیدر آباد دکن (۱۱۱) جناب لوی
 احمد زمان خان صاحب میس مجبٹریٹ شاہجہانپور (۱۲۲) جناب مولوی ابوبکر محمد شیت صاحب جونیہ
 (۱۳۳) جناب لوی حکیم عبدالرشید صاحب لکھنؤ۔ (۱۴۴) جناب شمس العلماء خان صاحب مدرسہ فیضانہ الودیعہ ضلع
 - (۱۱۱) جناب منشی ناظم علی صاحب بی سلسلہ جو اسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ
 لکھنؤ (۲۲) جناب ناظم تعلیم صاحب میس و آنریری مجبٹریٹ کانپور۔ (۳۳) جناب شیخ محمد امین صاحب
 میس فیض آباد متولی جادو مو قوف ندوۃ العلماء (۴۴) جناب سید ظہور احمد صاحب بی سلسلہ
 ایل ایل بی وکیل ہالی کورٹ (۵۵) جناب فوجی حاجی محمد سحاق صاحب میس سکریٹری مدرسۃ العلوم
 مسلمانان علیگڑہ (۶۶) جناب شیخ شیر حسین صاحب والی بیرٹریٹ لکھنؤ (۷۷) جناب مولوی محمد
 نسیم صاحب میس لکھت (۸۸) جناب منشی احتشام علی صاحب میس کاکوری ضلع لکھنؤ۔ (۹۹) جناب
 ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرٹریٹ لا۔ پی ایچ ڈی۔ لکھنؤ۔

پنجاب عالم (۱۱) جناب لوی قاری عبدالسلام صاحب انصاری بی بیٹ۔ (۲۲) جناب لوی
 صوبہ ہندوستان عبدالنور صاحب ہتک (۳۳) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب لویٹری (۴۴) جناب

عبد السد صاحب عمادی (۵) جناب مولوی قاری عبد السلام صاحب عباسی پانی پت (۶)
 جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھیری (۷) جناب شمس العلام مولوی مفتی محمد عبد السد صاحب
 لوئکی لاہور۔ (۸) جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔ (۹) جناب
 بابو نظام الدین صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ مسکرٹری معین النندہ امرتسر (۱۰) جناب غلام
 پیرزادہ محمد حسین صاحب (۱۱) جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ
 امرتسر۔ (۱۲) جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب بناس ڈیڑہ اجنادیل امرتسر۔ (۱۳) جناب مرزا محمد
 ظفر السد صاحب نیشنل کسٹروڈیشل اسٹنٹ کمشنر وزیر آباد۔

دستلی (۱)۔ جناب فائق الملک لوی کلیم حفظ محمد جمل غائبہا (۲) جناب شمس العلام لوی احمد آباد
 بنگال (۱) جناب لوی ظفر صاحب سن سہ عالیہ کلکتہ۔ (۲) جناب لوی محمد حفیظ اللہ صاحب
 مدرس اعلیٰ مدرسہ سرکاری ٹھاکہ۔ (۳) جناب لوی حکیم صبیح الرحمن صاحب کیر۔ (۴) جناب آنریبل نواب
 جودھری سید نواب علی صاحب (۵) جناب آنریبل سید محمد غلام حسین صاحب عارف کلکتہ۔
 بہار (۱) جناب مولانا سید محمد علی صاحب (۲) جناب مولوی محمد قاسم صاحب (۳) جناب لوی مفتی محمد عبد اللطیف صاحب
 جناب مولوی شاہ سلیمان صاحب خشتی قادری (۴) جناب آنریبل سید شرف الدین
 صاحب جج ہائی کورٹ پٹنہ (۵) جناب حافظ سید محمد الحق صاحب رئیس پٹنہ
 مدراس۔ ۱۔ جناب مولوی حاجی منیار الدین صاحب (۲) جناب مولانا عبد السلام
 صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ و مسکرٹری معین النندہ۔ (۱) جناب
 غلام احمد صاحب کلامی، گولڈفیلڈس کار و منڈل کولار

ممبئی (۱) جناب مولوی عبد السد احمد صاحب محافظ حاج ممبئی
 مالک مشرق (۱) جناب مولوی محمد حسین صاحب پور۔

(۱) جناب خواجہ لطیف احمد صاحب تلمیذ اہل سنت ہائی اسکول امراتی -

برہما (۱) جناب حاجی سیٹھ یوسف محمد بھائی میان صاحب رنگون -

دینی ریاست (۱) جناب خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسٹنٹ

کونسل آف انجینی ریاست بھاولپور - (۲) جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنٹ

مدرسہ عالیہ ریاست رامپور - (۳) جناب ملا عبدالباسط صاحب حیدر آباد دکن (۴)

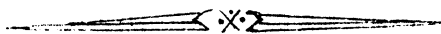
جناب مولوی محمد یحییٰ صاحب مفتی ریاست بھوپال (۱) جناب ذوالقدر جنگت بھاولپور -

(۲) جناب مولوی محمد دین صاحب چیف جج ریاست بھاولپور -

طلبہ تعلیم جناب مولوی مسعود علی صاحب ناظم انجمن طلبہ تعلیم (۲) جناب مولوی

ندوۃ العلماء حکیم رکن الدین صاحب ندوی (۳) جناب مولوی محمد اکرم اند خان صاحب

ندوی - (۴) جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی -



فہرست چندہ عام اغراض خیر وۃ العلماء من ابتداء یکم جولائی ۱۹۱۶ء
تغاییت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

بیت	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	بیت
۱	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد (دکن) خلد اللہ ملک	۱
۲	جناب نواب جعفر علی خان صاحب نمبر (۱۱۶) شکر دار ٹیچہ پونہ	۲
	معرفت جناب لوی غلام نبی صاحب فقیہ	
۳	جناب غلام نبی حاجی شرف الدین صاحب فقیہ سوداگر محلہ پٹری	۳
۴	جناب عبدالرزاق حاجی شرف الدین صاحب فقیہ	۴
۵	جناب حاجی میان عبدالقادر صاحب ٹیٹل	۵
۶	جناب مرحوم غلام احمد صاحب جی نجم الدین صاحب	۶
۷	جناب خان صاحب ابراہیم خان صاحب	۷
۸	جناب عبدالقادر ابراہیم چھوٹے نوسار	۸
۹	جناب علی صاحب حاجی میان فقیہ	۹
۱۰	جناب مریم بی بی زوجہ غلام حسین صاحب فقیہ	۱۰
۱۱	جناب مرحومہ عائشہ بی بی حاجی غلام حسین صاحب فقیہ	۱۱
۱۲	جناب محمد سعید حاجی شرف الدین صاحب فقیہ سوداگر محلہ	۱۲
۱۳	جناب مولوی محمد امین صاحب	۱۳
۱۴	چندہ و عطا مسجد ہمنان	۱۴

نمبر	اسماء گرامی چندہ دہندگان	نمبر
۱۵	جناب ابراہیم صاحب مرعو سوداگر محلہ بہتری	۱۵
۱۶	جناب امیر صاحب غلام صاحب کیوٹ چوڑی محلہ بہتری	۱۶
۱۷	جناب نور محمد ابراہیم صاحب مین ٹنڈیل محلہ بہتری	۱۷
۱۸	بھوسار محلہ کی مسجد کے دغظ کا چندہ۔	۱۸
۱۹	دوکلون۔ کی مسجد کا دغظ کا چندہ۔	۱۹
۲۰	جناب عبدالکریم صاحب مین بندر محلہ بہتری	۲۰
۲۱	جناب نظام الدین صاحب قادری موٹے بھوسار محلہ بہتری	۲۱
۲۲	جناب معین الدین صاحب اکبر صاحب نقیہ بندر محلہ	۲۲
۲۳	جناب خدیجہ بی بی بنت حامی غلام حسین خان صاحب نقیہ سوداگر محلہ بہتری	۲۳
۲۴	جناب شمس الدین صاحب بھوٹے سوداگر محلہ بہتری۔	۲۴
۲۵	جناب معین الدین صاحب برہان " "	۲۵
۲۶	جناب ادریس صاحب " "	۲۶
۲۷	جناب امین صاحب کانگرے بھوسار محلہ بہتری۔	۲۷
۲۸	جناب عبدالرحمن واحا صاحب واحا محلہ بہتری۔	۲۸
۲۹	جناب نقیر محمد صاحب لوپیری سوداگر محلہ " "	۲۹
۳۰	جناب علی صاحب کھوٹے بھوسار محلہ " "	۳۰
۳۱	جناب غلام حسین صاحب خدا سوداگر محلہ " "	۳۱
۳۲	جناب ہاشم نعمت خان صاحب بندر محلہ " "	۳۲

میں	اسماء گرامی چندہ دہندگان	میں
عصر	جناب امیر صاحب حسین بھوسار محلہ بھڑی۔	۳۳
عصر	جناب عبدالقادر صاحب بڑی لنگر چوڑی محلہ بھڑی۔	۳۴
عصر	جناب ابراہیم صاحب رئیس بھوسار محلہ بھڑی۔	۳۵
عصر	جناب احمد علی صاحب بھوسار محلہ بھڑی۔	۳۶
عصر	جناب خیر الحسن صاحب غلام حسین صاحب سوداگر محلہ بھڑی	۳۷
۱۸	جناب جو خاں صاحب معرفت شرف الدین صاحب فقیہ	۳۸
۱۸	جناب غلام رسول صاحب بوسرے	۳۹
۱۸	جناب بدر الدین صاحب بڑے میان فقیہ	۴۰
۱۸	جناب باگئی صاحب بھوسار محلہ	۴۱
۱۴	جناب امام الدین صاحب و نظام الدین صاحب فقیہ	۴۲
	مصرفت عین النذر و شملہ ریلہ جناب مولوی ضیاء اللہ صاحب مسجد کشمیری محلہ	
عصر	جناب ابو عبد الغفار صاحب مونوٹاپ پریس مشملہ	۴۳
عصر	جناب ابو محمد ابراہیم صاحب	۴۴
۱۲	جناب بابو جلال الدین صاحب	۴۵
۱۲	جناب بابو شمشیر افضل صاحب	۴۶
۱۴	جناب بابو بنی بخش صاحب	۴۷
عصر	جناب بابو اکبر بخش صاحب	۴۸
۱۲	جناب بابو نعمت اللہ صاحب	۴۹

پہلی	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	دوسری
۵۰	جناب بابو کریم بخش صاحب " شمسد	۱
۵۱	جناب بابو محمد بشیر الدین صاحب "	۱۳
۵۲	جناب بابو عبدالرشید خان صاحب "	۱۴
۵۳	جناب بابو عبدالحمید صاحب "	۱۴
۵۴	جناب بابو غور شید محمد صاحب "	۱۲
۵۵	جناب بابو محمد عثمان صاحب "	۱۸
۵۶	جناب بابو نظر محمد صاحب "	۱۴
۵۷	جناب بابو احمد الدین صاحب "	۱۲
۵۸	جناب بابو لیاقت حسین صاحب "	۱۲
۵۹	جناب بابو محمد حسین صاحب "	۴
۶۰	جناب بابو محمد ظہیر الدین صاحب "	۱۲
۶۱	جناب بابو عبدالوحید صاحب "	۱۲
۶۲	جناب عروت حسین صاحب "	۱۴
۶۳	جناب بابو عبدالکریم صاحب اول "	۱۱
۶۴	جناب منظر الدین بیگ صاحب "	۱۲
۶۵	جناب بابو محمد علی صاحب "	۱۲
۶۶	جناب بابو عبدالغفر صاحب شمیم موقوفہ نائب پریس نمبر	۱۲
۶۷	جناب ابو غلام مسرور صاحب نواب پریس نمبر	۱۲

ردیف	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	تعداد
۱۲	جناب بابو محمد اسحق صاحب مونوٹائپ پریس شملہ	۶۸
۱۳	جناب مولابخش صاحب	۶۹
۱۴	جناب بابو عبدالغفار صاحب	۷۰
۱۵	جناب بابو محمد شریف صاحب	۷۱
۱۶	جناب عسلا مہنی صاحب	۷۲
عصر	جناب بابو محمد زبیر بابا صاحب	۷۳
۱۷	جناب عبدالحسین صاحب چارم	۷۴
عصر	جناب بابو نور الدین سول سکریٹ شملہ	۷۵
عصر	جناب ممتاز حسین صاحب سول سکریٹ شملہ	۷۶
۱۸	جناب بابو برکت اللہ صاحب	۷۷
عصر	جناب بابو عبد الغنی صاحب	۷۸
عصر	جناب بابو محی الدین صاحب	۷۹
۱۹	جناب بابو عظمت اللہ صاحب	۸۰
عصر	جناب بابو عبد الغزیز صاحب	۸۱
عصر	جناب بابو نظیر الحسن صاحب	۸۲
۲۰	جناب بابو فضل الہی صاحب دفتر آرمی ہیڈ کوارٹر	۸۳
۲۱	جناب بابو عبد الحمید خان صاحب	۸۴
۲۲	جناب بابو امیر الدین صاحب احمدی	۸۵

شماره	اسماء گرامی چنده عطا کنندگان	شماره
۸۶	جناب بابو حیدر علی صاحب دفتر آب و هوا شملہ	۸
۸۷	جناب منشی دوست علی صاحب	عصار
۸۸	جناب بابو عبد اللطیف صاحب	۸
۸۹	جناب بابو کسراج الدین صاحب	۸
۹۰	جناب بابو غلام مستادر صاحب	۸
۹۱	جناب بابو شمش الحق صاحب دفتر آب و هوا شملہ	عصار
۹۲	جناب بابو کریم بخش صاحب	عصر
۹۳	جناب بابو کریم مولانا بخش صاحب	عصر
۹۴	جناب بابو نظر حسین صاحب -	۱۲
۹۵	جناب بابو مبارک حسین صاحب -	۱۲
۹۶	جناب بابو محمد اسماعیل صاحب -	۱۲
۹۷	جناب بابو شہاب الدین صاحب -	عصر
۹۸	جناب برکت علی صاحب	عصر
۹۹	جناب بابو محمد بخش صاحب مولانا بخش صاحب	عصر
۱۰۰	جناب بابو علی محمد صاحب -	عصر
۱۰۱	جناب بابو عبد السلام صاحب -	۳
۱۰۲	جناب بابو محمد بخش صاحب	۱۲
۱۰۳	جناب بابو اکرام علی شاہ صاحب	۸

پہلو	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
۱۰۳	جناب بابو عبدالغفر صاحب دفتر آب و ہوا کوہ شملہ۔	۱۸
۱۰۵	جناب بابو اشرف خان صاحب	۱۴
۱۰۶	جناب بابو میر حسن شاہ صاحب	۱۸
۱۰۷	جناب بابو سدھو سہاے صاحب	۱۲
۱۰۸	جناب خواجہ احمد شاہ صاحب	۱۱
۱۰۹	جناب خان سرور صاحب رئیس و سوداگر صدر بازار شملہ	عصر ۱۱
۱۱۰	جناب غلام محمد جو صاحب شال مرچنٹ۔	عصر ۱۲
۱۱۱	جناب محمد سلطان میر صاحب شال مرچنٹ	عصر ۱۳
۱۱۲	جناب خواجہ عبدالصمد صاحب	عصر ۱۴
۱۱۳	جناب محمد اکبر خان صاحب پٹا دری سوداگر مالک کابل کمپنی	عصر ۱۵
۱۱۴	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب مالک ڈیکل ہال	عصر ۱۶
۱۱۵	جناب فقیر محمد صاحب پٹا وری	عصر ۱۷
۱۱۶	جناب محمد جو صاحب خیاط و مرچنٹ	۱۴
۱۱۷	جناب احمد الدین صاحب	۱۲
۱۱۸	جناب خان محمد صاحب داغ مرچنٹ	۱۸
۱۱۹	جناب محمد میر صاحب شال مرچنٹ	۱۸
۱۲۰	جناب شیخ عبدالغنی صاحب بوٹ مرچنٹ لور بازار	عصر ۱۹
۱۲۱	جناب غلام نبی صاحب گڑی ساز	عصر ۲۰

شماره	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	شماره
۱۸	جناب حاجی صاحب مرچیت لور بازار	۱۲۲
عصر	جناب محمد یعقوب شاه دیر احمد صاحبان	۱۲۳
۱۸	جناب مرز تقیم بیگ صاحب سوداگر	۱۲۴
۱۸	جناب خیرالدین صاحب کله می ساز	۱۲۵
۱۰	جناب مقبول شاه صاحب مرچیت	۱۲۶
عصر	جناب حاجی محمد جهانگیر صاحب کلاته مرچیت	۱۲۷
عصر	جناب شیخ محمد شرف و عبد الغنی صاحبان	۱۲۸
۱۸	جناب ایوب خان صاحب	۱۲۹
۱۸	جناب بابو ام الدین صاحب سوداگر	۱۳۰
عصر	جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب	۱۳۱
عصر	جناب شیخ کریم آقایی صاحب	۱۳۲
لحظه	تفرق از لور بازار و بڈل بازار شمل	۱۳۳
عصر	جناب عزیز ڈار صاحب رنگریز بڈل بازار شمل	۱۳۴
عصر	جناب ناصر علی صاحب	۱۳۵
عصر	جناب شیخ رحمت الله صاحب سوداگر بمبضه شمل	۱۳۶
۱۲	جناب حمید و صاحب سوداگر بمبضه	۱۳۷
۱۸	جناب حافظ محمد نور بخشش و حافظ محمد ابراهیم صاحبان سوداگر بمبضه شمل	۱۳۸
۱۸	جناب بوطی بخشش صاحب درگرم بخش صاحب	۱۳۹

پیشہ	سہ ماہے گرامی چند و عطا کنندگان	نمبر
۱۴۰	جناب نافو صاحب سوداگران ہضینہ شملہ	۱۲
۱۴۱	جناب حافظ رحمت اللہ صاحب " "	۱۲
۱۴۲	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب " "	عصر
۱۴۳	جناب چودھری نور بخش صاحب سوداگری میوہ شملہ	عصر
۱۴۴	جناب بنی بخش صاحب " "	عصر
۱۴۵	جناب ابو فتح محمد صاحب سوداگری ہضینہ شملہ	۱۲
۱۴۶	جناب غلام قادر صاحب " "	۱۲
۱۴۷	جناب بنی بخش صاحب " "	۱۸
۱۴۸	جناب حبیب اللہ صاحب سوداگری محمد صاحبان " "	۱۴
۱۴۹	جناب چودھری گامون صاحب " "	۱۸
۱۵۰	جناب ابو علی نقی صاحب اسپیکٹر حفظان صحت شملہ	عصر
۱۵۱	جناب بابو محمد حسین صاحب سول سکرٹ شملہ	عصر
۱۵۲	جناب خان بہادر میر محمد خان صاحب بی اے پلیڈر و رئیس شملہ	۱۵
۱۵۳	جناب بابو تاج الدین صاحب کامرس ڈیپارٹمنٹ شملہ	۱۵
۱۵۴	جناب بابو عبد الحکیم صاحب آرکیالوجی	عصر
۱۵۵	جناب خان صاحب بابو فتح الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کامرس	۱۵
۱۵۶	جناب مٹر محمد عمر صاحب بی اے پلیڈر	۱۵
۱۵۷	جناب بابو شیخ عبد الغزیز صاحب سب اور سرورٹس	عصر

صفحہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	صفحہ
۱۵۸	جناب بابو بھاکرت رام صاحب اقبال ہوٹل شملہ	عصر
۱۵۹	جناب بابو نور بخش صاحب دفتر یلوے بورڈ	عصر
۱۶۰	جناب فشی عبدالرحیم صاحب " " "	عصر
۱۶۱	جناب فشی محمد حسین خان صاحب " " "	عصر
۱۶۲	جناب بابو علی بخش صاحب " " "	عصر
۱۶۳	جناب فشی قادر بخش صاحب " " "	عصر
۱۶۴	جناب مرزہ غلام حسین صاحب " " "	عصر
۱۶۵	جناب سردار کشن سنگھ صاحب " " "	۱۲
۱۶۶	جناب فشی فضل الرحمن صاحب " " "	۱۲
۱۶۷	جناب بابو بشیر حسین خان صاحب " " "	عصر
۶۸	بقایا سال گذشتہ معرفت جناب بابو نور الدین صاحب	۱۵
۱۶۹	جناب بابو حبیب اللہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر سوجی لین شملہ	عصر
۱۷۰	متفرقات از مارکٹ سول سائبرٹ شملہ	۱۷
۱۷۱	از مولوی منعم الدین صاحب بابت بقایا سال گذشتہ	۱۷
۱۷۲	جناب ابن شیخ عبدالغفر صاحب مرحوم صدر بازار شملہ	۱۲
۱۷۳	فہرست چندہ معرفت غلام نبی صاحب فقینہ بیٹری	۱۲
۱۷۴	جناب محی الدین صادق صاحب پٹیل ساکن بیٹری علاقہ بیٹی	۱۷
۱۷۵	جناب محمد الیم علی خان صاحب تنولی جائداد موقوفہ سہیل ضلع مراد آباد	عصر
	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دارالعلوم	

سلسلہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پیشہ
۱۷	جناب محمد علی و برکت علی صاحبان	۷۶
۱۸	جناب خان بہادر ڈپٹی مخیر باقر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر راس بریلی۔	۷۷
۱۹	معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب سفیر سنگامی دارالعلوم	۷۸
۲۰	جناب فصاحت الدخان صاحب رئیس قندیل شاہجہان پور۔	۷۹
۲۱	جناب محمد لطافت علی خان صاحب رئیس شاہجہان پور	۸۰
۲۲	جناب سید صدیق حسن خان صاحب رئیس شاہجہان پور	۸۱
۲۳	ایک بندہ خدا شاہجہان پور	۸۲
۲۴	جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب دیکن شاہجہان پور	۸۳
۲۵	جناب منشی باسطیار خان صاحب شاہجہان پور اسپیکٹر پولیس	۸۴
۲۶	جناب طفیل حسن خان صاحب محلہ خلیل سمنی شاہجہان پور	۸۵
۲۷	جناب ریاض الدین احمد صاحب شاہجہان پور	۸۶
۲۸	معرفت جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ	۸۷
۲۹	جناب منشی محمد شریف عبدالرحمن صاحب تاجر چرم امرتسر	۸۸
۳۰	جناب حاجی غلام حسین صاحب وحید الحسن و نور احمد صاحبان امرتسر	۸۹
۳۱	جناب منشی عبدالرحیم و بابو نظام الدین صاحبان تاجر چرم	۹۰
۳۲	جناب میان شمس الدین میر بخش کپنی صاحبان	۹۱
۳۳	جناب حاجی قادری بخش و مولانا بخش صاحبان امرتسر تاجر چرم	۹۲
۳۴	جناب مولوی نظام الدین صاحب و محمد شریف صاحبان تاجر چرم امرتسر	۹۳

صفحہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	صفحہ
۱۹۲	جناب حاجی غلام حسین و صدر الدین صاحبان تاجرانِ چرم امرتسر	ع
۱۹۳	جناب حاجی پیر محمد و احمد الدین و صدر الدین	ع
۱۹۴	جناب میان چراغ الدین و محمد ایل	ع
۱۹۵	جناب شیخ فتح محمد و دوست محمد	ع
۱۹۶	جناب میان مولانا بخش و فضل حسین	ع
۱۹۷	جناب حاجی اکبر بخش و محمد حسین	ع
منقرض جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس		
۱۹۸	جناب سوداگر محمد عبدالعظیم صاحب کینی مدراس	ع
۱۹۹	جناب اس جی عبدالرحیم صاحب سوداگر پارچہ	ع
۲۰۰	جناب شیخ محمد عمر صاحب سوداگر پارچہ	ع
۲۰۱	جناب بنے شریف صاحب	ع
۲۰۲	جناب محمد اکبر صاحب	ع
۲۰۳	جناب میر عظمت الدین صاحب جاگیر دار	ع
۲۰۴	جناب محمد اعظم صاحب	ع
۲۰۵	جناب تاسم صاحب	ع
۲۰۶	جناب محمد عبدالعزیز صاحب یلوئے ستری	ع
۲۰۷	جناب محمد عبدالرشید صاحب امین کورٹ	ع
۲۰۸	جناب محمد غالب صاحب امین کورٹ	ع

نمبر	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
عصر	جناب محمد یعقوب صاحب لاٹری ماسٹر۔	۲۰۹
عصر	جناب کمال احمد صاحب۔	۲۱۰
عصر	جناب شیخ داود صاحب۔	۲۱۱
عصر	جناب شیخ مشتاق صاحب۔	۲۱۲
عصر	جناب تراز علی صاحب حوڈار۔	۲۱۳
عصر	جناب غوث محی الدین صاحب مینوسل اسپیکر۔	۲۱۴
عصر	جناب محمد عبدالرزاق صاحب مینوسل رجب سٹار۔	۲۱۵
عصر	جناب حسین شریف صاحب ٹیلیگراف اسپیکر۔	۲۱۶
عصر	جناب محمد عثمان صاحب دوکاندار ویم پٹ۔	۲۱۷
عصر	جناب سید محمود صاحب گیاس لٹروم پٹ۔	۲۱۸
عصر	جناب قادر خان صاحب۔	۲۱۹
عصر	جناب نور الدخان صاحب۔	۲۲۰
عصر	جناب سید کمال صاحب۔	۲۲۱
عصر	جناب محمد شریف لالٹھ فٹر۔	۲۲۲
عصر	جناب محمد غلام محی الدین صاحب جاگیر دار۔	۲۲۳
عصر	جناب محمد وزیر الدین صاحب سوداگر پار پٹ۔	۲۲۴
عصر	جناب پنی حاجی بادشاہ صاحب کپنی تاجران جرم۔	۲۲۵
عصر	جناب والا جاہ حاجی عبدالقادر صاحب تاجر پٹرم۔	۲۲۶

نمبر	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	صفحہ
۲۲۷	جناب ایس ایم میران شاہ صاحب کپنی تاجران حرم۔	۲۲۷
۲۲۸	جناب ٹی امران صاحب کپنی	۲۲۸
۲۲۹	جناب پیش امام عبدالقادر صاحب کپنی بجاڑہ ضلع کرشنا۔	۲۲۹
۲۳۰	جناب ایچ ایم حاجی محمد ضیاء الدین صاحب کپنی بجاڑہ ضلع کرشنا۔	۲۳۰
۲۳۱	جناب ایس حاجی عبدالمد صاحب کپنی " "	۲۳۱
۲۳۲	جناب اسے عبدالغفور عبدالوہاب صاحب کپنی " "	۲۳۲
۲۳۳	جناب سی ایم کے احمد محی الدین صاحب " "	۲۳۳
۲۳۴	جناب نانا جیونا عبدالقادر صاحب " "	۲۳۴
۲۳۵	جناب کے محمد یوسف صاحب تاجر حرم بجاڑہ۔	۲۳۵
۲۳۶	جناب یں عبدالقدوس صاحب " "	۲۳۶
۲۳۷	جناب آما محمد علی صاحب " "	۲۳۷
۲۳۸	جناب جی محمد ابراہیم صاحب " "	۲۳۸
۲۳۹	جناب پی عبدالکریم صاحب کپنی " "	۲۳۹
۲۴۰	جناب وی عبدالوہاب صاحب کپنی " "	۲۴۰
۲۴۱	جناب بی عبدالسلام صاحب " "	۲۴۱
۲۴۲	جناب روشن حسن عبدالصاحب کپنی " "	۲۴۲
۲۴۳	جناب کے ایم ٹی عبدالحمید صاحب کپنی تاجر حرم بجاڑہ	۲۴۳
۲۴۴	جناب محمد میران صاحب ازٹل پیٹ بجاڑہ ضلع کرشنا۔	۲۴۴

بیشک	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	بیشک
۲۴۵	جناب شیخ مستان صاحب ارٹڈل پیٹ بجواڑہ ضلع کرشنا۔	عصر
۲۴۶	جناب احمد شریف صاحب " " "	عصر
۲۴۷	جناب سید قاسم صاحب " " "	عصر
۲۴۸	جناب عبدالرحمن صاحب بیس " " "	عصر
۲۴۹	جناب محمد ابراہیم صاحب کلرک " " "	عصر
۲۵۰	جناب عبدالرزاق صاحب " " "	عصر
۲۵۱	جناب محبوب خان صاحب " " "	عصر
۲۵۲	جناب رحیم بیگ صاحب " " "	عصر
۲۵۳	جناب سرور صاحب " " "	عصر
۲۵۴	از مسلمانان برہمہ پیٹ معرفت جناب سید عبدالقادر صاحب پشتر صوبہ اریہ بجواڑہ ضلع کرشنا۔	عصر
۲۵۵	جناب سوداگر محمد عبدالکریم بیگ صاحب اینڈ سنس	ص
۲۵۶	جناب میر بی صاحبہ اہلیہ بنیا محمد علی صاحب مرحوم۔	ص
۲۵۷	از مسلم شن اسکول معرفت سالاہ شریف صاحب بجواڑہ	عصر
۲۵۸	از مسلمانان ارٹڈل معرفت عبدالغیر صاحب کلرک بجواڑہ	ص
۲۵۹	جناب اسے اسمیل و نرجی سیٹھ صاحب	ص
۲۶۰	جناب علی انجی صاحب ریلوے سڑک بجواڑہ۔	عصر
۲۶۱	جناب سیٹھ صاحبان بیٹی واسے بجواڑہ ضلع کرشنا۔	ص
۲۶۲	چندہ پچھلی بند روگو ڈپلواڑہ	

سبب	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	ت
۲۶۳	جناب محمد عثمان صاحب الیادار گوڈہ رساکن حال فتح اسلام پھلی بندر کرشنا۔	ص
۲۶۴	جناب بکر قصابان بذریعہ عبداللہ صاحب قصاب کن چھ پھلی بندر ۔	ع
۲۶۵	جناب مسلم طلباے نوبل کالج بذریعہ عبدالحمد صاحب طالب علم ۔	ع
۲۶۶	جناب لوی حاجی محمد عبدالرحیم شاہ صاحب گائدر رخمار عام سابق کنگو شیل جیڈا دکن	ع
۲۶۷	ساکنان نور الدین بیٹ پھلی بندر بذریعہ عبدالعظیم صاحب سواگرا پچ پھلی بندر	ع
۲۶۸	ساکنان گوڈ پوارہ کرشنا۔	ل
۲۶۹	جناب سی حاجی محمد قاسم صاحب کینی سجواڑہ	ع
۲۷۰	ایک خاتون صاحبہ معرفت سوداگر عبدالرحیم صاحب سجواڑہ	ع
۲۷۰	معرفت جناب مولوی محمد یوسف صاحب رس معقولات دارالعلوم	ع
۲۷۱	جناب مسٹر ریاست حسین صاحب بیرٹراپٹ لا۔ بانگی پور۔	ص
۲۷۲	جناب مولوی شمس الحق صاحب رمنہ بانگی پور۔	ع
۲۷۳	جناب مولوی عبدالقیوم صاحب ایم۔ ایس۔ بی۔ ایل۔ بانگی پور۔	ع
۲۷۴	جناب نواب سید کریم الدین صاحب رضوی چوہٹہ بانگی پور۔	ع
۲۷۵	جناب محمد براہیم صاحب تاجر عطر ساکن مراد پور بانگی پور۔	ع
۲۷۶	جناب مولوی نور العین صاحب سائیکل مرچنٹ ساکن باتر گنج بانگی پور	ص
۲۷۷	جناب حافظ محمد جمیل صاحب مراد پور بانگی پور۔	ع
۲۷۸	جناب سید عبدالرشید صاحب دمنہ بانگی پور۔	ع
۲۷۹	جناب عبدالرحیم صاحب پان فروش مراد پور بانگی پور۔	ع

پیشہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	تعداد
۲۸۰	جناب مولوی محمد سلیم صاحب وکیل رمنہ بانگی پور۔	عشار
۲۸۱	جناب مولوی منظر الحق صاحب سالار پور نگر نہرہ پٹنہ	عشار
۲۸۲	جناب مولوی عبدالحلیم صاحب مراد پور بانگی پور	عشار
۲۸۳	جناب مولوی حکیم عید القیوم صاحب مراد پور بانگی پور	عشار
۲۸۴	جناب مولوی ابوالعاص صاحب لشکر ٹوٹی بانگی پور۔	لکھنؤ
۲۸۵	جناب سیف الدین صاحب ڈرنک مرچنٹ مراد پور بانگ پور۔	عشار
۲۸۶	جناب مولوی محمد حسین صاحب مراد پور بانگی پور	عشار
۲۸۷	جناب مولوی عبدالباقی صاحب رمنہ بانگی پور	عشار
۲۸۸	جناب سید منظور حسن صاحب ضوی ساکن باقر گنج بانگی پور	عشار
۲۸۹	معرفت لوی شلام محمد صافا شیار پوری مرسلہ بانو نظام الدین صاحب	عشار
۲۹۰	جناب مولوی سید محمد عبدالحق صاحب منصف ہوشیار پور	عشار
۲۹۱	جناب منشی شجاع الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جاٹ	عشار
۲۹۲	جناب رانا فیروز الدین صاحب وکیل۔	عشار
۲۹۳	جناب بابو نذر محمد صاحب کوٹ انپیکٹر پولیس	عشار
۲۹۴	جناب منشی فضل احمد صاحب سب انپیکٹر پولیس۔	عشار
۲۹۵	جناب بابو نبی بخش صاحب میڈیکل کونڈر پولیس ہوشیار پور	عشار
۲۹۶	جناب مرزا فضل بیگ صاحب انپیکٹر پولیس "	عشار
۲۹۷	جناب میان عبدالغفور حاجی محمد خان صاحب سوداگران ہوشیار پور	عشار

پیشہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
۲۹۸	جناب مولوی رشید احمد صاحب نیر مولوی محبوب علی صاحب ہوشیار پور	عبار
۲۹۸	جناب شیخ محمد بختیار صاحب وکیل۔	عبار
۲۹۹	جناب شیخ فیض محمد صاحب ہیڈ کلرک سیشن کوٹ ہوشیار پور	عبار
۳۰۰	جناب شیخ سلطان احمد صاحب مینو پل کشتہ ہوشیار پور۔	عصر
معرفت جناب خواجہ سید صغر حسین صاحب		
۳۰۱	جناب حافظ عبدالکریم صاحب سوداگر مین آباد پارک نمبر ۱۰ لکھنؤ	عصر
۳۰۲	جناب محمد علی صاحب تاج قبا کوٹھیٹری بازار ردولی ضلع بارہ بنکی	عصر
۳۰۳	جناب قاضی فرید الدین صاحب نعمانی محلہ خاک پورہ ردولی ضلع بارہ بنکی	عبار
۳۰۴	جناب مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب شہر ٹانڈا محلہ بڑھا ضلع فیض آباد	عصر
۳۰۵	جناب قاضی ولی الحق صاحب رئیس ردولی ضلع بارہ بنکی۔	عبار
۳۰۶	جناب حاجی عبدالغفار صاحب انعام آلی صاحب سوداگر چوک فیض آباد	عصر
۳۰۷	جناب منور خان صاحب تاجر کلاہ چوک	عصر
۳۰۸	جناب حافظ اکرام آلی و کرم آلی صاحبان سوداگران	عصر
۳۰۹	جناب سرسراز علی صاحب بیرسٹریٹ لا	عصر
۳۱۰	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل محلہ سعادت گنج	عبار
۳۱۱	جناب خواجہ صغر حسین صاحب عرف پیارے صاحب لکھنؤ لال بانج	عصر
۳۱۲	جناب خواجہ نظام الدین صاحب	۱۲

سلسلہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ
۳۱۴	جناب خواجہ سید جمیل الدین صاحب	۱۴
	بہن کل چندہ عام اغراض (نواب سید محمد علی صاحب ۱۰/۳/۱۰۷۱ء دستخط معتبر صاحب مال ندوہ اعلیٰ)	
	دستخط منیر الدین محمد مال ندوہ اعلیٰ	
فہرست چندہ کفایت منابتیہ یکم جولائی ۱۹۱۷ء لغایت ۱۳ مارچ ۱۹۱۷ء		
۱	جناب ڈاکٹر الما لطیفی صاحب ناظم تعلیمات سرکار عانی حیدر آباد دکن	۱
۲	جناب مولانا مولوی محمد صاحب سورتی مقدم لکھنؤ۔	۲
۳	جناب مولوی منظور احمد صاحب مہر جہاڑ محلہ کبیر پور کٹک	۳
۴	جناب مولوی محمد حبیب الزمان خان صاحب رئیس شاہ جہان پور	۴
۵	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس دائرہ بری محشر ٹیکہ پور	۵
۶	جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس فیض آباد از پڑناپ گڑھ ٹکھنڈو گنج	۶
۷	جناب مولوی محمد اکرام احمد خان صاحب شاہ جہان پور	۷
۸	جناب سید غلام حسین صاحب عارف مراد لین بھرہ کلکتہ	۸
۹	جناب مولوی محمد نسیم صاحب بی لے ویل ایڈوکیٹ لکھنؤ۔	۹
۱۰	جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر لکھنؤ	۱۰
۱۱	جناب شرجی محمد یوسف صاحب ٹوبانی صاحب بھٹی	۱۱

شماره	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	شماره
۱۲	جناب مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب انگاپاناٹک مشریت مدراس	۱۲
۱۳	جناب مولوی حکیم عبدالرشید صاحب جمعہوائی ٹولہ لکھنؤ مفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دارالعلوم	۱۳
۱۴	جناب آنریبل نواب مولوی عبدالحمید صاحب سی ایس آئی الہ آباد	۱۴
۱۵	جناب مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی انسپکٹر عربک مدراس صوبہ متحدہ الہ آباد	۱۵
۱۶	جناب سید عظیم خان صاحب کسٹر کٹر صدر بازار ناگپور	۱۶
۱۷	جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی لے ایل ایل بی معرفت خواجہ سید صغیر حسین صاحب نر شاہ جہان پور	۱۷
۱۸	جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید محمد علی حسن خان صاحب بہار	۱۸
۱۹	جناب منشی عبدالرزاق صاحب رئیس رنگین چوہال شاہ جہان پور	۱۹
۲۰	جناب قتدار احمد خان صاحب محلہ قد نخیل شاہ جہان پور	۲۰
۲۱	جناب جمیل عبدالمد خان صاحب " "	۲۱
۲۲	جناب حاجی محمد سعید خان صاحب تاجر شاہ جہان پور	۲۲
۲۳	جناب مولوی عبدالرافع خان صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر رئیس شاہ جہان پور	۲۳
۲۴	جناب محمد یوسف علی خان صاحب رئیس شاہ جہان پور	۲۴
۲۵	جناب سید آدم حسین صاحب تاجر شاہ جہان پور	۲۵
۲۶	جناب محبوب میان صاحب رئیس محلہ کلکٹر و غاہ جہان پور	۲۶
۲۷	جناب نفی خان صاحب محلہ گاڑی پورہ " "	۲۷

صفحہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	صفحہ
۱۷۸	جناب مولوی احتشام خان صاحب بیس محلہ افرزلی شاہ جہانپور	۲۸
۱۷۹	جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل امین آباد پارک لکھنؤ	۲۹
۱۸۰	جناب آنریبل مرزا سمیع الدین صاحب گولہ گنج لکھنؤ	۳۰
۱۸۱	معرفت جناب یوسف نظام الدین صاحب تاجر چرم و نیریری مجسٹریٹ امرتسر	۳۱
۱۸۲	جناب میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	۳۲
۱۸۳	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب منہاس اڈیٹر اخبار وکیل	۳۳
۱۸۴	جناب میر حبیب اللہ صاحب آنرییری مجسٹریٹ	۳۴
۱۸۵	جناب حاجی شیخ بوڑھا علی محمد عبدالکریم صاحبان	۳۵
۱۸۶	جناب شیخ صادق حسین صاحب بی اے بیرسٹریٹ لا	۳۶
۱۸۷	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنرییری مجسٹریٹ درج اول	۳۷
۱۸۸	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف ڈسٹریکٹ انسر ریاست ناہیدہ پنجاب	۳۸
۱۸۹	جناب سید محمود یوسف بھائی میان صاحب ڈپٹی سٹریٹ رنگون	۳۹
۱۹۰	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی آصف آباد ریاست نظام دکن	۴۰
۱۹۱	جناب مولوی عبداللہ احمد صاحب جی پی محافظ جہانگیر محکمہ محافظ جہانگیر	۴۱
۱۹۲	جناب سزاوار مجیب الرحمن صاحب آنرییری مجسٹریٹ محکمہ نگر ضلع کیرری	۴۲
۱۹۳	معرفت جناب مولوی غلام محمد صاحب قاضی شہر لکھنؤ مولوی نظام الدین صاحب سکریٹری معین اللہ دہ امرتسر	۴۳
۱۹۴	جناب شیخ جان محمد صاحب ڈسٹریکٹ ناظم ہوشیارپور	۴۴

سلسلہ	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	پتہ
۴۳	جناب شیخ سلطان محمد صاحب رئیس	۴۳
۴۴	جناب شیخ محمد عبد المجید صاحب	۴۴
۴۵	جناب مولوی آئی بخش صاحب وکیل	۴۵
۴۶	جناب راجہ ولی احمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوشیار پور	۴۶
۴۷	جناب شیخ عطا اللہ صاحب ریڈر جیفٹ کوٹ پنجاب لاہور	۴۷
۴۸	جناب میر محمود علی صاحب تحصیلدار ہوشیار پور	۴۸
۴۹	جناب مرزا امین اللہ خان صاحب اکثر اسٹنٹ کمشنر	۴۹
۵۰	جناب میان طفیل محمد خان صاحب بیرسٹریٹ لاہور ہوشیار پور	۵۰
۵۱	جناب شیخ نیاز محمد خان صاحب وکیل ہوشیار پور	۵۱
۵۲	جناب چودہری حاجی سلطان محمد صاحب بیرسٹریٹ لایا لکوٹ	۵۲
۵۳	جناب شیخ منظور آئی صاحب وکیل سیالکوٹ	۵۳
۵۴	جناب خان صاحب یار محمد خان صاحب رئیس جہان خیلان ہوشیار پور	۵۴
۵۵	جناب خان محمد عبدالغیر صاحب سول سرجن ہوشیار پور	۵۵
۵۶	جناب مولانا سید شری علی صاحب کوچہ برمعانی حیدر آباد دکن	۵۶
۵۷	معرفت سید حسن شاہ صاحب وکیل دارالعلوم	۵۷
۵۸	جناب مولوی احسان الرحمن صاحب ٹیپو ملکہ پشتر اتالیق راجہ صاحب بازار ناگپور	۵۸
۵۹	جناب راجہ اعظم شاہ صاحب بالقابہ ناگپور	۵۹
۶۰	جناب مولوی اکبر علی صاحب مہتمم صحیفہ حیدر آباد دکن	۶۰

سلسلہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پیشہ
۶۰	جناب مولوی حاجی رحیم بخش صاحب بہادر سی۔ آئی ای۔ پریسڈنٹ کونسل آف انجینی ریاست بہاولپور	ص
۶۱	جناب مولانا عبد الباقی صاحب تاجرو رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	ص
۶۲	جناب مولوی حکیم عبد الحمید صاحب جھواری ٹولہ لکھنؤ	ص
۶۳	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب تنظیم فطانت اور مذہبی سکراری حیدر آباد دکن	ص
۶۴	معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب کیل ہنگامی دارالعلوم جناب محمد مصطفیٰ خان صاحب مالک کاخانہ اصغر علی و محمد علی چوک لکھنؤ	ص
۶۵	جناب شیخ نواب علی صاحب بی اے وکیل بارہ بنکی	ص
۶۶	جناب مولوی محمد خالق صاحب وکیل فیض آباد	ص
۶۷	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	ص
۶۸	جناب منشی محمد امتیاز علی صاحب وکیل فیض آباد	ص
۶۹	جناب مولوی عبد الصمد صاحب وکیل سلطان پور	ص
۷۰	معرفت سید حسن شاہ صاحب وکیل دارالعلوم ندوۃ العلماء جناب ڈاکٹر امام الدین صاحب ریاضت ڈپو احمد گدھدر بازار	ص
۷۱	معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب جناب نواب سید نور الحسن خان صاحب بہادر لکھنؤ	ص
۷۲	جناب اب تقی خان صاحب لکھنؤ لال باغ روڈ	ص

بہران کل چندہ کثرت
مالہ
و شہزادہ ابید محمد علی حسن
خان محمد مال
بہران محمد مال

فہرست تعلیم و علوم من ابتداء یکم جولائی ۱۹۱۴ء لغایت ایدہ ماہ ۱۹۱۵ء

ردیف	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پیشہ
۱	پروفتل گورنمنٹ گرانٹ ان اید عطیہ مالک متحدہ آگرہ وادوہ	لکھنؤ
۲	سرکار عالیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	بھوپال
۳	جناب حاجی شیخ قادر بخش مرحوم معرفت جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس دستویان جالندھو تودہ حاجی شیخ قادر بخش مرحوم	اس
۴	جناب بی بی شیر علی صاحب کوچہ بیروانی حیدر آباد دکن	عس
۵	جناب ہر مانس نواب صاحب بہادر بالقابہ ریاست باؤنی رگد ورا از جالندھو تودہ شاہجہان پور سرملہ مولوی احمد زمان صاحب رئیس آنری بی بی بیٹھیکہ دار میزان کل تعلیم و علوم مولانا ۱۵ بزرگ الدین محمد مال نذرہ اللہ	لکھنؤ

(دکن نواب بیگم خان خاں محمد مال)

وظائف طلباء غیر مستطیع من ابتداء یکم جولائی ۱۹۱۴ء لغایت ایدہ ماہ ۱۹۱۵ء

۱	جناب نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور بالقابہ خلد اللہ ملکہ	سار
۲	جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی مرحوم بذریعہ فروخت تھوکیب بند	سار

ترتیب	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲	جناب شیخ محمد محمود علی خان صاحب کس محمد پوریشن پور پوسٹ دیوہ ضلع بارہ ننگی	۱۰۰
۳	جناب عبدالقادر بن عبدالکریم صاحب مینار ہلال ضلع کار وار	۱۰۰
۴	جناب منشی محمد حسین خاں صاحب ہید محمد پوریشن سٹیشن صفدر گنج ضلع بارہ ننگی۔	۱۰۰
۵	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل محلہ قلند۔ راس بریلی۔	۱۰۰
۶	جناب منشی محمد حسین صاحب ہید محمد پوریشن سٹیشن صفدر گنج ضلع بارہ ننگی	۱۰۰
معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی		
۷	جناب بلیمہ محترمہ جناب عبدالعزیز الوداد صاحب لدہ ہسپتال برائیم کیمپنی ایسٹ اسٹریٹ پونا نا بٹ چار ماہ مئی جون۔ جولائی۔ اگست۔	۱۰۰
۸	جناب سردار بہادر کپتان لعل خان صاحب منی گوگا اسٹریٹ پونا مئی جون جولائی	۱۰۰
۹	دکن سلائیٹ میڈیٹ معرفت منشی حسن علی صاحب گٹا اسٹریٹ پونا ماہ اگست۔	۱۰۰
۱۰	مغل گلبر اسلام رجسٹری مغل جناب عبدالرحمن صاحب مستری مین اسٹریٹ پونا نا بٹ ماہ مئی۔ جون و جولائی۔	۱۰۰
معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی کیلئے اعلیٰ		
۱۱	جناب حاجی صاحب بیگم میان خاں صاحب منشی انیسٹر پولیس پونا محلہ بھوانی پٹہ۔	۱۰۰
۱۲	جناب سردار بہادر کپتان لعل خاں صاحب سالہ اینجری گوگا اسٹریٹ کیپ پونا۔	۱۰۰
۱۳	جناب مولوی حمید الدین صاحب پرنسپل مدرسہ العلوم سرکاری حیدر آباد دکن	۱۰۰
معرفت سکرٹری صاحب معین اللہ وہ شملہ		
۱۴	جناب مولوی نعم الدین صاحب شملہ	۱۰۰

ردم	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	صفحہ
لعید	چندہ تفرق از عید مگر و زید الفطر	۱۵
عار	جناب مولوی حسین الدین صاحب والی ضلع بارہنگی	۱۶
عہ	جناب مولوی عبدالقادر صاحب کن مسلم انسٹیٹیوٹ پونا	۱۷
ص	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی کار و منزل کولار گولڈفیلڈ صوبہ بجات میسور مدراس	۱۸
لہر	جناب منشی محمد حسین صاحب ہیڈ محمد پولیس اسٹیشن صفدر گنج ضلع بارہنگی۔	۱۹
لہر	معرفت جناب سطر نریمان حسن تھروڈا سٹر دارالعلوم۔	۲۰
للہ	جناب مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب رئیس شر والی ضلع گنج ضلع ملنگدہ	۲۱
مار	جناب حافظ محمد سلیم صاحب رئیس آنری جی جیٹ کان پور	۲۲
لہر	جناب نواب چودھری نواب علی صاحب رئیس ٹھاکر۔	۲۳
مار	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر گوڈون سٹرٹ مدراس۔	۲۴
ص	جناب خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب رئیس ناگپور۔	۲۵
ص	جناب بیگم صاحبہ نواب سید نور الحسن صاحب ہنادہ لکھنؤ۔	۲۶
	معرفت سید حسن شاہ صاحب	۲۷
عید	جناب منشی ہاشم حسین صاحب ریماونٹ ڈپو متصل علی پستان احمد نگر	۲۸
ص	جناب راجہ اعظم شاہ صاحب صدر بازار ناگپور	۲۹
ص	جناب مولوی حافظ الرحیم اتالیق راجہ صاحب بازار ناگپور	۳۰
عصر	جناب خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب کراوٹ باون ناگپور	۳۱

چند تعمیر دارالاقامہ (بوڑنگ میں ابتدائیکم جولائیسہ ۱۹۱۶ء تا ستمبر ۱۹۱۷ء)

سلسلہ	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب عبدالقادر بن عبدالکریم صاحب مینار ہلال ضلع کاردار	۵۰
۲	جناب مولوی عبداللہ احمد صاحب فقط حجاج پولیس ہیڈ آفس بمبئی -	۵۰
۳	جناب حاجی قاسم لدہا سید صاحب مین اسٹریٹ پونا	۱۰۰
۴	جناب مولوی حمید الدین صاحب پرنسپل دارالعلوم حیدرآباد دکن	۱۰۰
۵	معرفت مولوی مسعود علی صاحب قصبہ الی منجا خطیب قلم دارالعلوم	
۶	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب لال بیخ کھنؤ -	۵۰
۷	جناب منشی محمد شفاق حسین صاحب نیکڑ آباد کجاری تحصیل جیلوہ ضلع بارہ بنکی	۵۰
۸	جناب آغا نواز محمد خان صاحب بارہ بنکی	۵۰
۹	جناب حضرت شاہ احمد صاحب دہشتین ہرزدوئی	۵۰
۱۰	جناب شیخ نور الدین صاحب گدیہ ضلع بارہ بنکی	۵۰
۱۱	جناب شیخ اذیت علی صاحب تحصیل دارسلطانپور	۵۰
۱۲	جناب مجید خان صاحب لالوالی گلی کھنؤ	۵۰
۱۳	جناب مولوی محمد ایوب صاحب کیل گولہ گنج کھنؤ	۵۰
۱۴	جناب پیر دھری مجید اشرف صاحب بارہ بنکی	۵۰
۱۵	جناب مولوی محمد جامع صاحب دہشتین حیدرآباد دکن	۵۰
۱۶	جناب شیخ ناظم علی صاحب مختار عام بابو پرگنہ صاحب علی آباد ضلع بارہ بنکی -	۵۰

ردم	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	ردم
ع	جناب شیخ افتخار احمد صاحب ڈاکخانہ صنف رنگین موضع داد در ضلع بارہ بکی	۱۶
ع	جناب سید عبدالرشید صاحب محمود آباد ضلع سیتاپور	۱۷
ع	جناب سیدہ بندہ حسن صاحب نگرام ضلع کھنؤ	۱۸
ع	جناب شیخ غلام اعظم صاحب سب تحصیلدار علی گڑھ	۱۹
ع	جناب منشی نوشاد علی صاحب ہردوئی	۲۰
ع	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب بارہ بکی	۲۱
ع	جناب مولوی وحید الدین صاحب ردولی ضلع بارہ بکی	۲۲
ع	جناب چودھری فداعباس صاحب " "	۲۳
ع	جناب چودھری مسیح صاحب " "	۲۴
ع	جناب چودھری سرفراز احمد صاحب قلعہ دار " "	۲۵
ع	جناب عاظم عبدالغنی صاحب " "	۲۶
ع	جناب مولوی فرید الدین صاحب نمائی " "	۲۷
ع	جناب قاضی فی الحق صاحب " "	۲۸
ع	جناب چودھری محمد یونس صاحب " "	۲۹
ع	جناب مولوی غلام محمد صاحب آمین آباد کھنؤ	۳۰
ع	جناب مسٹر شیخ محمد عزیز احمد صاحب قدوائی کھنؤ	۳۱
ع	جناب شیخ فرزند علی صاحب رسولی ضلع بارہ بکی	۳۲
ع	جناب شیخ شرف علی صاحب رسولی ضلع بارہ بکی -	۳۳

ردم	اسامی گرامی چند عطا کنندگان -	پا
عمر	جناب شیخ تحلیل الدین صاحب فخر عام ریاست جهانگیر آباد	۲۴
عمر	جناب شیخ ممتاز احمد صاحب دزاتی بانسوی	۳۵
عمر	جناب مولوی محمد تقی صاحب رئیس اناؤ	۳۶
عمر	جناب مولوی خورشید حسن صاحب منصف اناؤ	۳۷
عمر	جناب ملک شیخ شهبان علی صاحب کان پور	۳۸
عمر	جناب حاجی صفد حسین صاحب جنرل مرچنٹ کان پور	۳۹
عمر	جناب محمد عاشق صاحب جنت فروش جنرل گنج کان پور	۴۰
عمر	جناب شیخ شریف الدین صاحب رئیس بڑاگاؤن ضلع بارہ بنکی	۴۱
عمر	جناب شیخ محمد شیر الرحمان صاحب جنرل مرچنٹ و رئیس بڑاگاؤن ضلع بارہ بنکی	۴۲
عمر	جناب حافظ محمد یونس صاحب فظ و فز اناؤ	۴۳
عمر	والدہ صاحبہ مولوی عبدالخالق صاحب ندوی رسولی بارہ بنکی۔	۴۴
عمر	المیہ شیخ مشتاق علی صاحب ریاست عام جهانگیر آباد۔	۴۵
عمر	جناب زویر شیخ امام علی صاحب مرحوم	۴۶
عمر	جناب شیخ سلطان حسین صاحب تحصیلدار ریاست گدیہ ضلع بارہ بنکی	۴۷
عمر	جناب شیخ غلام حسین صاحب تحصیلدار محمود آباد۔	۴۸
عمر	جناب شیخ منوہ علی صاحب رسولی ضلع بارہ بنکی	۴۹
عمر	جناب شیخ حبیب الرحمان صاحب رئیس بڑاگاؤن	۵۰
عمر	جناب شیخ محمد عبدالرحمان صاحب رئیس بڑاگاؤن	۵۱

رقم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	پینچ
۵۲	جناب شیخ منشی افضل حسین صاحب رئیس و جنرل مرچنٹ	۵۲
۵۳	جناب شیخ واحد علی صاحب رسولی ضلع بارہ نکی۔	۵۳
۵۴	معرفت جناب مولوی نظیر حسن صاحب بقیہ تعلیم دارالعلوم ندوہ	۵۴
۵۵	اہلیہ صاحبہ محترمہ مولوی سید لیان صاحب ندوی	۵۵
۵۶	جناب مولوی ابوداؤد صاحب محافظانہ کلکٹری بانکی پور	۵۶
۵۷	جناب سید عبد الحمید صاحب سنوی انسپکٹر دیوے میل سر دس مستی پور	۵۷
۵۸	جناب سید فرید الدین احمد صاحب لائسنس ٹپنہ کورٹ آف ورڈس۔	۵۸
۵۹	جناب اہلیہ صاحبہ سید عبد الحمید صاحب منہ بانکی پور	۵۹
۶۰	جناب مولوی سید محمد حسین صاحب کیلانی کورٹ بانکی پور،	۶۰
۶۱	جناب مسٹر محمد وحید بی۔ لے و سنوی ڈپٹی کلکٹر	۶۱
۶۲	جناب مولوی سید نعیم صاحب	۶۲
۶۳	جناب مولوی عبد الغفور صاحب کچہری کلکٹری بانکی پور	۶۳
۶۴	جناب مولوی امیر حسن صاحب " "	۶۴
۶۵	جناب مولوی محمد ہاشم صاحب عدالت کلکٹری بانکی پور	۶۵
۶۶	جناب سید عبد اللطیف صاحب عدالت کلکٹری " "	۶۶
۶۷	جناب مولوی محمد یونس صاحب سنوی۔ بی۔ لے۔	۶۷
۶۸	نامعلوم الاسم	۶۸
۶۹	جناب مولوی محمد حفیظ الدین صاحب	۶۹

ردیف	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۷۰	نامعلوم الاسم	۱۲
۷۱	نامعلوم الاسم	۱۲
۷۲	جناب حاج شیخ حسن علی صاحب مضع رودان ذاکفی : محمد پور ضلع غنم گده	۵۰
۷۳	جناب شیخ غور شید علی صاحب "	۵۰
۷۴	جناب شیخ نیاز علی صاحب رئیس موضع پهل ضلع باره بکی	۵۰
۷۵	جناب منشی امتیاز علی صاحب کیل فیض آباد -	۵۰
۷۶	جناب شیخ بدر الحسن صاحب تحصیله ارگو و کپور -	۵۰
۷۷	جناب مرزا سلطان احمد صاحب	۵۰
۷۸	جناب نظام الدین بیگ صاحب	۵۰
۷۹	جناب محمد علی خان صاحب	۵۰
۸۰	جناب حاج سید محمد یوسف بهائی میا صاحب رنگون	۵۰
۸۱	جناب عبد العلی ، صاحب دوائی باره بکی	۵۰
۸۲	جناب زین العابدین صاحب قدوائی "	۵۰
۸۳	جناب شیخ محمود علی صاحب "	۵۰
۸۴	جناب شیخ ریاست علی صاحب قدوائی	۵۰
۸۵	جناب شیخ حافظ اصغر علی صاحب قدوائی	۵۰
۸۶	جناب شیخ عبد الغفور صاحب - قدوائی	۵۰
۸۷	جناب ملک نعمت رسول صاحب	۵۰

رقم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	پیش
۸۸	جناب سید سعید الحسن صاحب مولوی	۸۸
۸۹	جناب عبدالرحیم صاحب برتری	۸۹
۹۰	جناب مولوی عبدالحمید صاحب بنبری سیدان	۹۰
۹۱	جناب فیض الحسن صاحب بنگلہ گلبرگ ہریاریلوے	۹۱
۹۲	جناب محمد تقی صاحب رئیس سیدان	۹۲
۹۳	جناب عبدالغفر صاحب ملازم ہریاریلوے	۹۳
۹۴	جناب محمد سمیع صاحب کین سیدان	۹۴
۹۵	جناب ڈاکٹر محمد عظمت الدین صاحب نصاریٰ یوٹے ٹرینسپیری	۹۵
۹۶	جناب محمد سلطان صاحب میونسپل سکرٹری	۹۶
۹۷	جناب ملا محمد صاحب رئیس رنگون	۹۷
۹۸	جناب محمد قاسم صاحب اسٹیشن ماسٹر ہریاریلوے	۹۸
۹۹	جناب عبدالقادر صاحب ڈرائیور سیدان	۹۹
۱۰۰	جناب عبدالحمید صاحب اسٹور کلرک	۱۰۰
۱۰۱	جناب شیخ محمد نصیر صاحب مریٹ سیدان	۱۰۱
۱۰۲	جناب منٹے جمعدار سیدان	۱۰۲
۱۰۳	جناب صاحب علی خان صاحب ڈرائیور سیدان	۱۰۳
۱۰۴	جناب اسد اللہ صاحب ٹھیکہ دار سیدان	۱۰۴
۱۰۵	جناب گوڈن میاں صاحب اسٹیشن ماسٹر	۱۰۵

سبب	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۰۶	جناب عبدالغلام صاحب	عہ
۱۰۷	جناب شیخ کالو صاحب دوکاندار	عہ
۱۰۸	جناب آغا حسین محمد صاحب رئیس رنگون	عہ
۱۰۹	جناب نور محمد صاحب گارڈ ہریاریلوے	عار
۱۱۰	جناب مسٹر مظفر حسین صاحب کبیل جوین گاؤن	صہ
۱۱۱	جناب مسٹر حاجی یوسف حاجی اسماعیل صاحب ثوابی بیٹی	۱۱۰۰ عہ
معرفت مولوی محمد یوسف مدرس معقولات دارالعلوم		
۱۱۲	جناب سید ابراہیم ولی محمد صاحب سوڈا گریڈ چہ مراد پور بانکی پور	صہ
۱۱۳	جناب صاحبزادہ ذوالحق صاحب انسپکٹر پولیس مراد پور بانکی پور	عار
۱۱۴	جناب سید محمد طیب صاحب چوہٹہ بانکی پور	عار
۱۱۵	جناب شاہ رشید الدین صاحب مکمل چوہٹہ بانکی پور	عار
۱۱۶	جناب حافظ علی منظر صاحب ڈپٹی کلکٹر بانکی پور	عار
بذریعہ حق سید محمد عبدالغلام صاحب دوکاندار ۱۱۶ رئیس الدین رئیس الدین دستخط محمد صاحب لائق العلماء - محوّل ندوۃ العلماء		

تعمیر مسجد دارالعلوم من استبداء یکم جولائی ۱۶۱۹ لغتہ ۱۷۱۹

رقم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
۱	جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی	۱
۲	معرفت سید حسن شاہ صاحب فہرہ دارالعلوم	۲
۳	جناب میرا سلم خان صاحب کنٹرکٹر صدر بازار ناگپور	۳
۴	جناب منشی عبدالرشید صاحب سکریٹری اینڈ مٹیلٹی ناگپور	۴
۵	جناب مولوی عبداللطیف خان صاحب منصف ناگپور	۵
۶	میر الدین	۶
۷	میر الدین	۷
۸	میر الدین	۸
۹	میر الدین	۹
۱۰	میر الدین	۱۰
۱۱	میر الدین	۱۱
۱۲	میر الدین	۱۲
۱۳	میر الدین	۱۳
۱۴	میر الدین	۱۴
۱۵	میر الدین	۱۵
۱۶	میر الدین	۱۶
۱۷	میر الدین	۱۷
۱۸	میر الدین	۱۸
۱۹	میر الدین	۱۹
۲۰	میر الدین	۲۰
۲۱	میر الدین	۲۱
۲۲	میر الدین	۲۲
۲۳	میر الدین	۲۳
۲۴	میر الدین	۲۴
۲۵	میر الدین	۲۵
۲۶	میر الدین	۲۶
۲۷	میر الدین	۲۷
۲۸	میر الدین	۲۸
۲۹	میر الدین	۲۹
۳۰	میر الدین	۳۰
۳۱	میر الدین	۳۱
۳۲	میر الدین	۳۲
۳۳	میر الدین	۳۳
۳۴	میر الدین	۳۴
۳۵	میر الدین	۳۵
۳۶	میر الدین	۳۶
۳۷	میر الدین	۳۷
۳۸	میر الدین	۳۸
۳۹	میر الدین	۳۹
۴۰	میر الدین	۴۰
۴۱	میر الدین	۴۱
۴۲	میر الدین	۴۲
۴۳	میر الدین	۴۳
۴۴	میر الدین	۴۴
۴۵	میر الدین	۴۵
۴۶	میر الدین	۴۶
۴۷	میر الدین	۴۷
۴۸	میر الدین	۴۸
۴۹	میر الدین	۴۹
۵۰	میر الدین	۵۰
۵۱	میر الدین	۵۱
۵۲	میر الدین	۵۲
۵۳	میر الدین	۵۳
۵۴	میر الدین	۵۴
۵۵	میر الدین	۵۵
۵۶	میر الدین	۵۶
۵۷	میر الدین	۵۷
۵۸	میر الدین	۵۸
۵۹	میر الدین	۵۹
۶۰	میر الدین	۶۰
۶۱	میر الدین	۶۱
۶۲	میر الدین	۶۲
۶۳	میر الدین	۶۳
۶۴	میر الدین	۶۴
۶۵	میر الدین	۶۵
۶۶	میر الدین	۶۶
۶۷	میر الدین	۶۷
۶۸	میر الدین	۶۸
۶۹	میر الدین	۶۹
۷۰	میر الدین	۷۰
۷۱	میر الدین	۷۱
۷۲	میر الدین	۷۲
۷۳	میر الدین	۷۳
۷۴	میر الدین	۷۴
۷۵	میر الدین	۷۵
۷۶	میر الدین	۷۶
۷۷	میر الدین	۷۷
۷۸	میر الدین	۷۸
۷۹	میر الدین	۷۹
۸۰	میر الدین	۸۰
۸۱	میر الدین	۸۱
۸۲	میر الدین	۸۲
۸۳	میر الدین	۸۳
۸۴	میر الدین	۸۴
۸۵	میر الدین	۸۵
۸۶	میر الدین	۸۶
۸۷	میر الدین	۸۷
۸۸	میر الدین	۸۸
۸۹	میر الدین	۸۹
۹۰	میر الدین	۹۰
۹۱	میر الدین	۹۱
۹۲	میر الدین	۹۲
۹۳	میر الدین	۹۳
۹۴	میر الدین	۹۴
۹۵	میر الدین	۹۵
۹۶	میر الدین	۹۶
۹۷	میر الدین	۹۷
۹۸	میر الدین	۹۸
۹۹	میر الدین	۹۹
۱۰۰	میر الدین	۱۰۰

انعام نقیسنو حدیث من ابتدا یکم جولائی ۱۹۱۶ء تا انتہا ۱۹۱۷ء

اسمای گرامی چسپنده عطا کنندگان	رقم
جناب مولوی محمد فیض الدین صاحب نائب تحصیلدار جھانسی دعوت اب سید محمد علی حسن و مستحق مقصد انام و حق العلماء نیز انکال نامہ فقیر حیدریت محمد یونس محمد مال ندوۃ العلماء	مع

زکوٰۃ من ابتداء یکم جولائی ۱۹۱۶ء تا انتہای مارچ ۱۹۱۷ء

رقم	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	نمبر
۱	جناب خواجہ کبیر جو صاحب رئیس سودا اگر صدر بازار اٹملہ۔	۱
۲	جناب منشی برکت علی صاحب سبج ہوشیار پور پنجاب۔	۲
۳	جناب منشی میران بخش صاحب چواری بھانچیلان	۳
۴	دعوت ابید محمد علی حسن دستخط معتمد آل اہل حقہ العلماء میرزا علی حیدر خان میرزا علی حسین الدین محمد علی دہلوی	

نقشہ تنخواہ ملازمین ندوۃ العلماء میں ابتدائی یکم اپریل ۱۹۱۶ء

لغایت اس مارج ۱۹۱۷ء

نمبر	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی عبد الغفور صاحب	میسر	۱۲ ماہ	۱۰۰ روپے	یکم مئی سے صدر رہا ہوا رکھا اضافہ ہوا
۲	محمد علی محمد مال	میسر	۱۰ ماہ ۲۰ روز	۳۱ روپے	
۳	منیر الدین قلی نظام محمد مال	میسر	۲۲ ماہ ۲۲ روز	۳۱ روپے	
۴	پیش کش چپراسی	میسر	۱۲ ماہ	۱۰ روپے	
۵	حسین علی چپراسی	میسر	۱۰ ماہ ۱۸ روز	۱۰ روپے	
۶	مصاحب علی چپراسی	میسر	یک ماہ	۱۰ روپے	
	میزران	۰	۰	۱۸ روپے	آٹھ سو بانوے روپیہ آٹھ آنہ آٹھ پائی

(نواب) محمد علی حسن منیر الدین

دستخط مستند سالانہ ایام ۱۳۳۵ھ محمد علی ندوۃ العلماء

نقشہ تنخواہ ملازمین کلا میں ابتدائی یکم اپریل ۱۹۱۶ء لغایت اس مارج ۱۹۱۷ء

نمبر	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد رضا کلاں دہ	مار	۱۲ ماہ	۱۰ روپے	

ردیف	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان تنخواہ	کیفیت
۲	مولوی غلام محمد صفائی شیناپوری	۵۰	۱۰ یوم اکوثر	۱۰۰	ایکھڑو سو نو روپیہ چھ پائی
	میزان			۱۰۰	منیر الدین محرر مال ندوۃ العلماء
					دوا سید محمد علی حسن دستخط مستند صاحب مال ندوۃ العلماء

نقشہ ملازمین کتب خانہ من بسد ایکم اپریل ۱۹۱۶ء تا گنایت ایس مایچ ۱۹۱۷ء

ردیف	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	منشی عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ	۵۰	۱۲ ماہ	۱۲۰۰	
۲	منشی خلیق الزمان صاحب کار ناظر کتب خانہ	۳۰	۱۲ ماہ	۱۲۰۰	
۳	باقربیک فراش کتب خانہ	معدہ	۱۰ یوم	۱۰۰	
۴	صاحب علی	معدہ	۱۲ یوم	۱۲۰۰	
۵	حسین علی	معدہ	یک ماہ	۱۰۰	
	میزان			۱۰۰	چار سو بیس روپیہ
					منیر الدین محرر مال ندوۃ العلماء
					دوا سید محمد علی حسن دستخط مستند صاحب مال ندوۃ العلماء

برآورد پنجاه ملازمین دارالعلوم منبت کرامت اہل سنت النفاست اسلام آباد ۱۹۷۱ء

نمبر	نام مدرسین مع عہدہ	نوعی تنخواہ	ایام کارکردگی	نمبر تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی سید امیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۲	مولوی شیخ محمد صاحب ایڈیٹل	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۳	مسٹر وحید الحسن صاحب لیٹل ٹی ٹیٹر	۱۷۵	۱۵ ایام ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۴	مولوی بدرالاسلام صاحب کتبہ اقل	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۵	مولوی سید علی صاحب حبیب دوم	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۶	مولوی محمد شبلی صاحب حبیب دوم	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۷	مولوی یوسف صاحب مدرس معقولات	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۸	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس و فنون	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۹	مسٹر محمد ظہیر حسینی صاحب سکریٹریٹ	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۰	مسٹر عزیز الحسن صاحب تھرو ماسٹر	۱۷۵	۱۱ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۱	سید عبداللہ صاحب فورٹ ماسٹر	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۲	قاری ابراہیم رشید صاحب مجدد	۱۷۵	۱۱ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۳	مولوی صفدر علی خان صاحب بن فاریسی	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۴	مولوی محمد یوسف صاحب انصاری	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۵	مولوی عبدالودود صاحب مدرس صرف فنون	۱۷۵	۱۱ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۶	مولوی احمد حسین صاحب سکریٹریٹ	۱۷۵	۱۲ ماہ ۱۹۷۱ء	۱۷۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا

رتبه	نام مدرسین مع عمده	شرح تواتر	تایید کتابخانه	کیفیت
۱۷	ماستر فدا حسین صاحب محضر العلوم	مع	۱۲۰۹ هـ	مع
۱۸	منشی غریب الرحمن متی قائم مقام محضر العلوم	مع	یک ماه	مع
۱۹	منشی حامد علی صاحب محضر العلوم	مع	دو ماه	مع
۲۰	الادب مدرسین انگریزی	مع	یک ماه و نیم	مع
۲۱	یعقوب علی دربان	مع	۱۲ ماه	مع
۲۲	مصاحب علی دربان	مع	۱۰ ماه و نیم	مع
۲۳	مستثنی خان دربان	مع	یک ماه و نیم	مع
۲۴	گلجو چوکیدار	مع	۶ ماه	مع
میزان کل		۰	۰	نونهار سات سوچا نو و بیجا آند نو پائی
(نواب سید محمد علی حسن مستد مال ثنوق العلماء) منیر الدین محرر مال ندوة العلماء				

فہرست علماء ارضین و علماء سماں کی پرستش و الفایہ الکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسامے گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامے گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱	سرکار عالی الی ریاست حیدرآباد	۸	جناب مولوی حکیم علی احمد خان	۱	سرکار عالی الی ریاست حیدرآباد
۲	دکن غلام اللہ ملکم	۹	صاحب خان پور ہوشیار پور	۲	جناب عبدالشکور صاحب بلگام
۳	معرفت سید حسن شاہ صاحب	۱۰	جناب مولوی عبداللہ صاحب اگر	۳	جناب مولوی قلیب الدین حسنا
۴	سفیر دارالعلوم	۱۱	جناب خان بہادر پور ہری فیض شاہ	۴	بلگام جامع مسجد
۵	جناب عبدالشکور صاحب بلگام	۱۲	صاحب خلیفہ انکود ضلع جالندھر	۵	جناب عبدالرزاق صاحب بلگام
۶	جناب مولوی قلیب الدین حسنا	۱۳	جناب ذہنی محبوب عالم صاحب	۶	جناب محمد ہاشم صاحب گنگری
۷	بلگام جامع مسجد	۱۴	رئیس انکود ضلع جالندھر	۷	بلگام فورٹ روڈ
۸	جناب عبدالرزاق صاحب بلگام	۱۵	جناب مولوی احمد شاد صاحب	۸	جناب سید محمد حبیب حاجی شاد صاحب
۹	جناب محمد ہاشم صاحب گنگری	۱۶	جالندھر	۹	بلگام
۱۰	بلگام فورٹ روڈ	۱۷	جناب شیخ غلام دستگیر صاحب	۱۰	جناب نواب جعفر علی خان سکروا پٹہ
۱۱	جناب سید محمد حبیب حاجی شاد صاحب	۱۸	وکیل جالندھر	۱۱	نمبر ۱۱۶۲ پونا معرفت سید نواب حسین
۱۲	بلگام	۱۹	جناب انور الدین صاحب جالندھر	۱۲	خان صاحب
۱۳	جناب نواب جعفر علی خان سکروا پٹہ	۲۰	جناب سردار شیر محمد صاحب اگر	۱۳	معرفت مولوی غلام محمد صاحب
۱۴	نمبر ۱۱۶۲ پونا معرفت سید نواب حسین	۲۱	بانس ہوشیار پور	۱۴	فاضل ہوشیار پور
۱۵	خان صاحب	۲۲	جناب مولوی احمد علی صاحب		
۱۶	معرفت مولوی غلام محمد صاحب	۲۳	پلیڈر جالندھر		
۱۷	فاضل ہوشیار پور				

رقم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	ذی شہادہ	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۴	معرفت جمعیہ صاحب	۲۲	جناب سید عبد المجید صاحب	۱۵	پولیس لین سیکم باز ارماس
۱۸	جناب چودھری فتح الدین صاحب	۲۵	جناب مولوی مسیح صاحب	۱۹	جناب خان صاحب شوہر خٹ
۲۰	معرفت مولوی محمد یوسف	۲۶	جناب حافظ عبد اللطیف صاحب	۲۰	جناب مولوی عزیز الحق صاحب
۲۱	صاحب مدرس معقولات	۲۷	جناب ماسٹر عبد الحق صاحب	۲۱	جناب ڈپٹی پشتر منٹ مرادی ضلع ڈھاکہ
۲۲	دارالعلوم	۲۸	جناب اسپر نڈنٹ بورڈنگ ڈھاکہ	۲۲	جناب ڈپٹی عبد اللہ صاحب
۲۳	جناب خان صاحب شوہر خٹ	۲۹	جناب خلیفہ حاجی عین الدین صاحب	۲۳	معرفت عزیز الحق صاحب مرادی
۲۴	مراد پور بانگی پور	۳۰	مالی ٹولہ ڈھاکہ	۲۴	ڈھاکہ
۲۵	جناب مولوی عزیز الحق صاحب	۳۱	جناب حافظ محمد حسین صاحب	۲۵	جناب باقر صاحب زمیندار کن
۲۶	ڈپٹی پشتر منٹ مرادی ضلع ڈھاکہ	۳۲	کرائی گنج ڈھاکہ	۲۶	فادتی ہوس کرک ضلع بیٹیرہ
۲۷	جناب ڈپٹی عبد اللہ صاحب			۲۷	جناب ابوالحسن محمد فضل الرحمن صاحب
۲۸	معرفت عزیز الحق صاحب مرادی			۲۸	قاضی ہارسی ڈھاکہ
۲۹	ڈھاکہ				
۳۰	جناب باقر صاحب زمیندار کن				
۳۱	فادتی ہوس کرک ضلع بیٹیرہ				
۳۲	جناب ابوالحسن محمد فضل الرحمن صاحب				
۳۳	قاضی ہارسی ڈھاکہ				



فہرست معاونت جلاش نروم و مہدہ العلماء منتقدہ ساقیہ مالہ پریل ۱۳۱۰ھ

سلسلہ	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	سلسلہ	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱	جناب قادری الدین صاحب	نور	۱۵	۱۵	جناب علی عبدالکیم صاحب	بنگلو	۱۵
	معلم		۱۶	۱۶	جناب عبدالغلیل صاحب	"	۱۶
۲	جناب وٹگیر صاحب کشتیا کٹر	"	۱۷	۱۷	جناب احمد صاحب	"	۱۷
۳	جناب سید شاہ مقصود علیہ السلام	"	۱۸	۱۸	جناب محمد الیاس صاحب	"	۱۸
	حسینی امبشتی	"	۱۹	۱۹	جناب حسین صاحب	"	۱۹
۴	جناب سید باقی صاحب	بنگلو	۲۰	۲۰	جناب سی عبدالغفر صاحب	"	۲۰
۵	جناب محمد سالار صاحب	"	۲۱	۲۱	جناب ایم عثمان خان	"	۲۱
۶	جناب عبدالحمید صاحب	"	۲۲	۲۲	صاحب	"	۲۲
۷	جناب حاجی عبدالغفور صاحب	"	۲۳	۲۳	جناب سید محمود صاحب	"	۲۳
۸	جناب جمال حیات صاحب	"	۲۴	۲۴	جناب بی ایم عبدالوحید	"	۲۴
۹	جناب فخر الدین صاحب	"	۲۵	۲۵	صاحب	"	۲۵
۱۰	جناب محمد غالب صاحب	"	۲۶	۲۶	جناب عبدالرحمان خان صاحب	"	۲۶
۱۱	جناب عبدالغنی صاحب	"	۲۷	۲۷	تاجر پارچہ	بجواڑہ	۲۷
۱۲	جناب محمد عبدالغفور صاحب	"	۲۸	۲۸	جناب محمد خان صاحب	"	۲۸
۱۳	جناب محمد صیغی صاحب	"	۲۹	۲۹	تاجر پارچہ	"	۲۹
۱۴	جناب محمد یحییٰ صاحب	"	۳۰	۳۰	جناب سید عبدالرحمان صاحب	"	۳۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۷	جناب عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۶	۳۸	جناب محی الدین صاحب تاجر	پرم	۶
۲۸	جناب محمد سالا شریف صاحب	"	۶	۳۹	جناب حاجی مولوی سیر	بجواڑہ	۶
۲۹	جناب سید حسین صاحب	"	۶	۴۰	جناب حکیم محمد حسین صاحب	"	۶
۳۰	جناب محمد بیگ صاحب	"	۶	۴۱	جناب ٹی صاحب جو صاحب	تربا توڑ	۶
۳۱	جناب سوداگر سید رفیق	"	۶	۴۲	جناب حاجی محمد ایاز صاحب	"	۶
۳۲	جناب علی بیگ صاحب	"	۶	۴۳	جناب سی عبدالغفر صاحب	گودون	۶
۳۳	جناب سید داگر شیخ میران صاحب	"	۶	۴۴	جناب سی عبدالرحمان صاحب	بنگلور	۶
۳۴	جناب محمد حسین صاحب	"	۶	۴۵	جناب سی عبدالروف صاحب	مدہا	۶
۳۵	جناب صوبہ دار میر شیخ	"	۶	۴۶	جناب ایم عبدالغفور خان	مدہا	۶
۳۶	جناب محمد صاحب آنزیری	"	۶	۴۷	صاحب سالت نسب کپڑا	ولپور	۶
۳۷	جناب شیخ محی الدین صاحب	"	۶	۴۸	جناب شیخ حسن خان صاحب	"	۶
۳۸	جناب محمد عبدالعلی صاحب	"	۶	۴۹	جناب مولانا مولوی الی محمد	"	۶
۳۹	جناب محمد علی صاحب	"	۶	۵۰	جناب محمد صالح صاحب	"	۶

نمبر شمار	اسامی گرامی حیدر عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	گرامی حیدر عطا کنندگان	پتہ	رقم
۵۱	جناب سید احمد صاحب	دیپور	عار	۶۶	جناب مولانا مولوی سید شاہ حیدر		
۵۲	جناب سی عبد الجبار صاحب	"	عار		جناب مولانا صاحب دہری	دیپور	عار
۵۳	جناب غلام محمد صاحب	"	عار	۶۷	جناب مولوی حفیظ سید قاسم صاحب	"	عار
۵۴	جناب پی عبد السبحان صاحب	"	عار	۶۸	جناب محمد عبد الحق صاحب		
۵۵	جناب بی۔ کے عبد الکریم صاحب	"	عار		جناب سنگ ماسٹر	"	عار
۵۶	جناب مولوی عبد الباقی صاحب	"	عار	۶۹	جناب حکیم میرٹ علی صاحب	"	عار
۵۷	جناب سلیمان خان صاحب	"	عار	۷۰	جناب مولوی اوڈیگ صاحب	"	عار
۵۸	جناب کلر عبد الوہاب صاحب	"	عار	۷۱	جناب جرقط الدین صاحب	"	عار
۵۹	جناب شفیع صاحب	"	عار	۷۲	جناب عبد الصمد صاحب	"	عار
۶۰	جناب حفیظ عبد الجبار صاحب	"	عار	۷۳	جناب حافظ سید تادمر		
۶۱	جناب مولوی غلام غوث				محمد الدین صاحب	"	عار
	شریف صاحب	"	عار	۷۴	جناب سید عطاء اللہ صاحب	"	عار
۶۲	جناب حکیم قاضی محمد شریف صاحب	"	عار	۷۵	جناب حافظ محمد عبد الباقی صاحب	"	عار
۶۳	جناب مولوی سید محمد			۷۶	جناب عبد الرسول صاحب کادیپک	عار	
	پیران صاحب	"	عار	۷۷	جناب محمد عثمان خان صاحب	"	عار
۶۴	جناب سید احمد صاحب	"	عار	۷۸	جناب میر الدین صاحب	"	عار
۶۵	جناب صوبیدار محمد			۷۹	جناب سید بنی عثمان خان صاحب		
	عبد القدوس صاحب	"	عار		دراپرس پیچیدہ	کوئٹہ	عار

نمبر شمار	اسم ای گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۸۰	جناب عبدالرؤف خان صاحب	کوئٹہ	عار	۹۲	جناب عبدالکیم صاحب	"	عار
۸۱	جناب عبدالکریم خان صاحب	"	عار	۹۳	جناب عبدالسمیع صاحب	پتہ	عار
۸۲	جناب کے جی۔ بھیکری			۹۴	جناب محمد علی صاحب	"	عار
	عثمان خان صاحب فابو	"	عار	۹۵	جناب عبدالمد صاحب	"	عار
۸۳	جناب عبدالکریم صاحب			۹۶	جناب محمد غوث صاحب	"	عار
	دلال		عار	۹۷	جناب عبدالسلام صاحب		
۸۴	جناب احمد خان صاحب		عار	۹۸	جناب عبدالسلام صاحب		
۸۵	جناب عبدالغفار صاحب	ویلور	عار		مد راسی	"	عار
۸۶	جناب پی۔ اسعد اراق خان			۹۹	جناب سترمنی ہاج ڈوہی	"	عار
	آبہ کوہر چیت	گدایتم	عار	۱۰۰	جناب عبدالحمید صاحب	ایلو کشتا	
۸۷	جناب پی جی عبدالسلام صاحب	"	عار		نیپالی،	وٹر کشت	عار
۸۸	جناب کے محمد غوث صاحب	"	عار	۱۰۱	جناب مولوی سید حسین صاحب	ایلوہ	عار
۸۹	جناب دی۔ ایس شیخ			۱۰۲	جناب سید حسین صاحب		
	امام صاحب	"	عار		حاجی عثمان اینڈ سنس	ایلوہ	عار
۹۰	جناب پیش امام کبر علی خان			۱۰۳	جناب مولوی محمد صلح صاحب	"	عار
	صاحب	"	عار	۱۰۴	جناب سید عبید اللہ خان	"	عار
۹۱	جناب محبوب خان صاحب		عار		صاحب بہادر		

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۰۵	جناب عبدالشکور صاحب	پنجاب	۱۱۹	۱۰۵	جناب عبدالشکور صاحب	پنجاب	۱۱۹
۱۰۶	جناب سید عبدالرحمان صاحب	"	۱۲۰	۱۰۶	جناب سید عبدالرحمان صاحب	"	۱۲۰
	کریم	"	۱۲۱		کریم	"	۱۲۱
۱۰۷	جناب غلام غوثی صاحب	"	۱۲۲	۱۰۷	جناب غلام غوثی صاحب	"	۱۲۲
	تاجر	"			تاجر	"	
۱۰۸	جناب صالح محمد اسحاق صاحب	"	۱۲۳	۱۰۸	جناب صالح محمد اسحاق صاحب	"	۱۲۳
	صاحب کمپنی	"	۱۲۴		صاحب کمپنی	"	۱۲۴
۱۰۹	جناب غلام دستگیر صاحب	"	۱۲۵	۱۰۹	جناب غلام دستگیر صاحب	"	۱۲۵
۱۱۰	جناب عبدالکریم صاحب	"	۱۲۶	۱۱۰	جناب عبدالکریم صاحب	"	۱۲۶
۱۱۱	جناب سید سرور صاحب کنٹرولر	"	۱۲۷	۱۱۱	جناب سید سرور صاحب کنٹرولر	"	۱۲۷
۱۱۲	جناب محمد حسین صاحب کمپنی	"		۱۱۲	جناب محمد حسین صاحب کمپنی	"	
۱۱۳	جناب عبدالسمان صاحب	"	۱۲۸	۱۱۳	جناب عبدالسمان صاحب	"	۱۲۸
۱۱۴	جناب غلام قادر صاحب	"		۱۱۴	جناب غلام قادر صاحب	"	
۱۱۵	جناب سید غلام محسن صاحب	"	۱۲۹	۱۱۵	جناب سید غلام محسن صاحب	"	۱۲۹
۱۱۶	جناب محمد فوز الدین صاحب	"	۱۳۰	۱۱۶	جناب محمد فوز الدین صاحب	"	۱۳۰
۱۱۷	جناب عبدالحمید صاحب	"	۱۳۱	۱۱۷	جناب عبدالحمید صاحب	"	۱۳۱
۱۱۸	جناب بی۔ ای۔ جلالہ	"	۱۳۲	۱۱۸	جناب بی۔ ای۔ جلالہ	"	۱۳۲
	صاحب	"	۱۳۳		صاحب	"	۱۳۳

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۳۴	جناب محمد عبداللطیف صاحب	بنگلور	۶	۱۵۳	جناب محمد طلال صاحب	کترہ	۶
۱۳۵	جناب سید محبوب صاحب	کترہ	۶		جناب کٹرہ عبدالواسط صاحب	بنگلور	۶
۱۳۶	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب	کترہ	۶	۱۵۴	جناب ایم سید غوث محی الدین صاحب		۶
۱۳۷	جناب ایم سید عبدالرحیم صاحب		۶				۶
۱۳۸	جناب ایم نظام الدین صاحب		۶	۱۵۵	جناب عبدالرحیم صاحب		۶
۱۳۹	جناب کے عبدالرزاق صاحب		۶	۱۵۶	جناب سید عبداللطیف صاحب		۶
۱۴۰	جناب کے محمد اسماعیل صاحب		۶	۱۵۷	جناب محمد حسین صاحب		۶
۱۴۱	جناب وی عبدالوہاب صاحب		۶	۱۵۸	جناب محمد یوسف صاحب		۶
۱۴۲	جناب کے محمد قاسم صاحب		۶	۱۵۹	جناب یس عبدالرحمان صاحب		۶
۱۴۳	جناب بندگی محمد قاسم صاحب		۶		قمر الدین صاحب		۶
۱۴۴	جناب کے عبدالکریم صاحب		۶	۱۶۰	جناب عبدالوہاب صاحب		۶
۱۴۵	جناب ایم بی عبدالشکور صاحب		۶	۱۶۱	جناب کے حاجی محی الدین صاحب		۶
۱۴۶	جناب یس غلام محی الدین صاحب	کترہ	۶	۱۶۲	جناب محمد اسماعیل صاحب		۶
۱۴۷	جناب سید اگر عبدالغفور صاحب		۶	۱۶۳	جناب حاجی عبدالرزاق صاحب		۶
۱۴۸	جناب عبداللطیف صاحب		۶	۱۶۴	جناب کرنول محمد یحییٰ صاحب		۶
۱۴۹	جناب حکیم محمد اسحاق صاحب		۶		شاپ		۶
۱۵۰	جناب سید مصطفیٰ حسین صاحب		۶	۱۶۵	جناب سید محی الدین صاحب		۶
۱۵۱	جناب شیخ احمد صاحب		۶		صاحب و اہل		۶

نمبر شمار	اسمای مکرانی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمای مکرانی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۶۶	جناب سی بیٹو سیٹھ صاحب		۱۶۵	جناب عبدالکریم صاحب			
۱۶۷	ایند سنس	بنگلہ	۱۶۸	جناب ابراہیم صاحب	"		
۱۶۸	جناب سورت حاجی محمد		۱۶۹	پیر محمد صاحب	"		
۱۶۹	جناب سورت دوست محمد		۱۷۰	جناب محمد رحیم الدین صاحب	"		
۱۷۰	جناب محمد رحیم الدین صاحب		۱۷۱	جناب وی سی علاء الدین			
۱۷۱	صاحب		۱۷۲	جناب یعین اللطیف صاحب	"		
۱۷۲	جناب عبدالعزیز صاحب	"	۱۷۳	جناب شیخ محمود صاحب	"		
۱۷۳	جناب مرزا عبد الجبار صاحب	"	۱۷۴	جناب سید احمد صاحب	"		
۱۷۴	جناب عبدالرحمان خان		۱۷۵	صاحب نری	"		
۱۷۵	جناب گنڈہ محمد التاج صاحب	میسور	۱۷۶	صاحب	"		

نمبر شمار	اسما گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسما گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۹۱	جناب محمد عبدالغفر صاحب	مداس	عار	۲۰۴	جناب میر سیف الدین صاحب	مونیٹڈ مدراس	عار
۱۹۲	جناب شیخ ابراہیم صاحب	"	عار	۲۰۵	جناب غلام رسول صاحب	"	عار
۱۹۳	جناب حاجی حسین حاجی	"	عار	۲۰۶	جناب محمد خورشید صاحب	"	عار
	غنی سیٹھ صاحب	"	عار	۲۰۷	جناب میر حسین علیخان صاحب	چیکاک مدراس	عار
	دیولراج مدلی اسٹریٹ باج ٹون	"	عار	۲۰۸	جناب محمد عبدالغنیظ صاحب	چیسٹر مدراس	عار
۱۹۴	جناب ایلم عبدالقادر صاحب	"	عار	۲۰۹	جناب مصطفیٰ حسین صاحب	چیک مدراس	عار
	گوڈن اسٹریٹ،	"	عار	۲۱۰	جناب نجیٹ خان صاحب	ہائی روڈ مدراس	عار
۱۹۵	جناب ایم اسماعیل	"	عار	۲۱۱	جناب ایم عبدالرزاق صاحب	"	عار
	سیٹھ صاحب	برڈوڈ مدراس	عار	نمبر ۱۶-۱۷ گپا نا ایک اسٹریٹ			
۱۹۶	جناب ذکریا اسماعیل سیٹھ صاحب	"	عار	باج ٹون،			
۱۹۷	جناب محمد ہاشم سیٹھ صاحب	"	عار	۲۱۲	جناب محمد نور الدین خان صاحب	الکسٹر مدراس	عار
۱۹۸	جناب ابراہیم صاحب	ہیمٹ	عار	۲۱۳	جناب محمد علی صاحب	برائٹ مدراس	عار
۱۹۹	جناب محمد عبدالغفور صاحب	ترکھیری	عار	۱۱۴	جناب عبدالود صاحب	سیکڈ مدراس	عار
۲۰۰	جناب محمد علیم الدین صاحب	"	عار	۱۱۵	جناب محمد سعادت اللہ خان	"	عار
۲۰۱	جناب فشی غلام محمد صاحب	مونیٹڈ مدراس	عار		صاحب بیکری	دای پٹھ مدراس	عار
۲۰۲	جناب یعقوب علیخان صاحب	"	عار	۲۱۶	جناب غلام قادر صاحب	برائٹ مدراس	عار
۲۰۳	جناب عبدالرحیم صاحب	"	عار	۲۱۷	جناب محمد فیاض حسین صاحب	دای پٹھ مدراس	عار

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	بیتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	بیتہ	رقم
۲۱۸	جناب محمد عمر صاحب دار	غزنو	۲۲۹	جناب حاجی حبیب حاجی میر محمد	غزنو	۲۲۹	۲۱۸
۲۱۹	جناب نصیر الدین محمد صاحب	مداس	۲۳۰	جناب حاجی مال نور محمد صاحب	مداس	۲۳۰	۲۱۹
۲۲۰	جناب محمد عبدالرزاق صاحب	مداس	۲۳۱	جناب جان حسین صاحب	مداس	۲۳۱	۲۲۰
۲۲۱	جناب محمد یحیٰی الدین صاحب	پشتادوی	۲۳۲	جناب داد عثمان صاحب	پشتادوی	۲۳۲	۲۲۱
۲۲۲	جناب محمد شریف صاحب	مداس	۲۳۳	جناب ٹی ایم تار محمد جان	مداس	۲۳۳	۲۲۲
۲۲۳	جناب محبوب علی خان صاحب	مداس	۲۳۴	سیٹھ صاحب	مداس	۲۳۴	۲۲۳
۲۲۴	جناب سید محمد صاحب	مداس	۲۳۵	جناب محمد عبدالرزاق صاحب	مداس	۲۳۵	۲۲۴
۲۲۵	جناب ایم او شیخ فرید صاحب	مداس	۲۳۶	جناب قادر بیگ صاحب	مداس	۲۳۶	۲۲۵
۲۲۶	جناب محمد میران صاحب	مداس	۲۳۷	جناب محمد ابراہیم محمد جعفر	مداس	۲۳۷	۲۲۶
۲۲۷	جناب سید محمد صاحب	مداس	۲۳۸	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۳۸	۲۲۷
۲۲۸	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۳۹	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۳۹	۲۲۸
۲۲۹	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۰	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۰	۲۲۹
۲۳۰	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۱	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۱	۲۳۰
۲۳۱	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۲	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۲	۲۳۱
۲۳۲	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۳	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۳	۲۳۲
۲۳۳	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۴	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۴	۲۳۳
۲۳۴	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۵	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۵	۲۳۴
۲۳۵	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۶	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۶	۲۳۵
۲۳۶	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۷	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۷	۲۳۶
۲۳۷	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۸	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۸	۲۳۷
۲۳۸	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۹	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۴۹	۲۳۸
۲۳۹	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۰	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۰	۲۳۹
۲۴۰	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۱	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۱	۲۴۰
۲۴۱	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۲	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۲	۲۴۱
۲۴۲	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۳	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۳	۲۴۲
۲۴۳	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۴	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۴	۲۴۳
۲۴۴	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۵	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۵	۲۴۴
۲۴۵	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۶	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۶	۲۴۵
۲۴۶	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۷	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۷	۲۴۶
۲۴۷	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۸	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۸	۲۴۷
۲۴۸	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۹	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۵۹	۲۴۸
۲۴۹	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۶۰	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۶۰	۲۴۹
۲۵۰	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۶۱	جناب امین کے پوٹا راتر	مداس	۲۶۱	۲۵۰

نمبر شمار	اسما گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسما گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۲۴۲	جناب ایم عبدالرحمان صاحب	۶۰	۲۵۳	جناب محمد عبدالرحیم صاحب	۶۰
۲۴۳	جناب امین خان صاحب	۶۰	۲۵۴	جناب شیگلراف ماسٹر	۶۰
۲۴۴	جناب سلطان احمد صاحب	۶۰	۲۵۵	جناب برٹن میٹھ	۶۰
۲۴۵	جناب محمد علامت قاد صاحب	۶۰	۲۵۶	جناب شیخ میزان صاحب	۶۰
۲۴۶	ایمل آر۔ اسی	۶۰	۲۵۷	عرفت داد احویات	۶۰
۲۴۷	جناب مولوی سید محمد ملو	۶۰	۲۵۸	جناب برٹن میٹھ	۶۰
۲۴۸	صاحب۔ گویند پورم	۶۰	۲۵۹	جناب عبدالشکور عبدالغنی	۶۰
۲۴۹	جناب محمد عظیم الدین صاحب	۶۰	۲۶۰	صاحب کپنی تاجران پاپیہ	۶۰
۲۵۰	گویند پورم	۶۰	۲۶۱	جناب برٹن میٹھ	۶۰
۲۵۱	جناب ایم ایچ عبدالودود	۶۰	۲۶۲	جناب عبدالملک سہا	۶۰
۲۵۲	صاحب۔ گویند پورم	۶۰	۲۶۳	صاحب سوداگر پارچہ	۶۰
۲۵۳	جناب امین مولانا صاحب	۶۰	۲۶۴	جناب برٹن میٹھ	۶۰
۲۵۴	گویند پورم	۶۰	۲۶۵	جناب ابو بکر عبداللہ میٹھ	۶۰
۲۵۵	جناب جنگو عبدالرحیم صاحب	۶۰	۲۶۶	جناب برٹن میٹھ	۶۰
۲۵۶	جناب بی عبدالرحمان صاحب	۶۰	۲۶۷	جناب محمد حسین صاحب	۶۰
۲۵۷	گویند پورم	۶۰	۲۶۸	جناب برٹن میٹھ	۶۰
۲۵۸	جناب مولوی عبدالقادر	۶۰	۲۶۹	جناب والا جاہ ساعی علی	۶۰
۲۵۹	بادشاہ صاحب گویند پورم	۶۰	۲۷۰	صاحب کپنی تاجران چرم	۶۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۶۰	جناب ایم - ابراهیم سبک		۶۸	۲۶۱	جناب محمد میران محی الدین		۶۸
	صاحب کپنی	طیچ جبار	۶۸		صاحب	نلور	۶۸
۲۶۱	جناب حسین صاحب	"	۶۸	۲۶۲	جناب محمد کریم احمد صاحب	"	۶۸
۲۶۲	جناب باہ شاہ محی الدین		۶۸	۲۶۳	جناب حکیم محمد قادر صاحب		۶۸
	صاحب	نلور	۶۸		کابلی	"	۶۸
۲۶۳	جناب غلام غوث خان		۶۸	۲۶۴	جناب سید عبدالغفور صاحب	"	۶۸
	صاحب غوری	"	۶۸	۲۶۵	جناب یوسف صاحب		۶۸
۲۶۴	جناب شہا محمد صاحب	"	۶۸		سید عبدالقادر صاحب	نلور	۶۸
	جناب نور احمد صاحب	"	۶۸		جناب بی عبدالوہاب	در اقل	۶۸
۲۶۵	جناب محمد عبدالقادر صاحب		۶۸		خان صاحب	پرموہ	۶۸
	بی اس	"	۶۸	۲۶۶	جناب محمد اسحاق صاحب	در اقل	۶۸
۲۶۶	جناب عبدالحمید خان صاحب		۶۸	۲۶۷	جناب عبدالحمید خان صاحب	"	۶۸
	غوری	"	۶۸	۲۶۸	جناب عبدالروف خان		۶۸
۲۶۸	صاحب	"	۶۸	۲۶۹	جناب الیس عبدالرحمان صاحب		۶۸
	جناب الیس عبدالرحمان صاحب	"	۶۸	۲۷۰	جناب محمد قادر محی الدین		۶۸
	صاحب	"	۶۸		صاحب	نلور	۶۸
	جناب سید محمد علی صاحب	نلور	۶۸		جناب سید محمد علی صاحب	نلور	۶۸
	جان جهان خان روڈ		۶۸		جان جهان خان روڈ		۶۸

نمبر شمار	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۸۵	جناب شیخ محمد صاحب دہتر		۲۹۶	جناب منشی غنی الدین صاحب کھڑکی		کار	۲۹۶
	متنبیال پٹہ	دیس	۲۹۷	جناب محمد عثمان صاحب		کار	۲۹۷
۲۸۶	جناب حاجی عیاض حسین		۲۹۸	جناب محمد غوثی صاحب		کار	۲۹۸
	صاحب کربلائی سردر خانگ		۲۹۹	جناب اکرم محمد یوسف صاحب		کار	۲۹۹
	گارٹون رادی پٹہ		۳۰۰	جناب غلام بیچ الدین صاحب		کار	۳۰۰
۲۸۷	جناب محمد وجہ الدین صاحب			قریشی		کار	
	جام بازار		۳۰۱	جناب حکیم نظام الدین صاحب		کار	۳۰۱
۲۸۸	جناب کے محمد ابراہیم صاحب		۳۰۲	جناب محمد عبدالحمید صاحب		کار	۳۰۲
		گڑھی گلی	۳۰۳	جناب محمد عثمان الدین صاحب		کار	۳۰۳
۲۸۹	جناب اے ایس شمس الدین		۳۰۴	جناب شمس محمد الدین صاحب		کار	۳۰۴
۲۹۰	جناب سلطان محمد الدین		۳۰۵	جناب احمد حسین صاحب		کار	۳۰۵
	صاحب قریشی		۳۰۶	جناب محمد الدین صاحب		کار	۳۰۶
۲۹۱	جناب احمد محمد الدین صاحب		۳۰۷	جناب عبدالرحمان صاحب		کار	۳۰۷
	قریشی		۳۰۸	جناب محمد علی حسین صاحب		کار	۳۰۸
۲۹۲	جناب جی پھری عبدالغفار صاحب		۳۰۹	جناب محمد عبدالوہاب صاحب		کار	۳۰۹
۲۹۳	جناب عبدالنار صاحب		۳۱۰	جناب حاجی عبدالستار صاحب		کار	۳۱۰
۲۹۴	جناب عبدالنار صاحب		۳۱۱	جناب محمد علی صاحب		کار	۳۱۱
۲۹۵	جناب مزی محمد ابراہیم صاحب		۳۱۲	جناب عبدالرسول صاحب		کار	۳۱۲

نمبر شمار	اسامی امی چند خطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند خطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۱۳۳	جناب سید محمد حسین صاحب	پھول علی مدراس	عار	۳۳۰	جناب سید غلام شکیبہ صاحب	مدراس	عار
۳۱۳۴	جناب غلام محی الدین صاحب	"	عار	۳۳۱	جناب عبد الحمید صاحب	"	عار
۳۱۳۵	جناب ثی - ایس محی الدین	"	عار	۳۳۲	جناب سید غوث صاحب	"	عار
	صاحب	"	سکر	۳۳۳	جناب سید رحمت الدین صاحب	"	عار
۳۱۳۶	جناب عبد الرحمان صاحب	"	عار	۳۳۴	جناب سید عبدالرحمان صاحب	"	عار
۳۱۳۷	جناب عبد الرؤف صاحب	"	عار	۳۳۵	جناب سید محمد بادشاہ صاحب	"	عار
۳۱۳۸	جناب محمد سعید الدین صاحب	"	عار	۳۳۶	جناب غلام محمد صاحب	"	عار
۳۱۳۹	جناب سی عبدالرحمان صاحب	"	عار	۳۳۷	جناب آغا محمد ہمدی صاحب	"	عار
۳۲۰	جناب الیس ایم شریف صاحب	"	سکر		کراچی	"	عار
۳۲۱	جناب بادشاہ صاحب	"	عار	۳۳۸	جناب محمد یوسف صاحب	"	عار
۳۲۲	جناب کبیر عبدالقادر صاحب	"	عار	۳۳۹	جناب حسین میان محمد قائم	"	عار
۳۲۳	جناب میر احمد صاحب	"	عار		صاحب	"	عار
۳۲۴	جناب عبد السبحان صاحب	مدراس	لکھنؤ	۳۴۰	جناب محمد اسماعیل صاحب	"	عار
۳۲۵	جناب محمد صالح صاحب	"	عار	۳۴۱	جناب محمد عبدالغفار صاحب	"	عار
۳۲۶	جناب حافظ محمد نسیم الدین صاحب	"	عار	۳۴۲	جناب محمد علی خان صاحب	"	عار
۳۲۷	جناب عبدالقادر صاحب	"	عار	۳۴۳	جناب غلام دستگیر صاحب	"	عار
۳۲۸	جناب عبد السبحان صاحب	"	عار	۳۴۴	جناب محمد ابراہیم صاحب	"	عار
۳۲۹	جناب محمد حسین صاحب	"	عار	۳۴۵	جناب محمد مصطفیٰ الدین صاحب	"	عار

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۴۶	جناب داروغہ محمد غوث صاحب	لاہور	عار	۳۶۳	جناب کے محمد ابراہیم صاحب	لاہور	عار
۳۴۷	"	"	عار	۳۶۴	جناب پی محمد صاحب	"	عار
۳۴۸	"	"	عار	۳۶۵	جناب صوبیدار سید	"	عار
۳۴۹	جناب میان لہ ابراہیم صاحب	"	عار	۳۶۶	احمد صاحب کبیر	"	عار
۳۵۰	جناب ان ایم شریف صاحب	"	عار	۳۶۷	معرفت جناب	"	عار
۳۵۱	جناب عبد الحکیم صاحب	"	عار	۳۶۸	سید عبدالقادر	"	عار
۳۵۲	جناب محمد یوسف صاحب	"	عار	۳۶۹	صاحب جیلانی	"	عار
۳۵۳	جناب سید وجیہ الدین صاحب	"	عار	۳۷۰	"	"	عار
۳۵۴	جناب حسین صاحب	"	عار	۳۷۱	"	"	عار
۳۵۵	جناب ان عبدالقادر صاحب	"	عار	۳۷۲	"	"	عار
۳۵۶	جناب حاجی عبدالغنی صاحب	"	عار	۳۷۳	معرفت جناب	"	عار
۳۵۷	جناب محمد حسین صاحب	"	عار	۳۷۴	عبدالقادر صاحب	"	عار
۳۵۸	جناب ند حسین صاحب	"	عار	۳۷۵	بہادر	"	عار
۳۵۹	جناب حکیم صاحب ندوی	"	عار	۳۷۶	جناب محمد ناصر صاحب	"	عار
۳۶۰	"	"	عار	۳۷۷	داؤد میان صاحب	"	عار
۳۶۱	جناب منشی شیخ مولانا صاحب	"	عار				
۳۶۲	جناب خواجہ خان صاحب	"	عار				

سجہ	ہمای گرای چند محلہ کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسما گرای چند محلات کنندگان	رقم	پتہ
۳۷۹	جناب پیر پاکچہ عبدالشکور صاحب	۷	۳۹۲	جناب سید محمد صاحب باجی		
۳۷۷	جناب رام عبد الغفور صاحب	۷		یوسف صاحب	کوچین	۷
۳۷۸	جناب سید عبدالغفر صاحب	۷	۳۹۳	جناب مولوی محمد فضل صاحب	انچور	۷
۳۷۹	جناب گھنگر و صاحب	۷	۳۹۴	جناب مولوی خواجہ		
۳۸۰	جناب الیس عبد القادر صاحب	۷		محمد بیگ صاحب		۷
۳۸۱	جناب کے عبدالرحمان صاحب	۷	۳۹۵	جناب الیم عبدالمد صاحب	آبنور	۷
۳۸۲	جناب عبد اللطیف صاحب	۷	۳۹۶	جناب عبد الکریم		
۳۸۳	جناب عبد الرزاق صاحب	۷		عبد الغفر صاحب	لہور	۷
۳۸۴	جناب کے محمد الحمید صاحب	۷	۳۹۷	جناب صاحبان صاحب		۷
۳۸۵	جناب حسین شریف صاحب	۷	۳۹۸	جناب پانچہریں العابدین		
۳۸۶	جناب عبدالوہاب صاحب	۷		صاحب	گڈیا قلم	۷
۳۸۷	جناب محمد بن قاسم عبد اللہ		۳۹۹	جناب الیس عبد اللطیف		
	صاحب	کوچین	۷	صاحب		۷
۳۸۸	جناب محمد قاسم صاحب	۷	۴۰۰	جناب فی محمد موسیٰ میان		
۳۸۹	جناب عبدالرحمان صاحب	۷		صاحب		۷
	حاجی سید ایوب صاحب	۷	۴۰۱	جناب کے محمد قاسم صاحب		۷
۳۹۰	جناب آدم بن عبد اللطیف		۴۰۲	جناب عبدالوہاب صاحب		۷
	صاحب	۷	۴۰۳	جناب عبد الغفر صاحب	لہور	۷
۳۹۱	جناب کے الیم حمید بادا صاحب	۷				

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۴۰۴	جناب وی عبدالحمید صاحب	ترپتی	۵	۴۲۰	جناب ایس محمد قاتل صاحب		
۴۰۵	جناب پی محمد عثمان صاحب	"	۵	۴۲۱	جناب شیخ حسین صاحب کرنل	آدھونی	۵
۴۰۶	جناب پی عبدالقادر صاحب	"	۵	۴۲۲	جناب قاتل دمعی الدین صاحب	"	۵
۴۰۷	جناب عبدالحمید صاحب	"	۵	۴۲۳	جناب محمد الیاس صاحب	بنگلور	۵
۴۰۸	جناب محمد حسین صاحب	بجاولہ	۵	۴۲۴	جناب محمد متیہ صاحب	"	۵
۴۰۹	جناب عبدالغفریز صاحب	"	۵	۴۲۵	جناب محمد غوث صاحب	"	۵
۴۱۰	جناب عبدالسلام صاحب	"	۵	۴۲۶	جناب ایس عبدالغفریز صاحب	"	۵
۴۱۱	جناب محمد عبدالواحد صاحب	"	۵	۴۲۷	جناب سید باقر صاحب	"	۵
۴۱۲	جناب محمد غوث صاحب	"	۵	۴۲۸	جناب عبدالغفریز صاحب	"	۵
۴۱۳	جناب ان محمد میران صاحب	"	۵	۴۲۹	جناب خان صاحب	"	۵
۴۱۴	جناب محمد غالب صاحب	"	۵	۴۳۰	جناب فیظ حسین صاحب	"	۵
۴۱۵	جناب شیر علی صاحب	"	۵	۴۳۱	جناب سید یعقوب صاحب	"	۵
۴۱۶	جناب محمد مدینہ صاحب	"	۵	۴۳۲	جناب ایم بی عبدالرحیم صاحب	"	۵
۴۱۷	جناب ناناعبدالقادر صاحب	"	۵	۴۳۳	جناب محمد زین الدین صاحب	پنڈپاٹم	۵
۴۱۸	جناب مولوی محمد حسین صاحب	"	۵	۴۳۴	جناب سی محمد یوسف صاحب	پلی مکڑہ	۵
۴۱۹	صدیقی	کرپہ	۵	۴۳۵	جناب محمد بابا ہیم صاحب	ناہاچہ	۵
	جناب ایم حسین بیگ صاحب	آدھونی	۵	۴۳۶	جناب شیخ سعید الدین صاحب	تلور	۵

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۴۳۷	جناب غوث پیر صاحب	میسور	۱۷	۴۵۲	جناب پیا ایم منوری صاحب	نزد درم	۱۷
۴۳۸	جناب عبدالکریم صاحب	دکروانڈ	۱۷	۴۵۳	جناب محمد غلام حسین صاحب	رام پالم	۱۷
۴۳۹	جناب محمد زینا مرکیا صاحب	کالیکال	۱۷	۴۵۴	جناب محی الدین حسن صاحب	"	۱۷
۴۴۰	جناب محمد مظفر اللہ صاحب	بیرنگ پور	۱۷	۴۵۵	جناب عبدالرحمان صاحب	"	۱۷
۴۴۱	جناب محمد حسین صاحب	کھنڈ پالی	۱۷	۴۵۶	جناب عبدالرحیم صاحب	مدراس	۱۷
۴۴۲	جناب محمد قاسم صاحب	نیا مکمل	۱۷	۴۵۷	جناب شیخ امام صاحب	گروانم	۱۷
۴۴۳	جناب عبدالحمید صاحب	راہوگڑہ	۱۷	میزان کل ۹۳۲ ۱۷			
۴۴۴	جناب محمد یوسف صاحب	ہوسور	۱۷				
۴۴۵	جناب سید ابراہیم صاحب	"	۱۷				
۴۴۶	جناب پیا عبداللہ صاحب	پجوری	۱۷				
۴۴۷	جناب سید یعقوب صاحب	"	۱۷				
				بہادر - ایڈیکانگ - کند پیا کشنا و سترکٹ -			
۴۴۸	جناب پیا جواد اللہ صاحب	دیوانڈ	۱۷	مستحق جناب محمد صاحب ل (نوا جہ) محمد علی خان مینیر الدین - محرر مال ندوۃ العلماء			
۴۴۹	جناب سید رحمت اللہ صاحب	"	۱۷				
۴۵۰	جناب ابراہیم صاحب	پجوری	۱۷				
۴۵۱	جناب حکیم قادر محمد صاحب	"	۱۷				
	کابلی	نور	۱۷				

فہرست چندہ کنیت من ابتدا یکم اپریل ۱۹۱۷ء لغایت ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ علما کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ علما کنندگان	پتہ	رقم
۱	جناب منشی محمد حبیب اللہ خانصاحب	براہ	۳	۸	ابن حاجی گلان سیٹھ		۱
	مدار اللہ رام ریاست باولی کدوا	کاپی	۷		صاحب	کھڑا بازار	۷
	معرفت سید حسن				جناب کرم لطیف صاحب		۲
	شاہ صاحب سفیر				سیٹھ	آٹو بازار	۳
	دارالعلوم ندوۃ العلماء			۹	جناب لانا پیر مغربی صاحب	"	۷
۲	جناب فقیر صاحب کنٹرکٹر	بلگرام	۴	۱۰	جناب ذوق الملک حافظ		
	"	گانون	۷		حکیم محمد اجمل خانصاحب	دہلی	۷
۳	جناب بابو صاحب	صدر	۳	۱۱	جناب نواب محمد عبدالسلام		
	چودھری	بازار	۷		خانصاحب بہادر	راپور	۷
۴	جناب لوی مخدوم حسین		۷	۱۲	جناب مفتی محمد انوار الحق	ریاست	
	صاحب پیشیام	"	۷		صداؤ اکثر تعلیمات	بھوپال	۷
۵	جناب محمد غوری صاحب		۷	۱۳	جناب لانا شاہ نظام الدین		
	سوداگر	"	۷		صاحب	جمجری	۷
۶	جناب حاجی اسماعیل		۳		معرفت مولانا		
	صاحب سیٹھ		۷		غلام محمد فاضل		
	"	"	۷		ہوشیار پوری		
۷	جناب اسماعیل سیٹھ صاحب			۱۴	جناب لوی خان محمد صاحب	رجیستار	

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
	اتوار بازار بگام	۱۰۰		دیوید ضلع ہوشیار پور	۱۰۰
	جناب علی میان صاحب	۲۲	۱۵	جناب مولوی علی احمد صاحب	۱۰۰
	فقیر حاجی ساجد صاحب کن بھرنی			وکیل نگر ضلع جالندھر	۱۰۰
	اسلام آباد بمبئی	۱۰۰	۱۶	جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب	۱۰۰
	جناب حاجی ابراہیم صاحب	۲۳		پیشوا کسٹرو ڈپٹی کمشنر ڈیرہ	۱۰۰
	ذیلدار	۱۰۰	۱۷	جناب مولوی غلام محمد صاحب	۱۰۰
	جناب محمد اسماعیل صاحب	۲۴		فائل ہوشیار پوری	۱۰۰
	انسپکٹر تعلیم کانفرنس اسکول	۱۰۰		معرفت سید حسن شاہ	۱۰۰
	جناب مولوی ظفر حسین صاحب	۲۵		صاحب سفیر العلوم	۱۰۰
	علی بخش اسلام آباد	۱۰۰		ندوۃ العلما	۱۰۰
	معرفت سید حسن شاہ صاحب		۱۸	جناب قاضی خان صاحب	۱۰۰
	سفیر العلوم ندوۃ العلما			سوداگر و آئری میٹریٹ	۱۰۰
	جناب سلیمان صاحب جمعدار	۲۶		منڈل سی پی	۱۰۰
	ساکن بڑودہ	۱۰۰	۱۹	جناب ملک حاجی سلیمان صاحب	۱۰۰
	جناب نواب میر صدر الدین	۲۷		سوداگر گھاس گلی احمد نگر	۱۰۰
	حیدر خان صاحب بڑودہ نوابیہ	۱۰۰	۲۰	جناب سید پورنا بھائی دلی	۱۰۰
	جناب حسین بھائی نور محمد صاحب	۲۸		صاحب سوداگر چرم احمد نگر	۱۰۰
	علانی لکڑی فروش شادی بڑودہ	۱۰۰	۲۱	جناب قطب الدین صاحب	۱۰۰

نمبر شمار	اسای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۹	جناب مولوی سید منیر الدین صاحب	۱۰	۳۷	جناب علی خان صاحب	۱۰
	اسٹنٹ کلکٹر سورت	۱۰		اسٹنٹ کلکٹر بلال سپور	۱۰
۳۰	جناب سید احمد حسین صاحب کٹر	۱۰		جناب محمد اکبر خان صاحب	۱۰
	اسٹنٹ کلکٹر بلا سپور	۱۰		میسر و مالگذار قصبہ سرگاؤن ضلع	۱۰
۳۱	جناب محمد اکبر خان صاحب	۱۰		بلا سپور	۱۰
	سول سروس	۱۰		جناب شیخ عبدالکریم صاحب سوڈاگر	۱۰
	جناب دادو دھان صاحب جعینی	۳۹		برہہ دروازہ بلا سپور	۱۰
	بیر سٹرایٹ لا امراتی	۱۰		جناب اشرف خان صاحب	۱۰
	جناب سیٹھ عبداللہ احمد صاحب	۴۰		ٹھیکہ دار برہہ دروازہ بلا سپور	۱۰
	سوداگر امراتی	۱۰		جناب محمد عظیم اللہ خان صاحب	۱۰
	جناب خواجہ لطیف احمد صاحب	۴۱		ساگر ملک (متوسط)	۱۰
	بی لے ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول	۱۰		معرفت سید حسن شاہ صاحب	۱۰
	امراتی	۱۰		سفیر دارالعلوم مدینہ العلماء	۱۰
	جناب محمد عبدالستار صاحب	۴۲		جناب سید عبدالرحمان صاحب	۳۵
	اکٹر اسٹنٹ کشتہ امراتی	۱۰		اکٹر اسٹنٹ کلکٹر اکوہ	۱۰
	جناب محمد اکرم خان صاحب بی لے	۴۳		جناب علی خان صاحب	۱۰
	ڈپٹی سیرٹنٹ پولیس امراتی	۱۰			
	جناب خان صاحب مولوی	۴۴			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۴	عبد القادر صاحب کین	۱۰۰		معرفت سید حسن	
۴۵	جناب نواب حسام الدین			شاہ صاحب سفیر	
	خان صاحب اکسٹرنٹ		۴۶	دارالعلوم ندوۃ العلماء	
	کشنر پوٹ مال	برابر		جناب منشی محمد اسماعیل حسنا	
				انجینئر اکسٹرنٹ کشنر	پوشاک
				محکمہ جنگلات	اباد

فہرست چندہ رکنیت اجلاس شانزدہم ندوۃ العلماء واقع بداس
منعقدہ ماہ لیبریل ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب الحاج مولوی محمد		۴	جناب حکیم محمد یوسف حسنا	۱۰۰
	عبد الرحیم شاہ صاحب تقی ماگدھ		۵	جناب شیخ سلطان محی الدین	
	ورنچور غیر وکیل سابق متاعلم حیدرآباد			صاحب	۱۰۰
	پالوچہ گوشہ محل کٹنہ	۱۰۰	۶	جناب غلام محی الدین خان صاحب	۱۰۰
۲	جناب الحاج محمد تاد		۷	جناب میر تقی علی	
	محمی الدین صاحب فاکٹر			صاحب تقی	۱۰۰
	جمعہ بازار		۸	جناب خواجہ عبدالقادر	
۳	جناب حاجی مرزا آغا علی قند صاحب	۱۰۰		خان صاحب	۱۰۰

نمبر	اسم ای گرامی چندہ اکنندگان	پتہ	رقم	نمبر	اسم ای گرامی چندہ اکنندگان	پتہ	رقم
۹	جناب محمد غلام صاحب	بنگلور	۱ ص	۲۳	جناب ایم عبد القدوس	ترپاتو	۱ ص
۱۰	جناب عبد الحمید سیٹھ صاحب	"	۱ ص		صاحب		
۱۱	جناب محی الدین خان صاحب	"	۱ ص	۲۴	جناب حکیم سید عباس صاحب	"	۱ ص
۱۲	جناب عبد الحمید سیٹھ			۲۵	جناب لے آرا براہیم خان		
	بن ذکریا سیٹھ صاحب	"	۱ ص		صاحب	"	۱ ص
۱۳	جناب سید عبدالحی صاحب	"	۱ ص	۲۶	جناب کے صاحبجو صاحب	"	۱ ص
۱۴	جناب محمد فضل الرحمن صاحب	"	۱ ص	۲۷	جناب اکرم حاجی محمد نعمت اللہ		
۱۵	جناب عبد اللطیف خان صاحب	"	۱ ص		صاحب بہادر	دیپور	۱ ص
۱۶	جناب ایم عبد العزیز صاحب	"	۱ ص	۲۸	جناب حکیم ظہیر الدین احمد		
۱۷	جناب مودی عبد البرون				صاحب قریشی	"	۱ ص
	صاحب	"	۱ ص	۲۹	جناب الیس محمد آدم صاحب	"	۱ ص
۱۸	جناب حکیم اکبر حسین صاحب	"	۱ ص	۳۰	جناب بیٹل محمد		
۱۹	جناب الیس می	ترپاتو	۱ ص		عبد الرحیم صاحب	"	۱ ص
۲۰	جناب مٹھا دار عبد القادر			۳۱	جناب - الیس اکرم صاحب	"	۱ ص
	صاحب	ترپاتو	۱ ص	۳۲	جناب ی محمد عبد الصمد صاحب	"	۱ ص
۲۱	جناب ایس - ایس			۳۳	جناب حفیظ سید محمود صاحب	"	۱ ص
	عبد الرحیم صاحب	ترپاتو	۱ ص	۳۴	جناب برج محمد خان صاحب	"	۱ ص
۲۲	جناب بی عبد السلام صاحب	"	۱ ص	۳۵	جناب کے عبد العزیز صاحب	"	۱ ص

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶۱	جناب ولی احمد صاحب چودھری بنگلور	۱۰۰	۷۲	جناب شیخ احمد صاحب گلبرگہ گلی مدرا اس	۱۰۰
۶۲	جناب حاجی کے عبد الصمد صاحب کے عبد الکریم صاحب پنی بنگلور	۱۰۰	۷۳	جناب سوداگر محمد میران صاحب جارج ٹون مدراس	۱۰۰
۶۳	جناب ایم عبد العزیز صاحب صدیقی	۱۰۰	۷۴	جناب سوداگر صاحب محمد میران کپینی - جارج ٹون مدراس	۱۰۰
۶۴	جناب سی عبد الرزاق صاحب	۱۰۰	۷۵	جناب جودی شیخ احمد صاحب جارج ٹون مدراس	۱۰۰
۶۵	جناب شیخ احمد صاحب	۱۰۰	۷۶	جناب چودھری فتح احمد صاحب مدرا اس	۱۰۰
۶۶	جناب مودی محمد عبد الغفور صاحب بہادر	۱۰۰	۷۷	جناب محمد حسین صاحب گلبرگہ گلی مدراس	۱۰۰
۶۷	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب	۱۰۰	۷۸	جناب محمد ہاشم صاحب گلبرگہ گلی مدرا اس	۱۰۰
۶۸	جناب شاہ محمد سالار صاحب	۱۰۰	۷۹	جناب شیخ نور بخش صاحب یوز اسٹریٹ - مینال پیٹھ	۱۰۰
۶۹	جناب لیل عبد الحلیل صاحب	۱۰۰	۸۰	جناب مولوی دوست محمد صاحب نمبر ۲۷ مور اسٹریٹ مدراس	۱۰۰
۷۰	جناب منگ محمد یعقوب صاحب	۱۰۰	۸۱	جناب محمد اسحاق سیٹھ صاحب نمبر ۱۳ - سمبوا اسل سٹریٹ جارج ٹون	۱۰۰
۷۱	جناب سوداگر محمد میران صاحب	۱۰۰	۸۲	جناب محمد اسحاق سیٹھ صاحب نمبر ۱۳ - سمبوا اسل سٹریٹ جارج ٹون	۱۰۰
۷۲	جناب جی ایس رحمت اللہ صاحب گلبرگہ گلی مدراس	۱۰۰	۸۳	جناب محمد اسحاق سیٹھ صاحب نمبر ۱۳ - سمبوا اسل سٹریٹ جارج ٹون	۱۰۰
۷۳	جناب ی کے عبد الغفور صاحب	۱۰۰	۸۴	جناب محمد اسحاق سیٹھ صاحب نمبر ۱۳ - سمبوا اسل سٹریٹ جارج ٹون	۱۰۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱۰۵	جناب محمد تندر صاحب	۱۱۶	جناب حکیم سید محمد و مشتعل صاحب	۱۰۵	جناب محمد تندر صاحب
۱۰۶	جناب حمید الدین عبدالقادر صاحب	۱۱۷	جناب محمد تندر صاحب	۱۰۶	جناب حمید الدین عبدالقادر صاحب
۱۰۷	جناب حاجی محمد منور صاحب	۱۱۸	جناب محمد تندر صاحب	۱۰۷	جناب حاجی محمد منور صاحب
۱۰۸	جناب غلام محمد محمدی الدین صاحب	۱۱۹	جناب محمد تندر صاحب	۱۰۸	جناب غلام محمد محمدی الدین صاحب
۱۰۹	جناب محمد عبدالسلام صاحب	۱۲۰	جناب محمد تندر صاحب	۱۰۹	جناب محمد عبدالسلام صاحب
۱۱۰	جناب محمد منور صاحب بہادر	۱۲۱	جناب محمد تندر صاحب	۱۱۰	جناب محمد منور صاحب بہادر
۱۱۱	جناب عباس حسین صاحب نمبر ۱	۱۲۲	جناب محمد تندر صاحب	۱۱۱	جناب عباس حسین صاحب نمبر ۱
۱۱۲	جناب حکیم عبداللہ صاحب	۱۲۳	جناب محمد تندر صاحب	۱۱۲	جناب حکیم عبداللہ صاحب
۱۱۳	جناب ایم عبدالملک صاحب	۱۲۴	جناب محمد تندر صاحب	۱۱۳	جناب ایم عبدالملک صاحب
۱۱۴	جناب سید اگر محمد میران صاحب	۱۲۵	جناب محمد تندر صاحب	۱۱۴	جناب سید اگر محمد میران صاحب
۱۱۵	جناب اکیمل شریف	۱۲۶	جناب محمد تندر صاحب	۱۱۵	جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۲۷	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۲۸	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۲۹	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۰	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۱	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۲	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۳	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۴	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۵	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۶	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۷	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۸	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۳۹	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۰	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۱	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۲	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۳	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۴	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۵	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۶	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۷	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۸	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۴۹	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف
	جناب اکیمل شریف	۱۵۰	جناب محمد تندر صاحب		جناب اکیمل شریف

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۲۵	جناب ایم عبدالکریم صاحب	۱۳۳	جناب شیخ محمد راو تر صاحب		
۱۲۶	پارک ٹون مدراس	۱۳۴	جناب الہی بخش صاحب پنجابی		
۱۲۷	شعید "	۱۳۵	جناب بانا قار محمدی الدین صاحب		
۱۲۸	جناب الیس محمد یعقوب صاحب	۱۳۶	چوک تر ملکیٹری		
۱۲۹	گوڈ ورن اسٹریٹ	۱۳۷	جناب میم کے بادشاہ ستاجیٹ ملکیٹری		
۱۳۰	جناب ایم عبدالشکور صاحب	۱۳۸	جناب ایم لعل بادشاہ ستاجیٹ ملکیٹری		
۱۳۱	"	۱۳۹	جناب حکیم عبدالغفور صاحب		
۱۳۲	جناب ذاکر عبدالغفار صاحب	۱۴۰	علاقہ وی پی - عبدالرزاق صاحب		
۱۳۳	"	۱۴۱	کلبینی میتال ٹیمہ -		
۱۳۴	جناب حکیم محمد بن محمد الودید صاحب مولوی	۱۴۲	جناب محمد علیخان صاحب		
۱۳۵	حکیم محمد حسن صاحب مرحوم -	۱۴۳	حیدر ساگار ڈن		
۱۳۶	میتال ٹیمہ مدراس	۱۴۴	جناب محمد علی الدین حیدر صاحب چیدہ		
۱۳۷	جناب حاجی میر عباس علیہ صاحب	۱۴۵	نمبر ۱۲ کویتاج الدین صاحب ملکیٹری		
۱۳۸	کر بلائی بشکرو باغ تر ملکیٹری	۱۴۶	جناب خوش خان صاحب		
۱۳۹	جناب میر سلطان محمدی الدین صاحب	۱۴۷	جناب محمد علی صاحب عزیز باغ		
۱۴۰	بہادر میر سٹریٹ لا - سلطان	۱۴۸	جناب معین الدین احمد صاحب		
۱۴۱	کیا سلاٹ ٹیمہ	۱۴۹			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۴۳	جناب دیوبند علی جاج ٹون۔ مدراس	۱۴۳	۱۵۳	جناب محمد ضیاء اللہ صاحب	۱۵۳
۱۴۵	جناب عبدالرحمان خان صاحب	۱۴۵	۱۵۴	جناب محمد غوث الرحمان صاحب	۱۵۴
۱۴۶	سلم ہاسپٹل	۱۴۶	۱۵۵	جناب عبدالرشید صاحب	۱۵۵
۱۴۷	جناب عبدالغنی صاحب	۱۴۷	۱۵۶	نمبر ۴ رام پتے اسٹریٹ بڑیٹ	۱۵۶
۱۴۸	پر مشورہ بارکس	۱۴۸	۱۵۷	جناب نبوٹ خان صاحب توتی مسجد	۱۵۷
۱۴۹	جناب سید عبدالعسی صاحب	۱۴۹	۱۵۸	جناب محمد ندیم احمد صاحب	۱۵۸
۱۵۰	جان جان خان روڈ رانی ٹچ	۱۵۰	۱۵۹	جناب حکیم محمد غوث صاحب	۱۵۹
۱۵۱	جناب الیاس پیران حسین صاحب	۱۵۱	۱۶۰	ڈرائنگ ماسٹر میو صاحب	۱۶۰
۱۵۲	لکھ پرمال اسٹریٹ قنال ٹچ	۱۵۲	۱۶۱	جناب محمد صبغت اللہ صاحب	۱۶۱
۱۵۳	جناب ڈی عبدالستار صاحب	۱۵۳		چیدہ۔ نمبر ۲۲ آئیل بانگر اسٹریٹ	
۱۵۴	ڈک منڈی۔ بڑیٹ	۱۵۴		جناب بیکہ۔ ان محمد غوث صاحب	
۱۵۵	جناب ان عبدالرزاق صاحب	۱۵۵		نمبر ۱۲۳ آئیل بانگر اسٹریٹ جاج ٹون	
۱۵۶	ڈک منڈی بڑیٹ	۱۵۶			
۱۵۷	جناب غلام دستگیر صاحب	۱۵۷			
۱۵۸	عمود منزل	۱۵۸			
۱۵۹	جناب سید محمد آغا خان صاحب	۱۵۹			
۱۶۰	نمبر ۱۹۔ متونا یک اسٹریٹ	۱۶۰			
۱۶۱	محمد خان باغ	۱۶۱			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۶۲	جناب شیخ داد و صاحب کشتراکٹر	۱۶۲	۱۶۲	جناب مصطفیٰ شریف صاحب	۱۶۲
۱۶۳	شولہ مدراس جناب کاشف میران صاحب پنی	۱۶۳	۱۶۳	دیورہ حاجی محمد و سعت صاحب کینی	۱۶۳
۱۶۴	گرونگ گلی	۱۶۴	۱۶۴	گرونگ گلی - مدراس	۱۶۴
۱۶۵	جناب حکیم حاجی محمد عبدالواحد صاحب	۱۶۵	۱۶۵	جناب عبدالوہاب صاحب یوری	۱۶۵
۱۶۶	بہادر - گرونگ گلی	۱۶۶	۱۶۶	" "	۱۶۶
۱۶۷	جناب محمد عبدالحفیظ صاحب	۱۶۷	۱۶۷	جناب سوداگر محمد عبدالعظیم صاحب	۱۶۷
۱۶۸	پرنبور	۱۶۸	۱۶۸	بہادر - بچوڑہ ضلع کشنا	۱۶۸
۱۶۹	جناب مولوی محمد عبدالواحد صاحب	۱۶۹	۱۶۹	جناب سوداگر عبدالغفور صاحب	۱۶۹
۱۷۰	بہادر عاشق	۱۷۰	۱۷۰	" "	۱۷۰
۱۷۱	جناب مولوی سید ارصاحب	۱۷۱	۱۷۱	جناب سوداگر حاجی عبدالرحیم صاحب	۱۷۱
۱۷۲	جناب حاجی محمد عبدالصمد بادشاہ	۱۷۲	۱۷۲	" "	۱۷۲
۱۷۳	صاحب بہادر بڑمیت	۱۷۳	۱۷۳	جناب سوداگر شین عمر صاحب	۱۷۳
۱۷۴	جناب صوبید امیر کیا ٹیچر عبدالعزیز	۱۷۴	۱۷۴	" "	۱۷۴
۱۷۵	صاحب بہادر - ترنگیری	۱۷۵	۱۷۵	جناب سوداگر سید غالب صاحب	۱۷۵
۱۷۶	جناب خلیف عبدالعزیز صاحب	۱۷۶	۱۷۶	" "	۱۷۶
۱۷۷	جناب خواجہ تفریحی حسین صاحب	۱۷۷	۱۷۷	جناب سوداگر عبدالرحمان صاحب	۱۷۷
۱۷۸	دیورہ حاجی محمد و سعت صاحب کینی	۱۷۸	۱۷۸	جوہری	۱۷۸
۱۷۹	گرونگ گلی	۱۷۹	۱۷۹	جناب لیس جی عبدالرحیم صاحب	۱۷۹
۱۸۰		۱۸۰	۱۸۰	" "	۱۸۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۸۱	جناب گیر داور عظیم الہیہ		۱۸۱	۱۹۱	جناب پی حاجی بادشاہ متا	پتہ	۱۸۱
	صاحب بہادر	بہار	۱۸۲		کپنی		۱۸۲
۱۸۲	جناب تانسیہ شہر علیہ		۱۹۲		جناب والا جاہ حاجی بہادر		۱۹۲
	صاحب		۱۹۳		صاحب		۱۹۳
۱۸۳	جناب شریف حاجی یوسف		۱۹۴		جناب الیم میر صاحب		۱۹۴
	صاحب کپنی		۱۹۵		کپنی		۱۹۵
۱۸۴	جناب محمد غلام محی الدین		۱۹۶		جناب فی امیران صاحب		۱۹۶
	صاحب گودس کلاکت		۱۹۷		جناب پیشا ام عبد القادر		۱۹۷
۱۸۵	جناب محمد عثمان صاحب		۱۹۸		صاحب کپنی		۱۹۸
	گودکاندار ادوچا پٹھ		۱۹۹		جناب پی ایم حاجی محمد ضیاء اللہ		۱۹۹
۱۸۶	جناب محمد عالم خان متا		۲۰۰		صاحب کپنی		۲۰۰
	کابلی ادوچا پٹھ				جناب الیم حاجی عبد اللہ صاحب		
۱۸۷	جناب گیر داور محمد غلام محی				کپنی		
	الدین صاحب بہادر				جناب عبد الغفور صاحب		
۱۸۸	جناب محمد غلام محی الدین صاحب				عبد الوہاب صاحب کپنی		
	عرف مولانا				جناب نانا سونا عبد القادر		
۱۸۹	جناب محمد غلام محی الدین صاحب				صاحب کپنی		
۱۹۰	جناب اکبر شہر علیہ صاحب				جناب الیم محمد محی الدین صاحب کپنی		

نمبر شمار	اسماء گرامی پند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی پند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۰۱	جناب محمد یوسف صاحب	بجوریہ سکس	۱۰۰	۲۱۳	شمس الدین صاحب کمپنی	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۲	جناب بن عبد القدوس صاحب	"	۱۰۰	۲۱۳	جناب ای بی بی شمس الدین	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۳	جناب آنا محمد علی صاحب	"	۱۰۰	۲۱۴	صاحب کمپنی	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۴	جناب جی محمد اہم صاحب	"	۱۰۰	۲۱۵	جناب ایم کے مہنی صاحب	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۵	جناب پی عبد الکریم صاحب	"	۱۰۰	۲۱۶	کپنی	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۶	جناب دی عبد الوہاب	"	۱۰۰	۲۱۷	جناب پی محمد حسین صاحب	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۷	صاحب کمپنی	"	۱۰۰	۲۱۸	جناب جگر دار سید علی	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۸	جناب پی عبد السلام صاحب	"	۱۰۰	۲۱۹	صاحب ہا در گور نر پٹھ	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۹	کپنی	"	۱۰۰	۲۲۰	جناب محمد برہان الدین	۱۰۰	۱۰۰
۲۱۰	جناب روشن من احمد صاحب	"	۱۰۰		صاحب بہادر		
۲۱۱	کپنی	"	۱۰۰		ایضاً ار نڈل پٹھ		
۲۱۲	جناب کے ایم فی عبد الحمید	"	۱۰۰		جناب چھوٹے عبد الکریم صاحب		
	صاحب کمپنی	"	۱۰۰		این کورٹ فقیر تکیہ		
	جناب عظیم الدین صاحب	"	۱۰۰		جناب سوداگر محمد عبد الکریم		
	جناب پی عبد الرحیم صاحب	"	۱۰۰		بیگ صاحب ایسٹنس		
	جناب ان داد اسیان	"	۱۰۰		جناب جگر دار حاجی کریم محمد		
	صاحب	"	۱۰۰		صاحب ہا در تارا پٹھ		

نمبر شمار	اسکا گرامی چند خطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسکا گرامی چند خطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۲۱	جناب عبدالشکور صاحب	بھوڑو	۷۷	۲۲۱	جناب سوداگر محمد غلام صاحب	پتہ	۷۷
	وانی پرستی	سب	۷۷		فاروقی	سب	۷۷
۲۲۲	جناب قاسم صاحب		۷۷	۲۲۲	جناب سید محمد غلام صاحب		۷۷
	معرفت شیخ محمد الدین صاحب		۷۷		بہادر ٹبر مرچنٹ		۷۷
۲۲۳	جناب محمد یوسف صاحب		۷۷	۲۲۳	جناب محمد سلیم صاحب		۷۷
	معرفت شیخ محمد الدین صاحب		۷۷		گورٹ امین		۷۷
۲۲۴	جناب ایم تار حسین صاحب		۷۷	۲۲۴	جناب محمد سلیمان صاحب		۷۷
۲۲۵	جناب سی صاحبی محمد قاسم		۷۷		سب اوور سیر		۷۷
	صاحب کپنی		۷۷	۲۲۵	جناب شیخ جیلانی صاحب		۷۷
۲۲۶	جناب ایم کے محمد الدین		۷۷	۲۲۶	جناب منشی عبدالکریم صاحب	پلمر	۷۷
	بادشاہ صاحب		۷۷	۲۲۷	جناب سوداگر عبدالوہاب		۷۷
۲۲۷	جناب ایم آر حاجی پاچا		۷۷		صاحب		۷۷
	سیان صاحب کپنی		۷۷	۲۲۸	جناب محمد عثمان شریف		۷۷
۲۲۸	جناب اے آر ایس		۷۷		سوداگر پاچہ دسکر ٹری انجمن پھلی بندہ		۷۷
	محمد صاحب کپنی		۷۷	۲۲۹	جناب سلیمان بیگ صاحب		۷۷
۲۲۹	جناب اے اسماعیل ویرجی		۷۷		سوداگر پاچہ دسکر ٹری انجمن		۷۷
	سیٹھ صاحب		۷۷	۲۳۰	جناب محمد غلام صاحب	پتہ	۷۷
۲۳۰	جناب دین سیٹھ صاحب کپنی		۷۷		سوداگر پاچہ دسکر ٹری انجمن		۷۷

نمبر شمار	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۴۱	جناب محمد فرید الدین صاحب	شیخ	۱۰۰	۲۵۱	جناب اب آ کے عبدالرحمان	شیخ	۱۰۰
	خلف انعام دار مذکور الصدر	شیخ	۱۰۰		صاحب کپنی	شیخ	۱۰۰
۲۴۲	جناب جمال الدین صاحب	"	۱۰۰	۲۵۲	جناب شیخ حسین صاحب	"	۱۰۰
۲۴۳	جناب محمد غوث محی الدین	"	۱۰۰	۲۵۳	جناب حاجی صاحب	"	۱۰۰
	صاحب خلف	"	۱۰۰	۲۵۴	جناب محبوب علی صاحب	"	۱۰۰
۲۴۴	جناب عبد العظیم صاحب	شیخ	۱۰۰		داماد محمد شاہ خان مرحوم	"	۱۰۰
	سوداگر پارچہ	شیخ	۱۰۰	۲۵۵	جناب محمد عبدالغفر صاحب	شیخ	۱۰۰
۲۴۵	جناب محمد انوار الدین صاحب	"	۱۰۰		ایجنٹ امین حاجی عبداللہ صاحب	شیخ	۱۰۰
	سوداگر پارچہ	"	۱۰۰		کپنی	شیخ	۱۰۰
۲۴۶	جناب شیخ علی صاحب	"	۱۰۰	۲۵۶	جناب مولوی میر نذیر صاحب	شیخ	۱۰۰
	سوداگر پارچہ	"	۱۰۰		قاضی الیور	شیخ	۱۰۰
۲۴۷	جناب سید وہاب صاحب	"	۱۰۰	۲۵۷	جناب مولوی شیخ حسین صاحب	"	۱۰۰
	سوداگر پارچہ	"	۱۰۰	۲۵۸	جناب سید وز الدین صاحب	"	۱۰۰
۲۴۸	جناب محمد سلیمان صاحب	"	۱۰۰		بہادر ریٹائرڈ تحصیلدار	"	۱۰۰
۲۴۹	جناب محمد صاحب عرف	"	۱۰۰	۲۵۹	جناب حاجی قاسم موسیٰ سیٹھ	"	۱۰۰
	علی صاحب	"	۱۰۰		صاحب بہادر	"	۱۰۰
۲۵۰	جناب عبد الحمید صاحب	"	۱۰۰	۲۶۰	جناب الحاج مولوی محمد علی	"	۱۰۰
	طابعہ نمونہ کلج انٹرنیٹ	"	۱۰۰		صاحب بہادر	"	۱۰۰

نمبر شمار	اسماء لاری چھٹا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء لاری چھٹا کنندگان	پتہ	رقم
	ہمشیر زادہ جناب لوی حاجی محمد	پتہ	۲۷۱		جناب لوی سید قاسم صاحب	پتہ	۲۷۱
	محمد عبد الرحیم صاحب	پتہ	۲۷۲		جناب منشی عبد الکریم صاحب	پتہ	۲۷۲
۲۷۱	جناب ایم جی عبدالرزاق		۲۷۳		جناب محمد عثمان صاحب		۲۷۳
	صاحب در سنگار باغ	پتہ	۲۷۴		شوز مرچنٹ	پتہ	۲۷۴
۲۷۲	جناب عبد الوہاب صاحب		۲۷۵		جناب متولی محمد حسین		۲۷۵
	جنرل مرچنٹ	پتہ	۲۷۶		صاحب	پتہ	۲۷۶
۲۷۳	جناب غلام صاحب کے ایس		۲۷۷		جناب کے ایس محمد حبیب اللہ		۲۷۷
	شیخ اسماعیل صاحب آفیری		۲۷۸		صاحب بہادر بی بی		۲۷۸
	مبشر پٹ	پتہ	۲۷۹		ڈپٹی کلکٹر	پتہ	۲۷۹
۲۷۴	جناب عبد الرحیم صاحب		۲۸۰		جناب میزین العابدین		۲۸۰
۲۷۵	جناب مولوی سید مرتضیٰ		۲۸۱		صاحب	پتہ	۲۸۱
	صاحب بہادر	پتہ	۲۸۲		جناب کے محمد عبد السلام صاحب	پتہ	۲۸۲
۲۷۶	جناب عبد الرحمان صاحب		۲۸۳		جناب ثانی عبد الرحیم صاحب	پتہ	۲۸۳
۲۷۷	جناب بابو صاحب		۲۸۴		جناب حاجی محمد عثمان	پتہ	۲۸۴
۲۷۸	جناب درمیان راوتر صاحب		۲۸۵		صاحب	پتہ	۲۸۵
۲۷۹	جناب ابراہیم صاحب		۲۸۶		جناب عبد الغفری صاحب	پتہ	۲۸۶
	سگار مرچنٹ	پتہ	۲۸۷		جناب محمد عبد العزیز حسین		۲۸۷
۲۸۰	جناب علی محمد رحیم صاحب	پتہ	۲۸۸		صاحب	پتہ	۲۸۸

نمبر شمار	اساتذہ کرامی چہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اساتذہ کرامی چہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۸۲	جناب غلام محمد صاحب	بنگلور	۷۷	۲۹۲	جناب ایس حاجی عبداللہ	بنگلور	۷۷
۲۸۳	جناب احمد بیگ صاحب	"	۷۷	۲۹۳	صاحب کمپنی	"	۷۷
۲۸۴	جناب جی محمد حسین صاحب	"	۷۷	۲۹۵	جناب مانا محمد حسین صاحب	"	۷۷
۲۸۵	جناب شاہی عبداللہ صاحب	"	۷۷	۲۹۶	صاحب کمپنی	"	۷۷
۲۸۶	جناب لیل عبدالوہاب	"	۷۷	۲۹۷	جناب زین العابدین	"	۷۷
	صاحب	"	۷۷	۲۹۸	صاحب	"	۷۷
۲۸۷	جناب گراسنی عبدالغفر	"	۷۷	۲۹۹	جناب محمد عبدالغفر صاحب	"	۷۷
	صاحب	"	۷۷	۳۰۰	جناب ابو بکر سید صاحب	"	۷۷
۲۸۸	جناب متولی احمد حسین صاحب	"	۷۷	۳۰۱	جناب شیخ حسین صاحب	"	۷۷
۲۸۹	جناب ایم عبدالوہاب	"	۷۷	۳۰۲	جناب محمد اسماعیل صاحب	"	۷۷
	صاحب کمپنی	"	۷۷	۳۰۳	جناب محمد حسین صاحب	"	۷۷
۲۹۰	جناب کے عبدالغفر صاحب	"	۷۷	۳۰۴	جناب پی عبدالرحمان صاحب	"	۷۷
۲۹۱	جناب متو محمد یعقوب صاحب	"	۷۷	۳۰۵	جناب عبدالرحمان صاحب	"	۷۷
	منڈی	"	۷۷	۳۰۶	جناب عبدالصمد شریف	"	۷۷
۲۹۲	جناب حاجی پاجھامیان	"	۷۷	۳۰۷	صاحب	"	۷۷
	صاحب کمپنی	"	۷۷	۳۰۸	جناب سی عباسی صاحب	"	۷۷
۲۹۳	جناب بی پاجھامیان	"	۷۷	۳۰۹	نمایزی - موچی بازار	"	۷۷
	صاحب کمپنی	"	۷۷	۳۱۰	جناب سی ان محمد خان صاحب	"	۷۷

نمبر شمار	اسماء گزینی چ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گزینی چ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۰۷	جناب سی امیر خاں صاحب	بنگلور	۱۵۰	۳۱۷	جناب دیکا وجہ الغفور	بنگلور	۱۵۰
۳۰۸	جناب یم عبدالکریم صاحب	"	۱۵۰	۳۱۸	جناب مودی عبدالرزاق	"	۱۵۰
۳۰۹	جناب سی حاجی عبدالجبار	"	۱۵۰	۳۱۹	جناب حکیم اکبر حسین صاحب	"	۱۵۰
۳۱۰	جناب مولوی عبداللطیف	"	۱۵۰	۳۲۰	جناب محمد حسین	"	۱۵۰
۳۱۱	جناب سید محمد صاحب	"	۱۵۰	۳۲۱	جناب جنگی عبدالقدوس	"	۱۵۰
۳۱۲	علاقہ محمد یعقوب عبدالکریم	"	۱۵۰	۳۲۲	جناب مولوی حسن خان	"	۱۵۰
۳۱۳	جناب سید محمد سعید صاحب	"	۱۵۰	۳۲۳	جناب قاضی محمد رضا	"	۱۵۰
۳۱۴	جناب گادو قصاب محمد	"	۱۵۰	۳۲۴	جناب محمد عبدالعلی صاحب	"	۱۵۰
۳۱۵	جناب محمد فضل الرحمن صاحب	"	۱۵۰	۳۲۵	جناب قاضی میر یوسف	"	۱۵۰
۳۱۶	جناب عبداللطیف خاں صاحب	"	۱۵۰		علی خان صاحب بہادر	"	۱۵۰
	سلک مرچنٹ	"	۱۵۰		سرکار نظام پٹن معتم	"	۱۵۰

نمبر شمار	اسکا لاری چنہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسکا لاری چنہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۳۶	جناب پی محمد قاسم صاحب	روشنی	۱۰۰	۳۳۹	جناب ابادشاہ صاحب	روشنی	۱۰۰
۳۳۷	جناب پی آر محمد اسماعیل صاحب	وانبائی	۱۰۰		میان صاحب	روشنی	۱۰۰
۳۳۸	جناب پی عبدالصمد صاحب	"	۱۰۰	۳۴۰	جناب محمد ابراہیم صاحب	"	۱۰۰
۳۳۹	جناب الیم صاحب	"	۱۰۰		قریشی بی لے ایل ٹی	وانبائی	۱۰۰
۳۴۰	جناب پاجھامیان صاحب	"	۱۰۰	۳۴۱	جناب سید عباس صاحب	"	۱۰۰
۳۴۱	جناب پی آر محمد ذکر یا صاحب	روشنی	۱۰۰		بازار روڈ	"	۱۰۰
۳۴۲	جناب اوعبدالرحیم صاحب	"	۱۰۰	۳۴۲	جناب مولانا سید حسن صاحب	"	۱۰۰
۳۴۳	جناب فی زین العابدین	"	۱۰۰	۳۴۳	جناب کوس محمد ابراہیم صاحب	پشاور	۱۰۰
	صاحب	"	۱۰۰		فورٹ	"	۱۰۰
۳۴۴	جناب کے صاحب خان	"	۱۰۰	۳۴۴	جناب محمود علی خان صاحب	"	۱۰۰
	صاحب	"	۱۰۰		چنم پٹھ	"	۱۰۰
۳۴۵	جناب فخر الدین عبدالغفری	"	۱۰۰	۳۴۵	جناب پی ایم عنایت اللہ	"	۱۰۰
	صاحب	"	۱۰۰		صاحب - نمبر ۵۰۶ نیا محمد	"	۱۰۰
۳۴۶	جناب کی عبدالحمید صاحب	"	۱۰۰	۳۴۶	خان صاحب - کلی	"	۱۰۰
۳۴۷	جناب قادر اوتر صاحب	"	۱۰۰		جناب وی پی عبدالغفری	"	۱۰۰
	عبدالحمید صاحب	"	۱۰۰		نمبر ۴۹۹ نیا محمد خان صاحب	"	۱۰۰
۳۴۸	جناب نے کارمولوی عبداللہ	"	۱۰۰	۳۴۷	جناب دی عبدالرحمان	"	۱۰۰
	صاحب	"	۱۰۰		چنم پٹھ	"	۱۰۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چھ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چھ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۴۸	جناب ابراہیم سلیمان صاحب	کڈلور	۱۰۰	۳۵۸	جناب کے بعد الحمید صاحب	کڈلور	۱۰۰
۳۴۹	جناب حاجی شیخ عبدالقادر		۱۰۰	۳۵۹	جناب پی عبدالرحمان صاحب		۱۰۰
	صاحب		۱۰۰	۳۶۰	جناب الیم کے محمد عثمان صاحب		۱۰۰
۳۵۰	جناب د اود جی دادا		۱۰۰	۳۶۱	جناب ایس بی شیخ		۱۰۰
	بھائی صاحب		۱۰۰		عثمان صاحب		۱۰۰
۳۵۱	جناب محمد قاسم صاحب		۱۰۰	۳۶۲	جناب ان ایم فقیر محمد صاحب		۱۰۰
۳۵۲	جناب وی ایس متاسی		۱۰۰		بے		۱۰۰
	ترگا ور		۱۰۰	۳۶۳	جناب حاجی عبداللہ		۱۰۰
۳۵۳	جناب ایس کے قادر		۱۰۰		بن حاجی آدم سیٹھ صاحب کوہین		۱۰۰
	محمی الدین صاحب		۱۰۰	۳۶۵	جناب ذریا حاجی عبدالصاحب		۱۰۰
۳۵۴	جناب پی ایم شاہ عبدالکبیر		۱۰۰		جناب یوسف حاجی جعفر سیٹھ صاحب		۱۰۰
	صاحب		۱۰۰	۳۶۶	جناب محمد ایاس بن حاجی		۱۰۰
۳۵۵	جناب وی۔ ایس۔ ایم		۱۰۰		احمد سیٹھ صاحب		۱۰۰
	ملک مالیاپٹے		۱۰۰	۳۶۷	جناب حاجی محمد بن حاجی		۱۰۰
۳۵۶	جناب خلیف اسماعیل صاحب		۱۰۰		عبدالقادر صاحب		۱۰۰
	میان صاحب		۱۰۰	۳۶۸	جناب عبدالرحمان حاجی		۱۰۰
۳۵۷	جناب ٹی لے عبدالصمد		۱۰۰		حسن سیٹھ صاحب		۱۰۰
	صاحب		۱۰۰	۳۶۹	جناب محمد عمر بن حاجی دوست محمد صاحب		۱۰۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چیلک کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چیلک کنندگان	پتہ	رقم
۳۷۰	جناب محمد یونس بن حاجی		۳۸۱	جناب مولوی سید نور			
۳۷۱	باشم سیٹھ صاحب کوہین	۳۸۲	۳۸۲	حسینی صاحب	راہ پور	۳۸۳	۳۸۳
۳۷۲	جناب محمد اسحاق حاجی		۳۸۴	جناب مولوی علی کریم			
۳۷۳	جمہ سیٹھ صاحب		۳۸۵	صاحب			
۳۷۴	جناب اندیکار محمد ابراہیم		۳۸۶	جناب مولوی عبدالرحیم			
۳۷۵	صاحب	خانی	۳۸۷	خان صاحب			
۳۷۶	جناب ایم حاجی قادر شاہ		۳۸۸	جناب مولوی احمد حسین			
۳۷۷	صاحب		۳۸۹	جناب مولوی محمد عبدالملک			
۳۷۸	جناب مولوی عبدالرحمان	۳۹۰	۳۹۰	صاحب			
۳۷۹	جناب نسی خانیٹ صاحب		۳۹۱	جناب حاجی عبدالجبار			
۳۸۰	جناب یکم پاد صاحب		۳۹۲	صاحب	آہور		
۳۸۱	بخاری	۳۹۳	۳۹۳	جناب محمد بنزیر الدین			
۳۸۲	جناب حاجی محمد صاحب	پنرونی	۳۹۴	جناب قلیل محمد اعظم			
۳۸۳	جناب ان امیر بادشاہ		۳۹۵	مقبول			
۳۸۴	صاحب		۳۹۶	جناب حاجی حبیب الدین			
۳۸۵	جناب کے اسماعیل صاحب		۳۹۷	جناب مولوی عبدالصمد			
۳۸۶	جناب ایس ایم سلطان		۳۹۸	صاحب			
۳۸۷	احمد صاحب		۳۹۹	جناب سر محمد الغفر			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳۹۲	جناب سی عبدالوہاب صاحب	۴۰۷	۳۹۳	جناب ٹی عبداللہ صاحب بنور	۴۰۸
۳۹۳	جناب ایس ایس عبدالغفور صاحب	۴۰۹	۳۹۴	جناب سید حسنی بیڑہتی صاحب	۴۱۰
۳۹۴	جناب سید حسنی بیڑہتی صاحب	۴۱۱	۳۹۵	جناب ڈاکٹر خواجہ اسد اللہ صاحب	۴۱۲
۳۹۵	جناب محمد یوسف شریک صاحب	۴۱۳	۳۹۶	جناب محمد یوسف صاحب	۴۱۴
۳۹۶	جناب محمد پیران صاحب میوہ	۴۱۵	۳۹۷	جناب غلام حسین صاحب گدڑا	۴۱۶
۳۹۷	جناب سید اکبر صاحب	۴۱۷	۳۹۸	جناب محمد عبدالرحیم صاحب	۴۱۸
۳۹۸	جناب سید حیدر صاحب	۴۱۹	۳۹۹	جناب سوداگر	۴۲۰
۳۹۹	جناب غلام احمد صاحب	۴۲۱	۴۰۰	جناب کے وی عبدالشکور صاحب	۴۲۱
۴۰۰	جناب سی عبدالرحمان صاحب	۴۲۲	۴۰۱	جناب آفریدی مجسٹریٹ ترقی	۴۲۲
۴۰۱	جناب پی شیعہ صاحب	۴۲۳	۴۰۲	جناب عبدالقدوس صاحب	۴۲۳
۴۰۲	جناب سید شاہ عبداللطیف	۴۲۴	۴۰۳	جناب گدڑا	۴۲۴
۴۰۳	صاحب ترقی پٹی	۴۲۵	۴۰۴	جناب دی پی پیر محمد ادر	۴۲۵
۴۰۴	جناب لوی محمد امام الدین صاحب	۴۲۶	۴۰۵	جناب بہادر ترناولی	۴۲۶
۴۰۵	بہادر سب مجسٹریٹ دنگول	۴۲۷	۴۰۶	جناب بیس کے قادری الدین صاحب	۴۲۷
۴۰۶	جناب محمد فلاح الدین صاحب	۴۲۸	۴۰۷	جناب نور	۴۲۸

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان
۲۳۵	جناب حکیم عبدالقدوس صاحب	۲۳۳	جناب مرزا داؤد علی بیگ صاحب	
۲۳۶	سکن مرچنٹ ترپا توڑ	۲۳۴	جناب ان عبدالوہاب صاحب	
۲۳۷	جناب محمد ار صاحب جیستار	۲۳۵	جناب مولوی صاحب	
۲۳۸	ترکیٹلوور	۲۳۶	جناب مولوی خطیب الدین	
۲۳۹	جناب محمد صالح صاحب قراتی	۲۳۷	احمد صاحب	
۲۴۰	مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب	۲۳۸	جناب حاجی شمس الدین صاحب	
۲۴۱	وکیل - پالونچہ - ایور - کشنا	۲۳۹	جناب محمد صاحب پنجابی	
۲۴۲	ڈسٹرکٹ	۲۴۰	جناب شیخ قادر بخش صاحب	
۲۴۳	جناب مولوی حمید الدین صاحب	۲۴۱	جناب میان چراغ الدین	
۲۴۴	پرنسپل دارالعلوم - حیدر آباد	۲۴۲	صاحب	
۲۴۵	(دکن)	۲۴۳	جناب محمد صبیحہ الد صاحب	
۲۴۶	جناب محی الدین خان صاحب	۲۴۴	جناب حکیم حاجی حفیظ عبدالرزاق	
۲۴۷	دائرنٹن ٹپہ	۲۴۵	صاحب	
۲۴۸	جناب عبدالشار صاحب	۲۴۶	جناب غلام دستگیر صاحب	
۲۴۹	نمود	۲۴۷	جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب	
۲۵۰	جناب کوٹانا عبد الرحیم صاحب			
۲۵۱	منڈی - کجور ناتھ آرکٹ			
۲۵۲	جناب کچی کار عبداللطیف صاحب			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۵۵	جناب سید احمد شمس الدین صاحب	۴۶۳	۴۵۵	جناب ایم سید عثمان صاحب	۴۶۳
۴۵۶	جناب حکیم حفصہ عبدالقادر صاحب	۴۶۵	۴۵۶	جناب سی عبد الرحمان صاحب	۴۶۵
۴۵۷	جناب منشی محمد نصیر الدین صاحب	۴۶۶	۴۵۷	اسامی معلوم فروغ بخش در پیدال	۴۶۶
۴۵۸	جناب کے سید بدیع صاحب	۴۶۷	۴۵۸	"	۴۶۷
۴۵۹	جناب ایم جی عبد الرحمان صاحب	۴۶۸	۴۵۹	"	۴۶۸
۴۶۰	جناب کے عبد الوہاب صاحب	۴۶۹	۴۶۰	"	۴۶۹
۴۶۱	جناب ایم پی عبد الوہاب صاحب	۴۷۰	۴۶۱	"	۴۷۰
۴۶۲	جناب ایم عبد الحق صاحب	۴۷۱	۴۶۲	"	۴۷۱
۴۶۳	جناب فی حسن صاحب	۴۷۲	۴۶۳	"	۴۷۲
				مینران کل اعمالہ	

جلانیان چندہ کنیت اعطالہ
دعوت رابا پنچوا کا نوے

(نواب سید محمد علی حسن)

معتمد صاحب مال ندوۃ العلماء

منیر الدین محمد ربانی ندوۃ العلماء

مصارف و اجلاس شانزدهم ندوة العلماء واقع مدراس من ابتداء یکم ایپرل ۱۹۱۷ء لغایت ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجرو رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	۱۳۳	۲	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجرو رئیس مدراس	۱۳۳

نیز ان علی علیہ السلام
زواب سید محمد عثمان
صاحبان ذہن علیہ السلام
نیز سید محمد عثمان صاحبان

فہرست نزق منبت ایپرل ۱۹۱۷ء لغایت ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب علی اصغر صاحب علیہ السلام علیہ السلام	۱۳۳	۲	جناب عبد الحق صاحب علیہ السلام علیہ السلام	۱۳۳

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳	جناب مولوی شمس الاسلام صاحب کیتل مشلع کرنال	۵۰	۴	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل قلعہ کهنہ رای بریلی	۵۰
بجانبہ از چندہ کردہ معصومہ شائین بیگم مستند صاحب ندوۃ العلماء میرالدین محمد رمال ندوۃ العلماء					

نقشہ آمدنی تعلیم العلوم من استبداء کلمہ پرینسپل سہ الف اساتذہ کتبہ بر سہ ۱۹۱۷

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	پراونشل گورنمنٹ مالک متحدہ اگرہ دادود	۵۰	۴	بالتا بعلہ اللہ ملکیم آمدنی جامداد موقوفہ شاہ جہانپور	۵۰
۲	سرکار عالیہ وائید ریاست پال بالتا بعلہ اللہ ملکما	۵۰		بذریعہ مولوی احمد زمان خالصا رئیس و آذیری میٹرٹ ٹیکہ دار	
۳	سرکار عالی والی ریاست امپور			جامداد موقوفہ باترنزی شاہ جہانپور	۵۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵	آمدنی جانداد موقوفہ خان بہار	۱۲	۱۲	ہ معلوم الاسم	۵
-	حاجی شیخ قادری بخش صاحب خرم	۱۳	۱۳	جناب محمد امام الدین صاحب	۵
-	آنرییری مجسٹریٹ بذریعہ تولیان	۱۴	۱۴	ہ معلوم الاسم	۵
-	جانداد موقوفہ جناب شیخ محمد	۱۵	۱۵	جناب بنی سی محی الدین صاحب	۵
-	اسمعیل صاحب و جناب نشی	۱۶	۱۶	اکٹی میونسپل تجلری مدراس	۵
-	محمد احتشام علی صاحب میس	۱۷	۱۷	جناب عبدالرؤف صاحب	۵
-	کاکوری	۱۸	۱۸	سعید آباد - دیور مدراس	۵
۶	جناب رانی صاحب محترمہ	۱۹	۱۹	جناب شیخ احمد صاحب	۵
-	الہانہ جناب نواب دوالقہ جنگ	۲۰	۲۰	معرفت جناب مولانا	۵
-	صاحب بہادر - لکھنؤ	۲۱	۲۱	عبدالسیحان صاحب	۵
۷	جناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم	۲۲	۲۲	مدراس	۵
-	صاحب - مدراس	۲۳	۲۳	جناب عبدالباری صاحب	۵
۸	جناب الہانہ جسٹس عبدالرحیم صاحب	۲۴	۲۴	فرزند محمد صاحب کنٹر ایکٹر بنگلور	۵
۹	جناب سید احمد صاحب نیٹری	۲۵	۲۵	جناب محمد یوسف صاحب	۵
-	انسپکٹر - دیور مدراس	۲۶	۲۶	جناب محمد اسمعیل صاحب	۵
۱۰	نام معلوم الاسم	۲۷	۲۷	متفرق چندہ و عطا	۵
۱۱	جناب عبدالرحیم صاحب	۲۸	۲۸	ہ معلوم الاسم	۵
-	مدراس	۲۹	۲۹	معرفت جناب مولانا	۵

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	غلام محمد صاحب فضل ہوشیار پوری - (وصول شدہ مقام مدراس)			بلڈنگ جارج ٹون مدراس	مار
۲۲	جناب منشی محمد بکت علی صاحب		۳۱	جناب متولی محبوب خان صاحب	
	رئیس خان پور ضلع ہوشیار پور			ارنی منور اسٹریٹ شول مدراس	۳۰
۲۵	جناب چودہری عبدالمجید خان		۳۲	جناب غلام حبیب صاحب	
	صاحب نکود ضلع جالندھر	۳۱		اینڈ برادر س کیفٹ ہمال نگور	۳۰
۲۶	جناب عبدالرحمان صاحب		۳۳	اہل محلہ سید آباد معرفت جناب	
	ذیلدار نکود ضلع جالندھر	۳۱		ایم بی محمد اسماعیل صاحب	
۲۷	وصول شدہ از جلسہ مدراس			تاج عطرین بازار - ونیور	۳۰
۲۸	جناب محمد عبدالکریم صاحب		۳۴	ایک خاتون رنگون معرفت	
	جناب وزیرزادہ عثمان خان			جناب مولوی ابو ظفر صاحب	
۲۹	بہار الدین صاحب ہنگرہ کانچیا			بہاری	۳۵
۳۰	جناب اہلیہ محترمہ الحاج محمد عبدالمجید			معرفت جناب ناظم	
	بادشاہ صاحب بہادر بادشاہ			صاحب ندوۃ العلماء	
				بابت چندہ فضل اشخاص جو مولانا	
				شبلی نعمانی کو وصول ہوا	
				تھا اور جو کتاب ہونگ بینک	
				مین جمیع تقی بعد وفات مولانا	
				صاحب مرحوم انکے بیٹے جناب	

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	صاحبان مدراس	۴۱		حامد صاحب تحصیلدار محمد آباد نے	
	جناب ایس ایم عبدالکریم بیگ			بہ تعلیم ناظم صاحب کی خدمت	
	صاحب بجاڑہ	۴۲		کتاب ہونگ بینک نمبر ۵۵۵ جوبیر	
	جناب متولی شیخ فرید صاحب			پوسٹ ماسٹر صاحب حضرت گنج	
	دھوبی پٹہ	۴۳		وصول ہوئی۔	
	جناب صاحبان ترملکھپڑی			معرفت مولانا عین الدین	
	گمان دروازہ	۴۴		صاحب تاجر و آنریری	
	جناب مولوی حاجی محمد شریف صاحب			مجسٹریٹ و ناظم	
	بڑی مٹ	۴۵		معین النور مدراس	
	جناب عبداللطیف صاحب			رہنمائی مولوی غلام محمد صاحب	
	دھوبی پٹہ	۴۶		شملوی وکیل دارالعلوم ندوۃ العلماء	
	جناب شولہ منشی نصیر الدین صاحب			جو وقتاً فوقتاً مولوی صاحب نے	
	جناب بنی میان صاحب	۴۷		وصول فرمایا تھا۔	
	ترملکھپڑی			۴۶ از محلہ شولہ دام صاحبان مدراس	
	جناب محمد علی صاحب	۴۸		۴۷ از صاحبان مجاہد شوک عالم	
	دھوبی پٹہ کا چندہ	۴۹		۴۸ جناب شولہ بابو صاحب	
	جناب ایس عبداللطیف صاحب	۵۰		۴۹ جناب محمد صاحب جہتپور	
	جناب عبدالرحمان صاحب	۵۱		۵۰ جناب محمد غوث و عبدالرحمان	

نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۲	جناب عبدالباقی خان صاحب	۵۳	جناب خطیب عبدالرشید صاحب	۵۴	جناب خطیب عبدالرشید صاحب
	مدراس		مدراس		مدراس
جلالت علیہ السلام دو اسٹیٹ محمد علی حسن خان مستند صاحب ندوة العلماء - محرم مال ندوة العلماء بنیر الدین					
فہرست پتہ میرا الاقامہ ابتدائی کیم پریل ۱۹۱۷ء تا ۱۹۱۸ء					
نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب سیٹھ محمد موسیٰ حاجی محمد	۳	جناب سی عبدالکرم صاحب	۴	جناب سی عبدالکرم صاحب
	ابراہیم صاحب گوٹہ دن اسٹریٹ		بڑمیت	مدراس	
	مدہ اس		جناب خان بہادر حاجی بدر الدین	۵	جناب صاحب جبر
۲	جناب خطیب محمد عبدالرشید صاحب		سید عیسیٰ صاحب	۶	جناب سیٹھ محمد اسماعیل صاحب
	مجاہد اللہ و خطیب حاجی قادر شاہ		مدراس		مدراس
	صاحب مرحوم		مدراس		مدراس

نمبر شمار	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶	جناب خان بہادر ٹی امین الدین صاحب گوڈون اسٹریٹ	۱۴	۱۴	انجن امداد الاسلام تجویزی منت کبھی احمد صاحب مدراس	۱۴
۷	جناب کیم باڈی حاجی عبدالقادر	۱۵	۱۵	ابنخانہ جناب قادیسیان صاحب مرحوم	۱۵
۸	صاحب بریٹ " "	۱۶	۱۶	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی کار و منڈل کولار گوڈ	۱۶
۹	جناب چولرم حاجی زلیخا بدین	۱۷	۱۷	فیلڈس	۱۷
۱۰	صاحب تاجر بریٹ مدراس	۱۸	۱۸	جناب کے ایچ عبد الوہاب صاحب نمبر ۱۳ محلہ بریٹ مدراس	۱۸
۱۱	جناب اسٹرنس عبدالرحمان صاحب	۱۹	۱۹	معرفت سی عبد الحکیم صاحب جناب نئی جناب دشاہ صاحب	۱۹
۱۲	خطیب درباد شاہ کبھی " "	۲۰	۲۰	الگاپاناکل سٹریٹ جارج ٹون مدراس	۲۰
۱۳	جناب ویلور شیخ احمد صاحب	۲۱	۲۱	جناب میر محمد حسین صاحب بچو کنٹر اکثر سسم پوسٹ برمبور	۲۱
۱۴	محمد یوسف کبھی گوڈون اسٹریٹ	۲۲	۲۲	مدراس	۲۲
۱۵	جناب یرن صاحب نیاجی حاجی	۲۳	۲۳	جناب پی آر محمد اسماعیل عبد الحمید صاحب بریٹ " "	۲۳
۱۶	سید اسماعیل صاحب " "	۲۴	۲۴		۲۴
۱۷	جناب عباس حسن صاحب نیاجی کبھی	۲۵	۲۵		۲۵
۱۸	متمیال پٹھ " "	۲۶	۲۶		۲۶
۱۹	جناب ایس کے عبدالرزاق	۲۷	۲۷		۲۷
۲۰	صاحب فرید عباس حسن صاحب نیاجی	۲۸	۲۸		۲۸

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	حسن شاہ صاحب		۲۲	جناب ایل عبد الجلیل صاحب	۴۲
	سفیر دارالعلوم مئذیہ اعلیٰ		۲۳	جناب حاجی محمد علی الدین صاحب	۴۳
	۳۵ جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب		۲۴	جناب محمد عثمان صاحب	۴۴
	سوداگر ایچ پور برادر مرست پورہ	۴۵	۲۵	جناب حاجی کے عبد الصمد صاحب	۴۵
	۳۶ جناب سیٹھ حاجی قاسم صاحب		۲۶	جناب مودی محمد عبد الغفور صاحب	۴۶
	سوداگر ایچ پور برادر	۴۷	۲۷	جناب محمد یعقوب صاحب	۴۷
	۳۷ جناب محمد عمر صاحب		۲۸	جناب گادقصاب عبد الباقی	۴۸
	بود ڈایچ پور پٹیا بازار برادر	۴۸	۲۹	جناب متولی دپو دھری دلی احمد	۴۹
	۳۸ جناب نواب غلام احمد صاحب		۵۰	جناب بکر قصاب گھنیشا محمد	۵۰
	کلامی کار و منڈل کولار گوالیہ		۵۱	جناب محمد عبد الرزاق صاحب	۵۱
	صوبجات میسور		۵۲	جناب محمد عبد الرزاق صاحب	۵۲
	چندہ مسلمانان بنگلور معرفت				
	مودی عبد الغفور صاحب لشکر				
	بنگلور بسی مولوی غلام محمد صاحب شملوی				
	۳۹ جناب حکیم عبد الکریم صاحبیت				
	مع شرکا				
	۴۰ جناب مودی عبد القادر صاحب				
	۴۱ جناب عبد الرزاق صاحب				

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۳	جناب مولوی عبد الوہاب صاحب	۶۲	۶۲	جناب مولوی صاحبجو صاحب	۶۲
۵۴	جناب محمد فضل الرحمان متا	۶۳	۶۳	جناب عبدالغفری صاحب	۶۳
۵۵	جناب عبداللطیف خان	۶۴	۶۴	جناب کاتب محمد عبدالرحمان	۶۴
۵۶	جناب سید عبدالحق صاحب	۶۵	۶۵	جناب چنگی عبدالقدوس صاحب	۶۵
۵۷	جناب سید عبدالحق صاحب	۶۶	۶۶	جناب کنٹر اکثر سید عبدالعزیز	۶۶
۵۸	جناب سید عبدالحق صاحب	۶۷	۶۷	جناب صاحب	۶۷
۵۹	جناب سید عبدالحق صاحب	۶۸	۶۸	جناب گادو صاحب عبدالرؤف	۶۸
۶۰	جناب سید باقر صاحب	۶۹	۶۹	جناب شاپ محمد سالار صاحب	۶۹
۶۱	جناب سید باقر صاحب	۷۰	۷۰	جناب عبدالرحیم صاحب	۷۰
۶۲	جناب سید باقر صاحب	۷۱	۷۱	جناب عرف صاحب جان صاحب	۷۱
۶۳	جناب سید باقر صاحب	۷۲	۷۲	جناب پی ایس عبدالرحیم صاحب	۷۲
۶۴	جناب سید باقر صاحب	۷۳	۷۳	جناب صاحب نقشبندی	۷۳
۶۵	جناب سید باقر صاحب	۷۴	۷۴	جناب محمد نواز خان صاحب	۷۴
۶۶	جناب سید باقر صاحب	۷۵	۷۵	جناب محمد نواز خان صاحب	۷۵
۶۷	جناب سید باقر صاحب	۷۶	۷۶	جناب محمد نواز خان صاحب	۷۶
۶۸	جناب سید باقر صاحب	۷۷	۷۷	جناب محمد نواز خان صاحب	۷۷
۶۹	جناب سید باقر صاحب	۷۸	۷۸	جناب محمد نواز خان صاحب	۷۸
۷۰	جناب سید باقر صاحب	۷۹	۷۹	جناب محمد نواز خان صاحب	۷۹
۷۱	جناب سید باقر صاحب	۸۰	۸۰	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۰
۷۲	جناب سید باقر صاحب	۸۱	۸۱	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۱
۷۳	جناب سید باقر صاحب	۸۲	۸۲	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۲
۷۴	جناب سید باقر صاحب	۸۳	۸۳	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۳
۷۵	جناب سید باقر صاحب	۸۴	۸۴	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۴
۷۶	جناب سید باقر صاحب	۸۵	۸۵	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۵
۷۷	جناب سید باقر صاحب	۸۶	۸۶	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۶
۷۸	جناب سید باقر صاحب	۸۷	۸۷	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۷
۷۹	جناب سید باقر صاحب	۸۸	۸۸	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۸
۸۰	جناب سید باقر صاحب	۸۹	۸۹	جناب محمد نواز خان صاحب	۸۹
۸۱	جناب سید باقر صاحب	۹۰	۹۰	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۰
۸۲	جناب سید باقر صاحب	۹۱	۹۱	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۱
۸۳	جناب سید باقر صاحب	۹۲	۹۲	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۲
۸۴	جناب سید باقر صاحب	۹۳	۹۳	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۳
۸۵	جناب سید باقر صاحب	۹۴	۹۴	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۴
۸۶	جناب سید باقر صاحب	۹۵	۹۵	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۵
۸۷	جناب سید باقر صاحب	۹۶	۹۶	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۶
۸۸	جناب سید باقر صاحب	۹۷	۹۷	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۷
۸۹	جناب سید باقر صاحب	۹۸	۹۸	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۸
۹۰	جناب سید باقر صاحب	۹۹	۹۹	جناب محمد نواز خان صاحب	۹۹
۹۱	جناب سید باقر صاحب	۱۰۰	۱۰۰	جناب محمد نواز خان صاحب	۱۰۰

نمبر شمار	اسم ای گرامی چند خطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چند خطا کنندگان
۷۳	جناب عبدالعزیز صاحب نل	۷۳	۸۳	جناب حکیم محمد قادر صاحب
۷۴	دوکان	۷۴	۸۴	جناب ناظم
۷۵	جناب مرزا عبدالجبار صاحب	۷۵	۸۵	جناب صاحب
۷۶	تاجر پارچه	۷۶	۸۶	جناب سید یعقوب صاحب
۷۷	جناب رستم محمد حسین صاحب	۷۷	۸۷	جناب جوڑ فروش
۷۸	گاد قصاب	۷۸	۸۸	جناب ملک حاجی عبدالرحمن
۷۹	جناب محمد عبداللہ شریف صاحب	۷۹	۸۹	جناب حیات بادشاہ صاحب
۸۰	جناب حاجی محمد حسین صاحب	۸۰	۹۰	جناب ایس عبدالرزاق
۸۱	آہن منڈی	۸۱	۹۱	صاحب تاجر پارچہ
۸۲	جناب سید عبدالرحیم صاحب	۸۲	۹۲	جناب حاجی پیر محمد صاحب
۸۳	شیرینی فروش	۸۳	۹۳	دوست محمد صاحب تاجر
۸۴	جناب ساقی عبدالوہاب صاحب	۸۴	۹۴	پارچہ
۸۵	گاد قصاب مع ایک مقررہ	۸۵	۹۵	جناب ابوبکر عبدالکریم صاحب
۸۶	جناب گاد قصاب پان احمد	۸۶	۹۶	جناب عبدالغفور صاحب
۸۷	صاحب	۸۷	۹۷	دوکان ۲۲
۸۸	جناب بی محمد ابراہیم صاحب	۸۸	۹۸	جناب سلطان شریف صاحب
۸۹	جناب گاد قصاب رستم	۸۹	۹۹	جناب نبن احمد شکار صاحب
۹۰	محمد یعقوب صاحب	۹۰	۱۰۰	

شماره	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	شماره	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۹۳	جناب محمد یوسف صاحب	۶	۱۰۳	جناب میران عبدالغفور صاحب	۶
۹۴	ساله فروش آرومی	۷	۱۰۴	جناب بکر قصاب	۷
۹۵	جناب بی عبدالرحمان صاحب	۸	۱۰۵	جناب مودی عبدالرحیم صاحب	۸
۹۶	جناب علی الجلیل خان صاحب خانچه بازار	۹	۱۰۶	جناب محمد هاشم صاحب	۹
۹۷	جناب محمد غوثی صاحب شیشینس	۱۰	۱۰۷	جناب عمر عبدالغفور صاحب	۱۰
۹۸	جناب عبدالرؤف صاحب برپا چه	۱۱	۱۰۸	جناب متفرق چند مجلس غطا فدعا	۱۱
۹۹	جناب حکیم عبدالرحمان شریف صاحب	۱۲	۱۰۹	جناب متفرق چند مجلس غطا فدعا	۱۲
۱۰۰	جناب بی عبداللطیف صاحب	۱۳	۱۱۰	جناب مودی محمد ابراهیم صاحب	۱۳
۱۰۱	ایندکنینی	۱۴		جناب محمد عباس خان صاحب	۱۴
۱۰۲	جناب الیس عمر شریف صاحب	۱۵			
۱۰۳	تاجر پارچه	۱۶			
۱۰۴	جناب عبدالاکرم صاحب	۱۷			
۱۰۵	عمر مرچنٹ تاجر	۱۸			
۱۰۶	جناب حکیم محمد اکبر علی صاحب	۱۹			
۱۰۷	جناب محمد ظیل صاحب	۲۰			
۱۰۸	گادقصاب	۲۱			
۱۰۹	جناب محمد اعظم صاحب	۲۲			
۱۱۰		۲۳			

بجانبان عطا کرد
 درویش محمد علی حسن خان محمد صالح
 منیر الدین محمد مال ندوۃ العلماء

چند تعمیر مسجد العلوم ابتدائیم ایل ۱۹۱۷ء تا ۱۹۱۸ء

نمبر شمار	اسای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب سید محمد موسیٰ مہاراجہ صاحب گوڈون اسٹریٹ مدر معرفت سید شہ صاحب سفیر العلوم مدوۃ العلماء -	۱	۶	جناب سید حسین صاحب کلرک اسٹیشن ہاسٹل کپ بلگام معرفت سید شہ صاحب سفیر العلوم مدوۃ العلماء	۶
۲	جناب سید عبدالصاحب سکرٹری انجن اسلامیاہ ناگپور	۲	۷	جناب شیخ محمد میر صاحب وماد صاحب اکوڑہ موسیٰ پور	۷
۳	جناب عزیز الحسن صاحب کنٹر اکثر صدر بازار ناگپور	۳	۸	جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجینئر مہتمم جنگلات ایل ائی	۸
۴	جناب حکیم سید ظفر حسین صاحب بدھو خان کامنا ناگپور	۴	۹	جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدارس برادر سرکلر شہر امراتی	۹
۵	جناب خیر الدین صاحب سوداگر بدھو خان کامنا ناگپور	۵	۱۰	جناب محمد رفیع صاحب نائب مہتمم مدرسہ اسلامیہ نائب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	۱۰
۶	جناب مولوی سید منیر الدین صاحب اسٹنٹ کلرک سورت	۶	۱۱		۱۱

فہرست چندہ وظایف طلباء غیر متطبیح و العلوم
من ابتداء یوم المیل ۱۹۱۷ لغتہ التوبہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	معرفت سید حسن شاہ	۷	۱	جناب قتال صاحب انگریز	۸
	صاحب سفیر العلوم			بلگام صدر بازار	
	ندوة العلماء	۸		جناب جان محمد حاجی یعقوب	۸
۱	جناب سیٹھ محمد ہاشم صاحب			صاحب سیٹھ	۸
	گرچند بلگام صدر بازار	۱۰		جناب دادا پیر محمد سیٹھ صاحب	۸
۲	جناب نیر خان پیمان صاحب	۱۰		جناب سین صاحب بز قضا	۸
۳	جناب محمد غوری صاحب	۱۱		جناب چمن بیگ صاحب	۸
	سوداگر بلگام بھنڈی بازار	۱۲		جناب محمد شیخ نبی صاحب	۸
۴	جناب قادر خان محمد غوث	۱۳		جناب صد خان صاحب اگرچہ	۸
	اشق عبدالرحمان بلگام صدر			فورٹ روڈ بلگام	۸
	بازار	۶		جناب حاجی شکور حاجی ایوب صاحب	۱۴
۵	جناب حسین صاحب			انوار بازار بلگام	۸
	ہشتی بلگام صدر بازار	۸		جناب محمد صاحب خطیب طبع	۱۵
۶	جناب محمد جلال صاحب	۸		مسجد بلگام	۸

نمبر شمار	اسمى گرامى چنده عطا کنگن	رقم	نمبر شمار	اسمى گرامى چنده عطا کنگن	رقم
۱۶	جناب محمد خان صاحب دواگر	۲۵	۱۷	جناب محمد خان صاحب دواگر	۲۵
۱۷	قصا صلب بلکام	۲۶	۱۸	روشن کپنى بلکام	۲۶
۱۸	معرفت جناب جعفر	۲۷	۱۹	سیطه صاحب بلکام	۲۷
۱۹	جناب قتال احمد صاحب	۲۸	۲۰	جناب شیخ عبدالرحمان صاحب	۲۸
۲۰	رنگونی بلکام	۲۹	۲۱	جناب اسماعیل صاحب	۲۹
۲۱	بن چواری رنگر زمامد محله	۳۰	۲۲	سیطه گمڑی کپڑا بازار بلکام	۳۰
۲۲	بلکام	۳۱	۲۳	جناب نور محمد صاحب دواگر	۳۱
۲۳	جناب اسماعیل صاحب	۳۲	۲۴	چوب فورٹ روڈ بلکام	۳۲
۲۴	سیطه گمڑی کپڑا بازار بلکام	۳۳	۲۵	جناب محمد صلیب صاحب فوجدار	۳۳
۲۵	جناب نور محمد صاحب دواگر	۳۴	۲۶	یادشاه پور	۳۴
۲۶	چوب فورٹ روڈ بلکام	۳۵	۲۷	جناب فتح احمد صاحب دواگر	۳۵
۲۷	جناب محمد صلیب صاحب فوجدار	۳۶	۲۸	ست گام	۳۶
۲۸	یادشاه پور	۳۷	۲۹		۳۷
۲۹	جناب فتح احمد صاحب دواگر	۳۸	۳۰		۳۸
۳۰	ست گام	۳۹	۳۱		۳۹
۳۱		۴۰	۳۲		۴۰
۳۲		۴۱	۳۳		۴۱
۳۳		۴۲	۳۴		۴۲
۳۴		۴۳	۳۵		۴۳
۳۵		۴۴	۳۶		۴۴
۳۶		۴۵	۳۷		۴۵
۳۷		۴۶	۳۸		۴۶
۳۸		۴۷	۳۹		۴۷
۳۹		۴۸	۴۰		۴۸
۴۰		۴۹	۴۱		۴۹
۴۱		۵۰	۴۲		۵۰
۴۲		۵۱	۴۳		۵۱
۴۳		۵۲	۴۴		۵۲
۴۴		۵۳	۴۵		۵۳
۴۵		۵۴	۴۶		۵۴
۴۶		۵۵	۴۷		۵۵
۴۷		۵۶	۴۸		۵۶
۴۸		۵۷	۴۹		۵۷
۴۹		۵۸	۵۰		۵۸
۵۰		۵۹	۵۱		۵۹
۵۱		۶۰	۵۲		۶۰
۵۲		۶۱	۵۳		۶۱
۵۳		۶۲	۵۴		۶۲
۵۴		۶۳	۵۵		۶۳
۵۵		۶۴	۵۶		۶۴
۵۶		۶۵	۵۷		۶۵
۵۷		۶۶	۵۸		۶۶
۵۸		۶۷	۵۹		۶۷
۵۹		۶۸	۶۰		۶۸
۶۰		۶۹	۶۱		۶۹
۶۱		۷۰	۶۲		۷۰
۶۲		۷۱	۶۳		۷۱
۶۳		۷۲	۶۴		۷۲
۶۴		۷۳	۶۵		۷۳
۶۵		۷۴	۶۶		۷۴
۶۶		۷۵	۶۷		۷۵
۶۷		۷۶	۶۸		۷۶
۶۸		۷۷	۶۹		۷۷
۶۹		۷۸	۷۰		۷۸
۷۰		۷۹	۷۱		۷۹
۷۱		۸۰	۷۲		۸۰
۷۲		۸۱	۷۳		۸۱
۷۳		۸۲	۷۴		۸۲
۷۴		۸۳	۷۵		۸۳
۷۵		۸۴	۷۶		۸۴
۷۶		۸۵	۷۷		۸۵
۷۷		۸۶	۷۸		۸۶
۷۸		۸۷	۷۹		۸۷
۷۹		۸۸	۸۰		۸۸
۸۰		۸۹	۸۱		۸۹
۸۱		۹۰	۸۲		۹۰
۸۲		۹۱	۸۳		۹۱
۸۳		۹۲	۸۴		۹۲
۸۴		۹۳	۸۵		۹۳
۸۵		۹۴	۸۶		۹۴
۸۶		۹۵	۸۷		۹۵
۸۷		۹۶	۸۸		۹۶
۸۸		۹۷	۸۹		۹۷
۸۹		۹۸	۹۰		۹۸
۹۰		۹۹	۹۱		۹۹
۹۱		۱۰۰	۹۲		۱۰۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۳۴	جناب امین صاحب پنجابی	۴۷	۳۴	جناب عبدالعلی صاحب	۴۷
۳۵	صدر بازار بلگرام	۴۸	۳۵	دوشہ جانی صدر بازار بلگرام	۴۸
۳۶	جناب بخش صاحب	۴۹	۳۶	جناب بی محمد ہاشم صاحب	۴۹
۳۷	جناب عبدالرحمان صاحب	۵۰	۳۷	جناب جان محمد یوسف صاحب	۵۰
۳۸	چاکے والے	۵۱	۳۸	جناب عبدالرحمان صاحب	۵۱
۳۹	جناب بیٹھہ ایو صاحب	۵۲	۳۹	جناب صاحب	۵۲
۴۰	جناب عبدالرزاق صاحب	۵۳	۴۰	جناب پھول صاحب	۵۳
۴۱	جناب محمد قاسم صاحب	۵۴	۴۱	جناب سید عبدالمد صاحب	۵۴
۴۲	جناب عبدالوہاب صاحب	۵۵	۴۲	جناب عزیز الدین صاحب	۵۵
۴۳	جناب محمد صاحب کس بڑی	۵۶	۴۳	جناب غفر الدین صاحب	۵۶
۴۴	جناب قتال صاحب گنگنی	۵۷	۴۴	جناب غفر الدین صاحب	۵۷
۴۵	جناب سید محمد صاحب	۵۸	۴۵	جناب غفر الدین صاحب	۵۸
۴۶	جناب بی شرف الدین صاحب	۵۹	۴۶	جناب غفر الدین صاحب	۵۹
۴۷	شاخ	۶۰	۴۷	جناب غفر الدین صاحب	۶۰
۴۸	جناب محمد حسین صاحب کٹی	۶۱	۴۸	جناب غفر الدین صاحب	۶۱
۴۹	انجمن - فوٹ روڈ - بلگرام	۶۲	۴۹	جناب غفر الدین صاحب	۶۲
۵۰	جناب عبدالمد صاحب فیروز	۶۳	۵۰	جناب غفر الدین صاحب	۶۳

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۵۷	جناب سیٹھ محمد موسی صاحب	۴۶	۵۷	جناب سیٹھ محمد موسی صاحب	۴۶
	محمد ابراہیم صاحب گوڈون			جناب سیٹھ عنایت حسین صاحب	۴۷
	اسٹریٹ مدراس			ایند کپنی بابت ۱۹۱۷ء	۴۸
۵۸	جناب سیٹھ محمد موسی صاحب	۴۸		جناب ایس کے عبدالرزاق	۴۹
	محمد مدراس بابتہ سلسلہ			صاحب مدراس بابتہ سلسلہ ۱۹۱۷ء	۵۰
۵۹	جناب سید پیران حسینی صاحب	۴۹		جناب عبدالقادر شہدادار	۵۱
	گوڈون اسٹریٹ مدراس بابت			ترپا تو ر ضلع شمالی ارکاٹ	۵۲
	سلسلہ			جناب منشی محمد بکرت علی صاحب	۵۳
۶۰	جناب حسین احمد صاحب عبدالغفار	۵۰		خان پور ضلع ہوشیار پور	۵۴
	صاحب کپنی برنا پور مدراس			معرفت مولوی غلام محمد	۵۵
۶۱	جناب محمد حسین صاحب کنتھور	۵۱		صاحب فاضل	۵۶
	"			ہوشیار پوری	۵۷
۶۲	جناب محمد قاسم صاحب آہنڈ	۵۲		جناب ساہوکار محمد علی صاحب	۵۸
	"			ہبادر بادشاہ بلڈنگ ملز ٹون	۵۹
۶۳	معلوم الاسم	۵۳		مدراس	۶۰
۶۴	جناب سید آغا خان صاحب	۵۴		جناب سی حاجی اختر صاحب	۶۱
	تاجرنیل محفوظ باغ			کپنی ٹریڈ مدراس	۶۲
۶۵	جناب محمد صاحب منجاب	۵۵			

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان
	جناب کر نل غلام رسول	۸۰		معرفت سید حسن شاه
۵	صاحب جونا گڑھ			صاحب سفیر
۵۱	جناب رسالدار وزیر محمد خان	۸۱		دار العلوم ندوۃ العلماء
۵۲	صاحب - "			جناب محمد صاحب خلیف
۵۳	جناب کر نل اعظم خان صاحب	۸۲	۵۳	جامع مسجد بلگرام
۵۴	"			جناب ابراہیم صاحب
۵۵	جناب ولی محمد صاحب	۸۳	۵۴	فعلی بند - بلگرام
۵۶	ساکن بلگرام			جناب حسین شریف صاحب
۵۷	جناب جگومیان صاحب	۸۴		تقال احمد صاحب صدر بازار
۵۸	رنگونی - بلگرام		۵۷	بلگرام
۵۹	جناب خواجہ میان صاحب	۸۵		جناب محمد عبدالرزاق صاحب
۶۰	کلرک ساکن بلگرام		۵۸	بھٹری
۶۱	جناب ٹوٹیل صاحب	۸۶		جناب محمد ابراہیم صاحب
۶۲	"		۵۹	ساکن بھٹری
۶۳	جناب تقال میان صاحب	۸۷		جناب علی صاحب خلیف
۶۴	فراش		۶۰	"
۶۵	جناب عبد الرحیم صاحب	۸۸		جناب محمد امین صاحب فقیہ
۶۶	کوٹوال بلگرام		۶۱	نچر یاسعد جونا گڑھ

شماره	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	شماره	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۸۹	جناب حسین صاحب بلکام	۸	۹۸	جناب و جواماندرے	۸
۹۰	جناب مولوی عبدالصاحب	عبر	۹۹	جناب سام الدین صاحب	عبر
۹۱	جناب ایف جوناگڈہ	عبر	۱۰۰	جناب قاضی مال	عبر
۹۱	جناب الہناز حاجی کمال الدین	عبر	۱۰۱	جناب عبدالقادر صاحب	عبر
۹۲	صاحب پرنٹنگ ٹنٹ محکمہ کجاری	عبر	۱۰۲	جناب فطاحین صاحب	عبر
۹۲	جناب امین صاحب فقیہ جوناگڈہ	عبر	۱۰۳	جناب غلام ربانی صاحب	عبر
۹۳	جناب نور محمد داود بجائی صاحب	عبر	۱۰۴	جناب غلام ربانی صاحب	عبر
۹۳	جناب راجکوت صدر بازار	عبر	۱۰۵	جناب کھیوت	عبر
۹۴	جناب غلام نبی صاحبی	عبر	۱۰۶	جناب عبدالرحمان صاحب	عبر
۹۴	جناب شرف الدین صاحب فقیہ	عبر	۱۰۷	جناب غلام ربانی صاحب	عبر
۹۵	جناب حاجی میان عبدالقادر	عبر	۱۰۸	جناب غلام ربانی صاحب	عبر
۹۵	صاحب پمیل پٹری اسلام آباد	عبر	۱۰۹	جناب غلام ربانی صاحب	عبر
۹۶	جناب علی صاحب حاجی	عبر	۱۱۰	جناب غلام ربانی صاحب	عبر
۹۶	جناب امیر صاحب فقیہ	عبر	۱۱۱	جناب غلام ربانی صاحب	عبر
۹۷	جناب غلام رسول صاحب	عبر	۱۱۲	جناب غلام ربانی صاحب	عبر

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۰۹	جناب محمود خطیب صاحب	۲	۱۲۰	جناب علی خان صاحب	۲
۱۱۰	جناب ہوسا رحلہ اسلام آباد بی بی	۲	۱۲۱	جناب بی بی	۲
۱۱۱	جناب ہندوستانی صاحب	۲	۱۲۲	جناب منشی صدیق صاحب	۲
۱۱۲	جناب عبد الحمید صاحب	۲	۱۲۳	از مسجد قوکلان	۱۰
۱۱۳	جناب حامد الدین صاحب بانگی	۲	۱۲۴	جناب مولوی حمید الدین صاحب	۲
۱۱۴	جناب ابراہیم صاحب سولہ	۳	۱۲۵	جناب سیٹھ عبد اللہ عبد الواحد	۲
۱۱۵	جناب حسین صاحب	۲	۱۲۶	جناب الہیہ صاحبہ سیٹھ عبد	۲
۱۱۶	جناب مالامتلہ صاحب	۲	۱۲۷	جناب عبد الواحد صاحب	۲
۱۱۷	جناب بھوجوا صاحب	۲	۱۲۸	جناب جمعدار عبد اللہ صاحب	۲
۱۱۸	جناب عثمان صاحب	۲	۱۲۹	نمبر ۷۵۱ کمانہ ڈی نمبر ۴۲ مفت	۲
۱۱۹	جناب سٹو صاحب	۲	۱۳۰	پوشا شتر صاحب کراچی	۲
۱۲۰	جناب شیخ علی صاحب	۲	۱۳۱	جناب محمد صاحب کٹر کٹر بنگلہ	۲

ردیف	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	ردیف	اسامی گرامی چند عطا کنندگان
۱۲۹	جناب شیخ احمد صاحب دم دیور حاجی یوسف صاحب کلبینی گودون اسٹریٹ درک	۱۳۶	جناب اکرم محمد عثمان صاحب اکولہ
۱۳۰	مفضل گلبن اسلام عرب چھوٹی مفضل	۱۳۷	جناب مولابخش صاحب اولہ حضرت بخش صاحب فیض جنگ فیض پری
۱۳۱	معرفت جناب ستری عبدالرحمان فصاحتی مین اسٹریٹ - پونا	۱۳۸	جناب بشیر الدین صاحب نیس اکولہ
۱۳۲	جناب سوار بہادر کپتان لال خان صاحب معرفت دین شاہ صاحب	۱۳۹	جناب مرزا رحمان بیگ صاحب نیس اکولہ
۱۳۳	سفیر دارالعلوم و العلماء جناب مولوی سید نیر الدین صاحب سنت کلکتر سورت	۱۴۰	جناب سیٹھ مہربخش صاحب تاج پرم معرفت سکندر صاحب
۱۳۴	جناب شیخ مزین صاحب سیدار پنشنر اکولہ جو جن پورہ	۱۴۱	جناب یار محمد صاحب عیاض کچھیان ساکن اکولہ
۱۳۵	جناب سیٹھ مینا محمد صاحب اکولہ	۱۴۲	جناب معالی خان صاحب اکولہ
		۱۴۳	جناب غلام محی الدین صاحب صوفی ہیڈ ماسٹر نارمل سکول امراوتی برار
		۱۴۴	جناب محمد علی صاحب منڈار لا

نمبر شمار	اسامی گرامی چند و عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند و عطا کنندگان	رقم
۱۲۵	جناب حاجی شیخ احمد صاحب	۱۵۱	۱۵۱	جناب سید منی لطیف خان صاحب	۱۲۵
۱۲۶	جناب ڈاکٹر عبدالحمید بیگ	۱۵۲	۱۵۲	جناب غلام مصطفی صاحب	۱۲۶
۱۲۷	صاحب	۱۵۳	۱۵۳	جناب حاجی شریف قاسم صاحب	۱۲۷
۱۲۸	جناب سید محمد خان صاحب	۱۵۴	۱۵۴	جناب قاضی سید منیر الدین	۱۲۸
۱۲۹	جناب شیخ جانوریان صاحب	۱۵۵	۱۵۵	جناب حاجی نور محمد صاحب	۱۲۹
۱۳۰	جناب نواب محمد رفیع خاں صاحب	۱۵۶	۱۵۶	جناب مولوی محمد رفیع صاحب	۱۳۰
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۵۷	۱۵۷	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۵۸	۱۵۸	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۵۹	۱۵۹	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۰	۱۶۰	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۱	۱۶۱	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۲	۱۶۲	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۳	۱۶۳	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۴	۱۶۴	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۵	۱۶۵	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۶	۱۶۶	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۷	۱۶۷	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۸	۱۶۸	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۶۹	۱۶۹	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	
	جناب سید محمد علی خان صاحب	۱۷۰	۱۷۰	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۶۰	جناب شہزادی صاحبہ تانہ		۱۶۰	جناب شہزادی صاحبہ تانہ	
۱۶۱	جناب محمد مصطفیٰ خان صاحب	۱۶۹	۱۶۱	جناب محمد مصطفیٰ خان صاحب	۱۶۹
۱۶۲	جناب منشی محمد رفیع خان صاحب	۱۷۰	۱۶۲	جناب منشی محمد رفیع خان صاحب	۱۷۰
۱۶۳	جناب منشی عبدالحی صاحب	۱۷۱	۱۶۳	جناب منشی عبدالحی صاحب	۱۷۱
۱۶۴	جناب سردار خان صاحب	۱۷۲	۱۶۴	جناب سردار خان صاحب	۱۷۲
۱۶۵	جناب شیخ عبداللہ صاحب	۱۷۳	۱۶۵	جناب شیخ عبداللہ صاحب	۱۷۳
۱۶۶	جناب نبی بخش صاحب	۱۷۴	۱۶۶	جناب نبی بخش صاحب	۱۷۴
۱۶۷	جناب رحیم خان صاحب	۱۷۵	۱۶۷	جناب رحیم خان صاحب	۱۷۵
۱۶۸	جناب علی محمد خان صاحب	۱۷۶	۱۶۸	جناب علی محمد خان صاحب	۱۷۶
۱۶۹	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۷۷	۱۶۹	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۷۷
۱۷۰	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۷۸	۱۷۰	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۷۸
۱۷۱	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۷۹	۱۷۱	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۷۹
۱۷۲	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۰	۱۷۲	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۰
۱۷۳	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۱	۱۷۳	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۱
۱۷۴	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۲	۱۷۴	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۲
۱۷۵	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۳	۱۷۵	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۳
۱۷۶	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۴	۱۷۶	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۴
۱۷۷	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۵	۱۷۷	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۵
۱۷۸	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۶	۱۷۸	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۶
۱۷۹	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۷	۱۷۹	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۷
۱۸۰	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۸	۱۸۰	جناب محمد رفیع خان صاحب	۱۸۸

ردم	اسامی گرامی چند مصطفی کنگان	ردم	اسامی گرامی چند مصطفی کنگان
عمر	جناب محمد اسحاق صاحب	عمر	جناب شیخ جلال صاحب
عمر	انعامدار - اپوٹ مال برار	عمر	اپوٹ مال برار
عمر	جناب قاضی وزیر الدین	عمر	جناب محمد عثمان صاحب
عمر	صاحب رسی "	عمر	"
عمر	جناب سیٹھ عبدالقادر صاحب	عمر	جناب شیخ محمود صاحب خاں
عمر	"	عمر	"
عمر	جناب محمد صاحب نمبر	عمر	جناب مظفر حسین صاحب
عمر	مینوسیل "	عمر	جناب محمد حسین صاحب منعم
عمر	جناب سید خیرت علی صاحب	عمر	"
عمر	سرکل انسپکٹر پولیس "	عمر	جناب شمس الدین صاحب
عمر	جناب مرزا بلالی بیگ صاحب	عمر	"
عمر	سب انسپکٹر لاؤگر منڈل پوٹال	عمر	جناب شیخ لال صاحب غلام
عمر	برار	عمر	صاحب "
عمر	جناب محمد عبدالعزیز صاحب	عمر	جناب عبدالرحمان صاحب
عمر	ڈپٹی انجینئر محکمہ جنگلات ساکن	عمر	جناب سیٹھ جیو ساہی صاحب
عمر	ناگیوہ برہمگان قاضی مولانا خان	عمر	جناب سیٹھ حاجی کریم صاحب
عمر	صاحب - اپوٹ مال برار	عمر	جناب امیر صاحب کیلہ دارہ
عمر	جناب دین صاحب شیش لاکہ کپڑا	عمر	جناب شیخ محمد صاحب

نمبر شمار	اسی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۹۴	جناب محمد ابراہیم صاحب	۲۰۵	۲۰۵	جناب میر احمد علیہ صاحب	۲۰۵
۱۹۵	اپوٹ مال برابر	۲۰۶	۲۰۶	کورت انسپکٹر اپوٹ مال برابر	۲۰۶
۱۹۶	جناب شیخ امیر صاحب	۲۰۷	۲۰۷	جناب محمد رفیع خان صاحب	۲۰۷
۱۹۷	جناب بھوسلے خان صاحب	۲۰۸	۲۰۸	ہیڈ ماسٹر اردو اسکول ملچپور	۲۰۸
۱۹۸	جناب مہنی سید امیان صاحب	۲۰۹	۲۰۹	برابر	۲۰۹
۱۹۹	جناب شمشیر خان صاحب	۲۱۰	۲۱۰	جناب بیگم صاحبہ وجہ نواب	۲۱۰
۲۰۰	جناب بن العابدین صاحب	۲۱۱	۲۱۱	داؤد خان صاحب ملچپور	۲۱۱
۲۰۱	اپوٹ مال برابر	۲۱۲	۲۱۲	برابر	۲۱۲
۲۰۲	جناب اسماعیل صاحب	۲۱۳	۲۱۳	جناب سجاد خان صاحب	۲۱۳
۲۰۳	جناب عبدالحمید صاحب	۲۱۴	۲۱۴	سوداگر ایلمچ پور برابر	۲۱۴
۲۰۴	ماسٹر بانی اسکول "	۲۱۵	۲۱۵	جناب خان بہادر عظیم	۲۱۵
۲۰۵	جناب سر کریم بھائی ابراہیم	۲۱۶	۲۱۶	حسین صاحب ایلمچ پور برابر	۲۱۶
۲۰۶	مالک فیکٹری کمپنی "	۲۱۷	۲۱۷	جناب محمد قاسم صاحب	۲۱۷
۲۰۷	جناب سیٹھ محمد سلیمان صاحب	۲۱۸	۲۱۸	محمد مرزا صاحب سرست پور	۲۱۸
۲۰۸	بھائی و محمد حسین بھائی موٹر	۲۱۹	۲۱۹	جناب جیون خان صاحب	۲۱۹
۲۰۹	سروس "	۲۲۰	۲۲۰	ولد اسماعیل خان صاحب	۲۲۰
۲۱۰	جناب ڈاکٹر شیخ احمد علیہ صاحب	۲۲۱	۲۲۱	ایلمچ پور برابر	۲۲۱
۲۱۱	ایلمچ پور برابر	۲۲۲	۲۲۲	جناب خان محمد صاحب شیخ "	۲۲۲

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۲۱۳۳	جناب سید محمد ابراهیم العبد روس صاحب اکثر اقساط کثیره و محکمہ جنگلات اپوٹال	۲۲۰	جناب سیٹھ کریم بھائی دومہ بھائی صاحب سوداگر - اپوٹال برابر	۲۲۱	جناب محمد قاسم صاحب پریسیدنٹ انجمن معین الاسلام منجانب نمبر کراچی ضلع اکولہ برابر
۲۱۳۴	جناب سید الطاف حسین برکل انسپیکٹر اپوٹ مال برابر	۲۲۱	جناب لال خان صاحب بیعت خان صاحب ساکر کراچی ضلع اکولہ برابر	۲۲۲	جناب مینا محمد صاحب کپنی کراچی ضلع اکولہ برابر
۲۱۵	جناب رفیع الدین صاحب انسپیکٹر ہندوستانی اسکول اپوٹ مال برابر	۲۲۳	جناب لال امام صاحب کپنی کراچی ضلع اکولہ برابر	۲۲۴	جناب محمد احمد حسین صاحب کراچی ضلع اکولہ برابر
۲۱۶	جناب ملک مبارک علی خان انسپیکٹر اکٹافہ نجابت اپوٹ مال برابر	۲۲۵	جناب منشی حسین صاحب کپنی کراچی ضلع اکولہ برابر	۲۲۶	جناب محمد احمد حسین صاحب کراچی ضلع اکولہ برابر
۲۱۷	جناب محمد عید اللہ خان صاحب نسب پکٹر پولیس اپوٹال برابر	۲۲۷	جناب سیٹھ غلام عباس صاحب کراچی ضلع اکولہ برابر	۲۲۸	جناب سیٹھ غلام حسین صاحب کراچی ضلع اکولہ برابر
۲۱۸	جناب قاضی مردان علی خان صاحب	۲۲۹	جناب سید ظہیر الحسن صاحب اپوٹال پریسیدنٹ اپوٹال برابر		

نمبر شمار	اسمای گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۲۲۹	جناب نور محمد جعفر صاحب		۲۳۰	جناب محمد باقر صاحب	۲۳۰
۲۳۰	کار خیر خلیع اکوله برار	۲۳۰	۲۳۱	جناب محمد باقر صاحب	۲۳۱
۲۳۱	جناب محمد باقر صاحب	۲۳۱	۲۳۲	محضر سیرت اکوٹ ضلع اکوله	۲۳۲
۲۳۲	جناب مرزا محمد بیگ صاحب	۲۳۲	۲۳۳	دھارونی در وازه " "	۲۳۳
۲۳۳	دھارونی در وازه " "	۲۳۳	۲۳۴	جناب محمد اسماعیل صاحب	۲۳۴
۲۳۴	جناب محمد اسماعیل صاحب	۲۳۴	۲۳۵	دھارونی در وازه اکوٹ " "	۲۳۵
۲۳۵	دھارونی در وازه اکوٹ " "	۲۳۵	۲۳۶	جناب میر احمد علی صاحب	۲۳۶
۲۳۶	جناب میر احمد علی صاحب	۲۳۶	۲۳۷	انعام در وازه " "	۲۳۷
۲۳۷	انعام در وازه " "	۲۳۷	۲۳۸	جناب خواجہ سعید الدین صاحب	۲۳۸
۲۳۸	جناب خواجہ سعید الدین صاحب	۲۳۸	۲۳۹	خطیب جامع مسجد " "	۲۳۹
۲۳۹	خطیب جامع مسجد " "	۲۳۹	۲۴۰	جناب حکیم حسین علی صاحب	۲۴۰
۲۴۰	جناب حکیم حسین علی صاحب	۲۴۰	۲۴۱	دھارونی در وازه اکوٹ	۲۴۱
۲۴۱	دھارونی در وازه اکوٹ	۲۴۱	۲۴۲	ضلع اکوله	۲۴۲
۲۴۲	ضلع اکوله	۲۴۲	۲۴۳	جناب حاجی عبدالواحد صاحب	۲۴۳
۲۴۳	جناب حاجی عبدالواحد صاحب	۲۴۳	۲۴۴	کار خیر " "	۲۴۴
۲۴۴	کار خیر " "	۲۴۴			
۲۴۵	جناب شیخ محمد عاصم صاحب	۲۴۵			
۲۴۶	تحصیل دار اکوٹ ضلع اکوله	۲۴۶			
۲۴۷	جناب حکیم شمس حید علی صاحب	۲۴۷			
۲۴۸	" "	۲۴۸			
۲۴۹	جناب بسم الله خان صاحب	۲۴۹			
۲۵۰	" "	۲۵۰			
۲۵۱	جناب سید حسین صاحب	۲۵۱			
۲۵۲	همین فروش " "	۲۵۲			
۲۵۳	جناب شیخ ابراهیم عبدالرحمان	۲۵۳			
۲۵۴	محمد سید شیخ رحیم صاحبان کرناٹ	۲۵۴			
۲۵۵	" "	۲۵۵			
۲۵۶	معرفت مولوی سید حسین شاہ	۲۵۶			
۲۵۷	صاحب سفیر العلوم	۲۵۷			
۲۵۸	مدوۃ العلماء	۲۵۸			
۲۵۹	جناب شیخ محمد فاضل صاحب	۲۵۹			
۲۶۰	ٹھیکہ دار ہوشنگ آباد	۲۶۰			
۲۶۱	جناب بلال صاحب جامعہ	۲۶۱			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۴۲۲	جناب نواب علام احمد صاحب کلائی - کار و منڈل کو لاگو لڈ فیصد صوبجات میسور - معرفت جناب معی لانا	۴۴	عبد السبحان صاحب آنری بری مجسٹریٹ و ناظم میلنڈ مدرا س نابت بقید چرمہ مدین الہندہ مدرا س جو ۱۹۱۱ء عیسوی سے جنوری ۱۹۱۱ء تک وصول ہوا	۴۴	۴۴
دستخط نواب محمد علی حسن خان مستمال ندوۃ العلماء دستخط میر الدین محرر مال ندوۃ العلماء انعام تقسیم و حدیث من ابتدا یکم اپریل ۱۹۱۱ء لغایت اساتذہ کتب ۱۹۱۱ء					
نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	جناب مولوی حفیظ احمد صاحب نائب تحصیل دار شیک بازار بستی نواب محمد حسن طحان مستمال ندوۃ العلماء	۴۴		میر الدین محرر مال ندوۃ العلماء	۴۴

نقشه تنخواه ملازمین دارالعلوم مکتبہ اعلیٰ کراچی ۱۹۱۷ء تا ۱۹۱۸ء

نام ملازم	شرح تنخواه	ایام کا درجہ	تنخواه	کیفیت
۱ مولانا مولوی امیر علی صاحب	ماہ	۵	۱۰۰	
مہتمم دارالعلوم	ماہ	۵	۱۰۰	
۲ سید محمد علی صاحب بی بی	ماہ	۵	۱۰۰	
ہیڈ ماسٹر دارالعلوم	ماہ	۵	۱۰۰	
۳ مولانا شیخ محمد صابری	ماہ	۵	۱۰۰	
۴ مولوی بدر الاسلام صاحب	ماہ	۵	۱۰۰	
فقیہ اہل	ماہ	۵	۱۰۰	
۵ مولوی سی علی صاحب رتبی	ماہ	۵	۱۰۰	
ادیب دوم	ماہ	۵	۱۰۰	
۶ مولوی شبلی صاحب فقیہ دوم	ماہ	۵	۱۰۰	
۷ مولوی محمد یوسف صاحب	ماہ	۵	۱۰۰	
مدرس مقولات	ماہ	۵	۱۰۰	
۸ مولوی محمد یوسف صاحب انصاری	ماہ	۵	۱۰۰	
۹ مولوی فضل الرحمان صاحب	ماہ	۵	۱۰۰	
مدرس صرف و نحو	ماہ	۵	۱۰۰	
۱۰ مولوی عبد الودود صاحب مدرس و نسخہ	ماہ	۵	۱۰۰	

نمبر شمار	نام ملازم	شرح منزل	ایام کارزدگی	تنخواہ	کیفیت
۱۱	ماسٹر محمد بن صاحب	کندہ	۴	ماہ	ایام
۱۲	ماسٹر عزیز احمد صاحب	تھرد ماسٹر	۴	ماہ	ایام
۱۳	ماسٹر سیلیل صاحب	تھرد ماسٹر	۴	ماہ	ایام
۱۴	قاری ابراہیم رشید صاحب				
	در العلوم		۴	ماہ	ایام
۱۵	مولوی صفدر علی صاحب	فارسی	۵	ماہ	ایام
۱۶	مولوی محمد اکرام	الله خان صاحب	۱۰	ماہ	ایام
	مفتش دارالعلوم		۴	ماہ	ایام
۱۷	لیقوب علی دربان		۴	ماہ	ایام
۱۸	منہ خان چپراسی		۴	ماہ	ایام
۱۹	گلگو - چوکیدار		۶	ماہ	ایام
۲۰	منشی حامد علی صاحب	دارالعلوم	۴	ماہ	ایام
۲۱	مولوی عزیز الرحمن صاحب	فارسی	۱	ماہ	ایام
۲۲	محمد علی ہشتی		۲	ماہ	ایام
۲۳	گلگو خاکروب		۲	ماہ	ایام

پانچزار چلو کا سی پتہ تین
سیر الدین

عمر مال ندوۃ العلماء

میران گل

دوایہ محمد علی حسن خان

محمد صاحب مال ندوۃ العلماء

نقشه تنخواه ملازمین دفتر ندوة العلماء سن ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۷ء
انفایت ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواه	ایام کارکردگی	تنخواه	کیفیت
۱	منشی محمد علی حسنا محمد مال	۵	۵	۵	۱۰۰
۲	مولوی عبدالغفور صاحب مدرسہ	۵	۵	۵	۱۰۰
	پیر بخش - چپراسی	۵	۵	۵	۱۰۰
۳	مصاحب علی چپراسی دفتر	۵	۵	۵	۱۰۰
۵	حسین علی عرف دادا چپراسی دفتر	۵	۵	۵	۱۰۰

میزان کل پانسو اٹھارہ روپیہ

(ذرا بیٹ) محمد علی خان منشی صاحب ندوة العلماء - منیر الدین محمد رال ندوة العلماء

نقشه تنخواه کلا دار العلوم و العلماء سن ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۷ء
انفایت ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواه	ایام کارکردگی	تنخواه	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب غلوی	۵	۵	۵	۱۰۰
	وکیل ندوة العلماء	۵	۵	۵	۱۰۰

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۲	سید حسن شاہ صاحب تعمیر دارالعلوم	عمہ	۶	ماہ	عمہ
	میزان کل	میرالدین محرم مال ندوۃ العلماء	آٹھ سو بیس روپیہ		
نقصہ تنخواہ ملازمین کتب خانہ برائے تہذیبیہ کلمہ پریس ۱۹۱۱ء تا آخر سال ۱۹۱۱ء					
نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	منشی محمد عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ	عمہ	۶	ماہ	عمہ
۲	منشی محمد خلیق الزمان صاحب مددگار ناظر کتب خانہ	عمہ	۳	ماہ	عمہ
۳	مسکین علی غفران کتب خانہ	عمہ	۵	ماہ	عمہ
۴	عبدالرحیم فراراش کتب خانہ	عمہ	۱۲	ماہ	عمہ
۵	امیر علی عرف میرن	عمہ	۵	یوم	عمہ
	میزان کل	میرالدین محرم مال ندوۃ العلماء	دو سو چودہ روپیہ گیارہ آنہ تین پائی		
	مستند صاحب ل ندوۃ العلماء	میرالدین محرم مال ندوۃ العلماء			

گذارشهری

اگر آپ

مدوة العمل او کے

گذشتہ اور موجودہ حالات کو آغوش

حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل روادین منگوا کر

ملاحظہ کیجیے۔ (۱) رواد اولیہ دوم جلسہ دہلی

(۲) رواد سال اول حصہ دوم جلسہ کانپور

(۳) رواد سال دوم جلسہ گھنٹو

(۴) رواد سال سوم جلسہ بریلی

(۵) رواد سال چہارم جلسہ میرٹھ

(۶) رواد سال پنجم جلسہ کانپور - ۴ (۷) رواد سال ششم جلسہ جہان پور

(۸) رواد سال ہفتم جلسہ پٹنہ

(۹) رواد سال ہشتم حصہ اول جلسہ کلکتہ

(۱۰) رواد سال نهم اترتھر

(۱۱) رواد سال دہم جلسہ اس

(۱۲) رواد اولیہ سیم جلسہ گھنٹو

(۱۳) رواد اولیہ چہارم - گھنٹو

(۱۴) رواد اولیہ پنجم بونہ

(۱۵) رواد اولیہ ششم

سید رحی

ناظم مدوہ العلیا

